

لَقَدْ كَانُوا فِي سُبُلٍ مُّتَفَرِّقِينَ
لَمَّا كَانَتْ فِي أَعْيُنِنَا السُّورَةُ

تعلیماتِ اعلیٰ حضرت

مؤلف

حضرت مولانا قاری محمد میکائیل ضیائی ایم۔ اے

بِإِهْتِمَامٍ

اپی سرزادہ سید محمد عثمان نوری

مرکزی امام احمد رضا کونسل (لاہور)
ناشر:

تعلیماتِ اعلیٰ حضرت

مؤلف

حضرت مولانا قاری محمد میکائیل ضیائی ایم اے

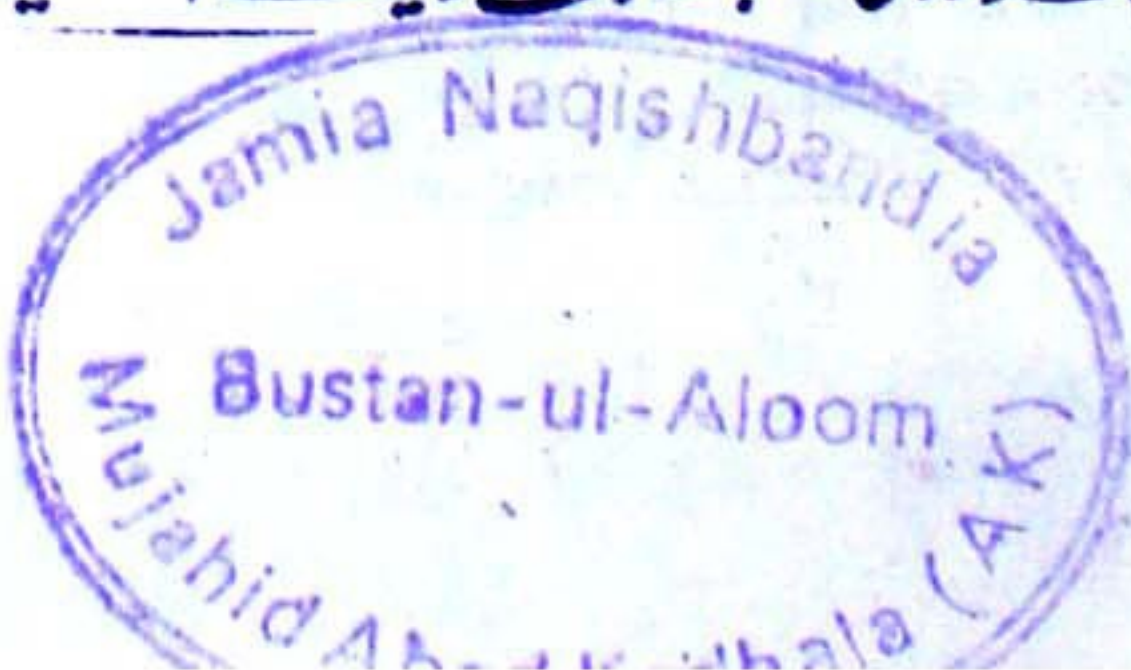
نظر ثانی،

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

ناشر:-

نور کے کتب خانہ

نزد جامع مسجد نوری، بالمقابلے ریلوے اسٹیشن، لاہور



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

بار اول _____ ۱۱۰۰

اشاعت _____ ۱۹۹۲ء

ناشر _____ نوری کتب خانہ بالمقابل ریڈیو اسٹیشن لاہور

کتابت سرورق _____ خورشید گوہر قلم الخطاط

طابع _____ ناصر برادرز پرنٹرز لاہور

ذیر اہتمام _____ سید فصیل عثمان نوری

قیمت _____ ۵۵ - ۱۵۵ روپے



مندرجات

۳۲	ضرورت مرشد		
۳۳	اللہ تعالیٰ کے لئے عاشق و مستوح بولنا۔		
۳۳	نذرو نیاز اور شرک	۸	۱۔ مباہیات - ۷
۳۵	فتاق میلاد خواں	۹	انتاب
۳۵	خلاف مذہب مفسدین لکھنا	۱۰	تہدیہ
۳۶	کافر کے جنازے کے ساتھ چلنا	۱۲	تقریظ
۳۶	رام میلاد دیکھنے جانا	۱۰	تعارف
۳۸	بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا		تقدیم
۳۹	بد مذہبوں کا رد فرض ہے		۲۔ اعتقادات - ۲۳
۳۹	بلا ضرورت مباحثہ	۲۲	اسلام کا مفہوم
۴۰	منافقوں سے میل جول	۲۲	خدا و رسول کو نہیں جانتے
۴۱	مخالفین دین پر شدت	۲۵	اللہ صاحب کہنا
۴۲	ذرائع موجب اہانت	۲۵	معابد کفار میں جانا
۴۲	علم غیب ذاتی و عطائی کا تصور	۲۷	بمعنی کافر
۴۳	زہم رومی کی ہدایت	۲۷	مسلمانوں کو کافر کہنا
۴۴	علم غیب کا مسئلہ	۲۷	بڑے پیر صاحب کا پیوند
۴۵	فتویٰ کفر میں احتیاط	۲۸	حیات انبیاء کا منکر گمراہ
	۳۔ عبادات - ۴۷	۲۹	کفار کے میلوں میں جانا
۴۸	وضو کرنے کا طریقہ	۳۰	مال حرام پر فاتحہ
۵۰	نمازوں میں احتیاط	۳۱	مندرجہ میں نماز
		۳۱	شریعت و طریقت

۵۔ اسلامیات - ۷۱

- ۷۲ ذکر و تلاوت پر اجرت
 ۷۲ سودی زمین کا کاغذ نکھلا
 ۷۳ ہنود کے سیلوں میں تجارت کیلئے جانا
 ۷۴ بد مذہبوں کے ساتھ برتاؤ
 ۷۵ بد مذہبوں سے شادی بیاہ
 ۷۶ میلاد میں ہنود کا تعاون
 ۷۷ قبر پر اذان

۶۔ احکامات - ۷۹

- ۸۰ غیر مشروع دائرہ
 ۸۱ ترک سنت
 ۸۲ اصلاح باطن کا دعویٰ غلط
 ۸۳ کھنویں اور عورت کو سر کے بل مٹوانا
 ۸۴ سر کے بالوں کے احکام
 ۸۵ بالغ نو مسلم کے ختنہ کا حکم
 ۸۶ بدھ کے دن ناخن کترانا
 ۸۶ گراموفون اور قرآن عظیم
 ۸۸ قبر کا اونچا بنانا
 ۸۸ قبر کھونا

۷۔ ماکولات و مشروبات - ۹۱

- ۹۲ پرشار کھانا
 ۹۲ ہولی دیوالی کی مٹھائی
 ۹۳ دیوالی کے کھلونے

تعدیل ارکان

۵۱ ریل گاڑی میں نماز

۵۱ کھانے پینے کے لئے اعتکاف

۵۳ تقضائے عمری

۵۵ گریہ کعبہ

۵۶ ریا والی نماز اور روزہ

۵۶ بحود تقرب الی اللہ کا ذریعہ

۵۷ صف اول میں نماز کا ثواب

۵۷ دہائیوں کی نماز نماز نہیں

۵۸ نوکر نماز نہ پڑھے تو.....؟

۵۸ دفع بیات کے لئے نماز

۵۹ نماز باجماعت کی فضیلت

۶۰ نماز کسی حالت میں صاف نہیں

۶۱ روزہ کی کیفیت

۸۔ علمیات - ۶۳

۶۳ عالم کی زیارت

۶۳ کون سا علم فرض

۶۵ فلسفی و نجومی عالم نہیں

۶۶ انگریزی پڑھنا

۶۶ بقلم خود مولوی لکھنا

۶۸ استاذ کا حق

۶۹ دہائیوں سے بچوں کو پڑھوانا

۷۰ حافظ اور عالم کی فضیلت

۱۱۲	یاد کر بلا اور حزن و غم	۹۷	تقریب پر چڑھائی ہوئی سٹھائی
۱۱۳	مناقب شہداء بیان کرنا	۹۷	ضیانتِ اجاب
۱۱۴	مرثیہ سننے کا حکم	۹۵	سود خوار کا حشر
۱۱۴	مجلس شہادت میں رقت آنا	۹۶	شراب کی تجارت
۱۱۵	وہابیہ کے جلسوں میں شرکت	۹۷	انگریزی دوا کا حکم
۱۱۸	ولیمہ سنت ہے	۹۷	شراب کیوں حرام ہے
۱۱۹	حمد و نعت پڑھنا	۹۸	آپ زمرہ کی خصوصیات
	۱۰۔ رسومات - ۱۲۱	۹۹	کون سا پانی کھڑا ہو کر پئے۔
۱۲۲	غازی میاں کا بیاہ	۹۹	کھانا کھاتے وقت بونا
۱۲۲	کسی کے نام کی چوٹی رکھنا		۸۔ ممنوعات - ۱۰۱
۱۲۲	طاق بھرنا	۱۰۲	نامحرموں کی طرف دیکھنا
۱۲۳	آتش بازی	۱۰۲	نامحرم کی نظر سے بچنا
۱۲۳	بھولوں کا سہرا		شریف ادیوں کا آوارہ عورتوں کے منہ آنا
۱۲۴	نوٹہ کو خوشبو لگانا	۱۰۳	صالیہ کو فاسخ سے بچنا
۱۲۵	محرم و صفر میں نکاح	۱۰۴	پردہ کا حکم سب کے لئے یکساں
۱۲۶	چیونٹیوں کے لئے سٹھائی نے جانا		حصول بیت اور علم دین کے لئے... ۱۰۵
	۱۱۔ بدعات و منکرات - ۱۲۷	۱۰۵	غیر محرم سے خدمت لینا
۱۲۸	تقریب کی اصل اور اس کا حکم		۹۔ تقریبات - ۱۰۷
۱۳۰	بزرگان دین کی تصاویر	۱۰۸	ذکر رسول اجل عبادات
۱۳۱	مرد کو چوٹی رکھنا	۱۰۸	مجلس میلاد سے روکنا
۱۳۱	قوالی اور صاحب مزار	۱۰۹	مغفل میلاد کے عدم جواز کی وجوہات
	۱۲۔ لغویات - ۱۳۳	۱۱۰	قیام میلاد مستحب ہے۔
۱۳۲	کھیل مکروہ ہے	۱۱۱	شہادت نامہ پڑھنا

- ۱۵۶ انگوٹھے چومنا
 ۱۵۷ قبر کو بوسہ اور جھک کر سلام
 ۱۵۸ علماء و مہتمما کے ہاتھ پاؤں چومنا
 ۱۵۹ سلام کا جواب
 ۱۶۰ سلام کفار کا جواب
 ۱۶۱ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا
 ۱۶۲ مصافحہ بعد فجر
 ۱۶۲ عرب کے ساتھ محبت

۱۵۔ مزارات و تبرکات - ۱۶۵

- ۱۶۶ نقشہ روضہ مبارک
 ۱۶۶ نقشہ پاک کی زیارت
 ۱۶۷ آثار شریفہ سے تبرک
 ۱۶۷ فضائل نقشہ نعین شریفین
 ۱۶۹ مدینہ طیبہ کو شرب کہنا ناجائز
 ۱۶۰ بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ
 ۱۶۲ مزار میر کے بعد عرس میں جاسکتا ہے
 ۱۶۲ تاریخ عرس کی تعیین کی مصلحت
 ۱۶۳ قبر پر پائنتی کی طرف سے حاضر ہونا
 ۱۶۳ بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے
 ۱۶۴ مزارات پر عورتوں کی حاضری
 ۱۶۴ طواف مزارات
 ۱۶۷ بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب

- ۱۳۵ مزار میر کرانا یا سننا
 ۱۳۶ شادی میں تماشے
 ۱۳۷ باجے گانے گیت منقذات
 ۱۳۸ دف بجانا سہرے سہاگ پڑھنا
 ۱۳۹ ڈھول سازگی کے ساتھ قوالی

۱۴۰ گیند کھیلنا

۱۴۰ فحش گائیاں

۱۴۱ سونا چاندی خدا کے دشمن

۱۴۲ بندر ریچھ کا تماشہ دیکھنا

۱۴۳ کبوتر مرغ و بیڑ بازی

۱۳۔ مباحات - ۱۴۵

۱۴۶ پنج آیت کا حکم

۱۴۷ ہنود کی بتانی ہونی شیرینی پر فاسخ

۱۴۸ بنیر شیرینی ذکر میلاد

۱۴۸ فاسخ کا حقیقی مفہوم

۱۴۹ کھانا سامنے رکھنا

۱۴۹ اپنے لئے ایصال ثواب

۱۵۰ سوئم کے چنے

۱۵۱ سوئم کیوں؟

۱۵۱ بچوں کو ایصال ثواب

۱۴۔ تسلیمات و تعظیبات - ۱۵۲

۱۵۲ سب سے تعظیبات حرام ہے

۱۵۵ مسافحہ و مصافحہ

مِیَابِیَاتُ

— انتاب — ہدیہ — تقریظ —

— تعارف — تقدیم —

انتساب

پہو دھویں صدی کے اس عظیم مصلح قوم اور
مجدد ملت کے نام

جس کے علم نے عملی و اصلاحی کوششوں سے
اسلامی تعلیمات اور پیشے بہا تجدید کیے۔
کارناموں نے احکام خداوندی سے اور
شریعت محمدی سے کو اس سے پہ صدیوں کے
چڑھے ہوئے گرد اور جمبے ہوئے خاک
سے پاک و صاف کر کے پرستار اپنے خدا
و جان نثار اپنے مصطفیٰ کے سامنے پیشے فرما
کر اپنے کو راہ عمل میں سے روشنیار کے پھیر
دیے۔

اے امام ہدی و وارث انبیاء عارف کبریا عاشق مصطفیٰ
تجہ کو کہتی ہے دنیا امام رضا تجہ سے اسلام کو مقرر کھا

نذر گزار

محمد میکائیل ضیائی بی بی بھاپوری

عہد علی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ التوالہ ۱۳۶۲ھ التوفی ۱۳۴۲ھ

تقریظ

اویں شہیر حضرت علامہ محمد صابر القادری رحمہ اللہ مستوی مدبر اعلیٰ فیض الرسول
بڈاؤں شریف ضلع بسنی

۴۸۶

مُحَمَّدٌ هُوَ نَبِيُّ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

براہِ طریقتِ فاضلِ گرامی حضرت مولانا محمد میکائیل صاحب ضیائی حبیبی
بھاگلپوری جماعتِ اہلسنت کے مشہور و ممتاز عالم ہیں۔ آپ ایک نامور عالم و فاضل
ہونے کے ساتھ ہی ساتھ صاحبِ طرز انشا پر داز اور خوش فکر لغت گو شاعر کی
حیثیت سے بھی اپنا ایک جداگانہ رنگ و انداز رکھتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "تعلیمتِ اعلیٰ حضرت" مولانا محمد میکائیل ضیائی کی تازہ
ترین تالیف و ترتیب ہے جس میں موصوف نے نہایت سلیقہ سے عام فہم اور
سلیس طرزِ تحریر میں مجددین و ملتِ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے وہ
گرانمایہ فتاویٰ اور اقوال و ارشادات جمع کئے ہیں جو خواص کے لئے زبردست
لمحہ فکر یہ اور عوام کے لئے منارِ اصلاح و ہدایت کا درجہ رکھتے ہیں۔ فاضل مرتب
نے حالاتِ حاضرہ اور موجودہ ذوقِ مطالعہ کے پیش نظر "تعلیمتِ اعلیٰ حضرت" حسب
ذیل عنوانات میں تقسیم کر کے اس کی افادیت و جامعیت میں چار چاند لگا دیئے
ہیں۔

- مبادیات — اعتقادات — عبادات — علمیات —
- اسلامیات — احکامات — ماکولات و مشروبات —
- ممنوعات — تقریبات — رسومات — بدعات و
- منکرات — لغویات — مباحات — تسلیات و تعظیبات —

مزارات و تبرکات

آج کے پُر آشوب اور انحطاط پذیر دور میں جبکہ عوام تو عوام خواص بھی اسلامی احکام و مسائل سے یا تو بالکل بے خبر ہیں یا دیدہ و دانستہ انہیں نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور نام نہاد آزادی و روشن خیالی کا سہارا لے کر اسلامی تعلیمات اور مذہبی افکار و نظریات کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جس کے انجام و نتیجہ میں طرح طرح کی تباہ کن ذلت و رسوائی کی پستیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں اور کتاب و سنت کے احکام و ارشادات کا پیکر و آئینہ دار مسلمان بس نام کا مسلمان رہ گیا ہے۔ مسلم قوم کی بد عملیوں اور اخلاقی کمزوریوں کو دیکھ کر نہایت درد و کرب سے کہنا پڑتا ہے۔

کچھ ایسا رنگ بدلا ہے زمانے کے حوادث نے
جو کل دیکھی تھی صورت آج پہچانی نہیں جاتی

حضرت مولانا صنیائی صاحب کو سید العارفین امام اتار کین سراج السائین حضور مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمن صاحب قادری عباسی علیہ الرحمۃ والرضوان سے شرف بیعت بھی حاصل ہے۔ غالباً اسی روحانی تعلق کے ادب و احترام میں موصوف نے تعلیمت اعلیٰ حضرت، مرتب کر کے اپنے شیخ طریقت کے دینی و روحانی مشن کو زندہ اور متحرک بنانے کی پوری پوری قلمی جدوجہد فرمائی ہے جو بلاشبہ قابل قدر و لائق تقلید ہے۔ رب کریم، تعلیمت اعلیٰ حضرت کو عوام و خواص کے ہر طبقہ میں مقبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے آمین بجا حبیبک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

محمد صابر القادری نسیم بسوی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ فیض الرسول۔ براؤن شریف بستی دیوبند

صدر دفتر: ۱۰۸ مطابق ۲۰۰۸ ستمبر ۲۰۰۸ بروز روز شنبہ مبارک

(دارالذکر مال کانپور)

مولف کا اجمالی تفسار

ان خطیب استاذ القراء حضرت علامہ قاری محمد قاسم صاحب حنبلی برکاتی
صدر شعبہ حفظ و قرأت الجامعہ العربیہ احسن المدارس قدیم کانپور

چند سال پہلے کی بات ہے کہ کانپور میں فاتحہ خوانی کی ایک مقدس تقریب میں شہر کے ممتاز و مفتخر علماء کرام و شعراء عظام کے ساتھ یہ خادم بھی شریک بزم تھا۔ اس محفل میں ایک بڑی ہی پراسرار شخصیت بھی جلوہ گر تھی۔ شرکار بزم کے ساتھ میری نظر بھی بار بار اس مقدس ہستی کی طرف اٹھ رہی تھی۔ جس کا ہر انداز علم و فن کے بحر بیکراں کا نادر و نایاب اور دلکش موتی معلوم ہو رہا تھا جس کے چہرے کی سنجیدگی و متانت فکر و نظر کی بلندی اور ذہن و دل کی طہارت کی آئینہ دار تھی۔ کھوڑی دیر اسی کش مکش میں مبتلا رہا کہ اچانک چپکے سے کسی نے میرے کان میں کہا کہ اے آپ انہیں نہیں جانتے یہی تو حضرت مولانا قاری محمد میکائیل ضیائی ہیں۔

اتنا سننا تھا کہ بس نہ پوچھے۔ دل کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ میں سوچنے لگا کہ میں نے جانے کتنے مضامین ہندوستان کے بڑے بڑے رسالے و جرائد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا اور صلی طاقات کا شوق و وسعت قلبی میں بہت دنوں سے انگڑائیاں لے رہا تھا۔ جس کی علمی، ادبی اور لسانی صلاحیتوں سے بالمشافہ محظوظ ہونے کا خیال بار بار آیا کرتا تھا۔ آج بفضلہ تعالیٰ اس سے گفتگو کا موقعہ میسر آیا۔ اور پھر کچھ ایسا ہوا کہ مولانا نے محترم کے اخلاق و کردار اور شریف النفسی نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ ملاقاتیں بڑھتی رہیں تعلقات وسیع سے وسیع تر ہوتے گئے۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ اگر حضرت موصوف سے دو چار روز ملاقات نہ ہو تو ایسا لگتا ہے کہ عہد اک زمانہ ہوا انہیں دیکھے۔

بات نکل پڑی ہے تو جی چاہتا ہے کہ مولانا نے محترم کے کچھ حالات سے قارئین کو بھی

مطلع کیا جائے۔ تو آئیے مامنی کے دریکوں سے تقریباً تیس سال پہلے کا زمانہ دیکھیں اور تصورات و خیالات کی دنیا میں صوبہ بہار کے مشہور و معروف ضلع بھاگلپور تک چلیں جو حضرت مولانا کا محمد میکانیل صاحب ضیائی جیسی بھاگلپوری کا آبائی وطن ہے۔ جہاں سے مولانا نے محترم کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے موصوف عروج و ارتقا کی ان منزلوں تک پہنچ جاتے ہیں جہاں تک لوگ بہت کم پہنچ پاتے ہیں۔ ع

جسے چاہے اس کو نواز دے یہ درحیب کی بات ہے

تو لیجئے بنور پڑھے اور لوح دل پر نوٹ کیجئے شہر بھاگلپور سے کچھ دور ایک بہت ہی زرخیز اور جائے وقوع کے لحاظ سے بڑا پر فضا اور خوبصورت قصبہ سبجانور کٹور یہ ہے جو مولانا نے محترم کی جائے پیدائش ہے اسی قصبے کے ایک معزز گھرانے میں محترم مولانا محمد میکانیل ضیائی ۱۳۷۹ء میں تولد ہوئے۔ جب کچھ بڑے ہوئے تو آپ کے والد بزرگوار عالیجناب محترم جمیل احمد صاحب جیسی نے اپنے نوز نظر کو ابتدائی تعلیم کے لئے قصبے کے ایک مکتب میں داخل کر دیا۔ چونکہ مولانا ذہین ہونے کے علاوہ بڑے سنجیدہ بھی تھے اور فطری طور پر کھیل کود اور غیر ضروری معمولات سے دور رہتے تھے اس لئے بہت جلد ناظرہ قرآن پاک اور اردو وغیرہ کی تعلیم حاصل کر لی۔ اس کے بعد والد بزرگوار نے عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم کے لئے ایک قصبہ عمر پور کے مشہور و معروف مدرسہ خیر المدارس میں داخل کر دیا۔ اس نظامیہ کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینے کے بعد مولانا نے محترم کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ کسی بڑے دینی ادارے میں چل کر حصول علم کے لئے بیقرار متناؤں کو قرار امیریتاب آنسوؤں کو تسکین اور مضطرب جستجوؤں کو راحت و عین سے ہمکنار کیا جائے۔ اور پھر غوث الاعظم کاشغری کی محبت غوثیت مآب کی شمع فروزاں لے کر اپنے غوث کی سنت پر عمل کرنے کے لئے بھاگلپور سے دور و دراز کا سفر کر کے ملک کی مرکزی معیاری اور عظیم درس گاہ معیار خیریت نظامیہ سہمسرا (بہار) آ گیا۔ اور وقت کے عظیم محقق و مدبر سلطان المرثین استاذ العلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء الحسن صاحب قبد

محدث بہرائی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذتہ کر کے بڑے ذوق و شوق اور انہماک کے ساتھ علم دین حاصل کرنے لگا۔ جامعہ خیریہ میں جہاں حضرت محدث بہرائی قبلہ کی شفقتیں موصوف کے سر پر سایہ فگن تھیں۔ وہیں حضرت علامہ محمد ظل الرحمن صاحب قبلہ سجا گلپوری کی عنایات و نوازشات اور منکرمات فخر بہار ادیب الادب حضرت علامہ مولانا محمد میاں صاحب کا عمل بہرائی علیہ الرحمہ کا کرم بے پایاں بھی مولانا سے محترم کو حاصل ہوا۔ نتیجتاً موصوف میں عربی و فارسی ادب کے ساتھ ہی ساتھ اردو ادب کا ایسا ذوق پیدا ہوا کہ مختصر سے وقت میں مضمون نگاری کی دنیا میں مولانا نے جو کامیابیاں حاصل کیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ کیوں نہ ہو حضرت علامہ کامل میاں علیہ الرحمہ جیسے محقق و مدبر اور شاندار ادیب کے شاگرد کو ایسا ہونا بھی چاہیے۔ اور صرف یہی نہیں کہ موصوف کسی مضمون کو اپنی فکر انگیزی و حقائق نگاری کے زیور سے آراستہ و سراسر کر کے اپنے قارئین کے ذوق مطالعہ کو آسودگی بخشنے ہیں بلکہ موصوف ایک شاندار اور خوش فکر شاعر بھی ہیں۔ موصوف کا ایک ایک شعر عشق و محبت کے سانچے میں ڈھلا ہوا الفاظ و معانی کا ایک شگفتہ و شاداب چمن معلوم ہوتا ہے۔ اصناف سخن میں ننت کوئی سب سے مشکل ترین صنف ہے جہاں ادب و احترام کا اس قدر لحاظ رکھنا پڑتا ہے کہ نہ پوچھے۔ ننت کی حدود سے ذرا آگے بڑھے تو الوہیت پیچھے ہٹے تو تنقیص رسالت۔ ایسی مقدس بارگاہ میں عقیدتوں کا خراج پیش کرنا جہاں فرشتے بھی مودب و دست بستہ حاضر ہوں مشکل ترین امر ہے۔

ادب کا ہیت زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایسجا

لیکن سچ کہا ہے کسی نے کہ سچے عاشق کی دیوانگی پیکر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں

کو اپنی جانب متوجہ و ملتفت کر لیتی ہے۔ اور اس توجہ کے سبب عشق کی بلا خیزیاں بھی ادب و احترام کے سانچے میں ڈھل جاتی ہیں۔ اور شاید تو کیا یقیناً اسی توجہ کا ثمرہ ہے کہ مولانا۔

ضیائی صاحب خوب سے خوب تر نعتیں بھی کہتے ہیں۔ الفاظ کی نشست و برخاست، خوبصورت اسالیب و تراکیب اور ندرت پانی کا جوانداز و ذخیرہ مولانا کے یہاں ملتا ہے ان کے مہر شعرا

میں بہت کم نغرا آتا ہے۔ اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ قدرت نے آواز اتنی ابھی اور ترنم اتنا جاں نواز بنجا ہے۔ کہ جس محفل میں بدبہج جائیں سخن داؤد ہی کی تصدیق کرتا ہوا ترنم دلہجہ سامعین کو مسحور و مخطوظ کئے بغیر نہ رہ سکے۔

چونکہ یہ تمام صلاحیتیں اور خوبیاں مولانا میں زمانہ طالب علمی سے ہی تھیں اس لئے ہر ادبی ادارہ و مذہبی مدرسہ اس وقت کا منتظر تھا کہ کب وہ وقت آئے کہ دریائے علم و ادب کے دریا نایاب سے ہم اپنی آرائش و زیبائش میں امنافے کے ساتھ اپنی شہرت میں چار چاند لگائیں۔ خدا خدا کر کے وہ حسین و دلکش لمحات آپہنچے اور ۲۵ مئی ۱۹۴۹ء کو حضرت علامہ کامل سہرانی علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کے موقعہ پر ملک و ملت کے مایہ ناز علماء کرام کی موجودگی میں مولانا نے محترم کے سر پر نیابت رسول کا تاج زرین جگمگانے لگا۔ پھر کیا تھا ملک کے گوشے گوشے سے خطوط آئے اور مولانا موصوف ستمبر ۱۹۴۹ء میں الہ آباد تشریف لائے اور اگست ۱۹۵۱ء تک ماہنامہ پاسبان الہ آباد کے نائب مدیر رہے، اس کے بعد کرناٹک کی مشہور و معروف درس گاہ۔ دارالعلوم شاہ جماعت ہاسن میں ستمبر ۱۹۵۱ء سے فروری ۱۹۵۲ء تک درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اپریل ۱۹۵۲ء میں کانپور تشریف لائے اور ہندوستان کے معروف ادارہ استقامت سے وابستگی اختیار کر لی اور دسمبر ۱۹۵۳ء تک استقامت ڈائجسٹ کے معاون مدیر رہ کر اپنی زبان و قلم سے دین مصطفوی کی خدمات انجام دیں اور اس کے بعد سے اب تک مسجد مولوی محمد غابدہ طلاق محل کانپور میں خطیب و امام کی حیثیت سے خدمت کر رہے ہیں۔ اسی عرصے میں حضرت موصوف نے بڑی شدت سے یہ محسوس کیا کہ اہلسنت و جماعت کا مخالف گروپ عوام اہلسنت کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ اسلام میں جس قدر غلط رسومات داخل ہوئی ہیں وہ سب بریلوی سنیوں کی غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ ہیں

۱۔ مولانا نیائی صاحب نے درس نظامیہ کے علاوہ درجات عالیہ میں منشی کامل، مولوی، عالم، فاضل الہ آباد بورڈ ادیب و ادریس ہیں
جاسوار دہلی گڑھ سے کیا اور کانپور تشریف لانے کے بعد کانپور یونیورسٹی سے ایم اے بھی کر لیا ۱۲ جیبی

لہذا موصوف نے بڑی کوشش و کوشش کے بعد ایک ایسی کتاب تصنیف فرمائی جس میں سرکارِ اعلیٰ حضرت
 امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تعلیمات کو جمع فرما کر یہ واضح فرمادیا کہ
 اعلیٰ حضرت اور ان کے متبعین پر گستاخانِ خدا و رسول کا یہ صرف الزام ہے جس کی کوئی حقیقت
 نہیں۔ زیر نظر کتاب، تعلیماتِ اعلیٰ حضرت کا مطالعہ خود اس دعوے کی دلیل پیش کرے گا
 کتاب کا ایک ایک ورق اور اس کی ایک ایک سطر عشقِ رسول کا گرانقدر سرمایہ ہے۔ موصوف
 کے اسلوب و تحریر نے کتاب کی افادیت میں جو اضافہ کیا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ آج کے
 اس پر آشوب دور میں جبکہ مسلمان اور بطور خاص ہمارا نوجوان طبقہ جو حیا محورا اور شہوت انگیز
 فنانوں میں ذہنی تسکین تلاش کرتا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ انشاء اللہ اس کے مردہ ضمیر کو
 زندگی و خوابیدہ جذبوں کو بیداری اور قلب و نظر کو عشق و ایمان کی لذتوں سے آشنا
 کرے گا۔ وعلیہ کہ مولائے کریم مکین گنبد خضرا علیہ التحیۃ و الثنا کی عظمتوں کے صدقے
 میں موصوف کو اسی طرح دین ستین کی خدمت اور تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے مستفیض
 ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

ایمان یارب السموات والارضین طمّو

ایا دعا از من و از جلد جہاں آئین باد

محمد قاسم حبیبی برکاتی الہ آبادی

صدر شعبہ تجوید و ترتیل جامعہ احسن المدارس قدیم و خطیب جامع مسجد شفیق آباد

چمن گنج۔ کانپور

۱۰/۳/۱۳۰۸ھ مطابق ۵/۱۰/۱۹۸۷ء بروز دوشنبہ مبارک

قابل قدر کارنامہ

از: فخر صحافت حضرت مولانا طیش صدیقی مشیر مرتب استقامت و اجتہاد کا پتہ

عالم ذیشان، فاضل نوبولہ عزیز علی مولانا قاری محمد میر کاٹیل صاحبہ ضیافت
ہر طرح لائق ستائش و مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے وقتے کچھ ایک
اہم اور عظیم ضرورت کے احساس سے ہی نہیں کیا بلکہ اسے کو پورا کرنے کے لئے
اپنے علم و قلم کے صلاحیتوں سے جائز طور پر استفادہ کیا جسے کاروشنی اور
تابناکے نتیجہ زیر نظر کتاب "تعلیمت اعلیٰ حضرت" کے شکلے میں باصرہ نواز می کر رہا
ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنتے مجدد دینے و ملتے حضرت مولانا
شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ کے پاکے و پاکینہ
تعلیمات جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ان کے ایمانے افروز باطلے سوز اور
روح پرور تصنیفاتے افتاد می رضویہ وغیرہ) میں سے
رفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگر م
کر شمر دامن دل می کشد کہ جائیست

کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یکجا کر کے ایک آفتابے درخشاں
کے صورتے میں پیشے کر دینا کوئی معمولے کام نہیں ایک کارنامہ بلکہ بلاخوئے
تردید کہنا چاہیے کہ "قابل قدر کارنامہ" ہے۔ دراصل ضیافتے صاحبے کے
اسے مستحسنے کوششے جسے نے مجھے مجبور کیا کہ اپنے بے پناہ معروضیاتے کے
باوجود انے چند سطور کو قلم بند کرنے کے لئے وقتے نکالے لیا۔

میرے دعا ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیبے و محبوبے مصطفیٰ جانے
 رحمت سے صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیلے میں اسے کتابے کو مقبولے خاصے و عام
 بنائے اور ضیائے صاحبے کو توفیقے رفیعے عطا فرمائے کہ وہ اپنے علم و قلم سے دینے و دتے
 کی بیشیے از بیتے خدماتے انجام دینے آمینے بجاہ رحمتے للعالمین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم۔

محی الدین احمد طیش صدیقی قادری رضوی

یوم جمعہ ۱۴ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹ اکتوبر

۱۹۸۷ء

تقریظ

از: ساحر البیان حضرت علامہ عبد الرحیم صاحب قباوری ناظم اعلیٰ دارالعلوم غزویہ رضویہ
کانپور

فاضل جلیل حضرت مولانا محمد میکانیل صاحب ضیائی سجا گلپوری اپنی خدا داد صلاحیتوں کی بنیاد پر علمی و ادبی حلقوں میں ایک نامی گرامی لغت گو شاعر کامیاب راسخ و ادیب کی حیثیت سے نہایت تیزی کے ساتھ شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور دنیا کے علم و ادب میں اب وہ محتاج تعارف نہیں۔

ہر دور اور ہر زمانے میں قلم کا جہاد تلوار سے کہیں زیادہ موثر اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ عظیم کارنامہ جہاد بالقلم ہی تھا جس کے نتیجے میں اگر ایک طرف وقت کے تمام فرقے ہائے باطلہ کے قلعے مسمار اور منہدم ہو کر رہ گئے تو دوسری طرف رہتی دنیا تک کے واسطے حق و باطل کے درمیان حیطہ نشان قائم ہو گیا۔

انتہائی خوشی کی بات ہے کہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فکر و فن اور علمی و قلمی کارناموں کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرنے کے لئے ماضی قریب میں دنیا کے مانے ہوئے اہل قلم حضرات کی نہایت کامیاب کاوشیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اس سلسلے میں نمایاں کام ہو اور ہو رہا ہے۔

پینے اسلام سرکار رسالت مآب رومی فداہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی مسلم ہو یا مسلم سرے سے دے کر پیر تک بہر حال قانون اسلام کا پابند ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر انفرادی و تقریبات سے بچے ہوئے قومی و ملی تمام تر ذمہ داریوں کو پوری کر لے جانا زندگی کی مزاج سمجھتا ہے۔ بلاشبہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تعزیرات شریعت کے نفاذ اور اعلان حق و صداقت کی راہ میں کسی معمولی سی بھی تقریبات کو برداشت نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ ٹھیک اسی طریقے پر ایمان و عقیدے کی اصلاح اور رشد و ہدایت کے سلسلے میں کم سے کم درجے کی افراد کو بھی جگہ نہیں دی گئی ہے۔

جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شدت اور سختی کا الزام لگایا ہے درحقیقت وہ حضرات عصبیت اور تنگ نظری سے منسوب ہو کر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے کو بریلی سے دور رکھنے کے واسطے صرف اسلئے پورے شہر و مد کے ساتھ جدوجہد میں لگ گئے تاکہ مسلمان ان کے دام فریب سے کسی طرح نہ نکل سکے۔

حضرت مولانا محمد میکانیل صاحب ضیائی قابل مدد مبارکباد میں مہنوں نے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی کی نہ جانے کتنی کتابوں اور فتاویٰ کی چھان بین کی ہے۔ تعلیمت اعلیٰ حضرت کے میٹر و مواد کو اکٹھا کیا اور نہایت سلیقے و قرینے سے ترتیب دے کر وقت کی اہم ترین ضرورت کو پوری کرتے ہوئے انصاف پسند اہل علم کے سامنے ایک ایسا صاف و شفاف آئینہ پیش کر دیا ہے جس میں بڑی آسانی کے ساتھ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دکھایا جاسکے اور پڑھا جاسکتا ہے۔ اور دیکھنے، جانچنے اور پڑھنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا بالکل آسان ہوگا کہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا ایک کامل رہنما اور قابل تقلید شخصیت کا نام ہے۔ پوری کتاب دیکھنے کے بعد مکمل طور پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مولف نے جس طور سے جی لگا کر تعلیمت اعلیٰ حضرت کو ترتیب دیا ہے اس طرح شروع سے لے کر آخر تک انداز بیان میں کامل سنجیدگی و شائستگی اور زبان کی چاشنی کا بھی خاص لحاظ رکھا ہے۔ اس ناگفتہ بہ دور میں جبکہ مسلمان اسلام اور اسلامیات دین اور دینیات سے کوسوں دور ہوتے جا رہے ہیں۔ علم اٹھتا جا رہا ہے، جہل بڑھتا جا رہا ہے، میرے نزدیک عوام، خواص، اپنے بیگانے ہر طبقے کے لئے ضروری ہے کہ بالکل کھلے ذہن کے ساتھ، تعلیمت اعلیٰ حضرت کا مطالعہ کر کے پہلے سمجھنے کی کوشش کریں پھر اس پر عمل کر کے خدا و رسول کی بارگاہ کی خوشنودی نیز وارین کی کامیابی حاصل کریں۔ آخر میں دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ خدائے قدیر مولانا کی اس گرانب قدر کاوش کو شرف قبول عطا فرما کر مسلمانوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ السلام و التسلیم۔

عبدالرحیم قادری

۱۳ مہر المنظر ۱۴۰۸ھ بروز پنجشنبہ

جذبات و احساسات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی ان بلند ترین ہستیوں میں شمار ہوتا ہے۔ جن کا ورود مسعود تاریخ کے اس حصہ میں ہوتا ہے جبکہ تمام اطراف و جوانب سے شجر ہائے اسلام کو باطل قوتیں نیست و نابود کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہیں اور اہل اسلام کو قسم قسم کے سبز باغ دکھا کر باطل کے دام میں پھنسا کر اتباع شیاطین پر لا کھڑا کرنے کے لئے ہمہ روز گامزن رہتی ہیں۔ ایسے وقت میں ہزار ہا گردش یل و نہار لوگوں کی ان دعاؤں اور آرزوؤں میں کٹ جاتی ہیں کہ پروردگار عالم ایک بلند ترین انسان پیدا فرما جو جاء الحق و زهق الباطل کا مظہر ہو تب کہیں جا کر ایسی شخصیت لوگوں کے سامنے نمایاں ہوتی ہے جو دین و دنیا کے وہ کام جو عام لوگ صدیوں میں نہیں کر پاتے تھوڑی مدت میں کر جاتی ہے۔ اور دنیا اس کے کارنامے دیکھ کر انگشت بندیاں اور متحیر رہ جاتی ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ اس کے پیچھے کوئی خدائی طاقت ضرور کار فرما ہے جو اس سے اتنے عظیم کام انجام دلاتی ہے۔ پھر ایسی شخصیت کو آخر کار دنیا "مجددین و ملت" کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت مجددین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر ترین تعارف یہ ہے کہ افغان نسل کے ایک خوشحال اور متمول گھرانے میں بریلی کی سرزمین پر ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ولادت ہوئی۔ اپنے والد سے تعلیم پائی۔ خدا واد صلاحیتوں نے چودہ سال کی عمر (۱۸۶۹ء) میں مسند افتار کا ذمہ دار بنایا۔

۵ مالانکہ حساب لگانے پر ۲۴ بھکی مطابقت میں ۱۸۵۶ء آتا ہے اس پر نسخ لنگار ڈکی توجہ خاص کی ضرورت ہے۔ نیل

۱۸۷۷ء میں خانوادہ برکاتیہ کے ارادت کیشوں میں شامل ہوئے ۱۸۷۵ء میں حج کی سعادت حاصل کی جہاں علماء حرمین طیبین نے سند و اجازت سے نوازا۔ دوسری بار ۱۹۰۵ء میں حج و زیارت کو گئے۔ مکہ معظمہ میں آٹھ گھنٹے کے اندر الدُّوْلَةُ الْبَلَدِيَّةُ تصنیف فرمائی جسے دیکھ کر علماء حرمین نے اپنا امام تسلیم کیا۔ اسی سفر میں ہند کے چند علماء سو کی دریدہ دہنیوں پر علماء عرب سے آخری فیصلہ حاصل کیا جسے "حسام الحرمین" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں قرآن عظیم کا شاندار ترجمہ "کنز الایمان" کیا۔ ۱۹۲۱ء میں وصال ہوا۔

۱۸۵۶ء سے ۱۹۲۱ء تک کی ۶۵ سالہ حیات میں اعلیٰ حضرت نے تقریباً ۶۵

علوم و فنون پر ایک ہزار کتب و رسائل تصنیف فرمائیں۔ عشق و ایمان سے بھرپور قرآن کا ترجمہ دیا۔ ۱۲ ہزار صفحات پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ "فتاویٰ رضویہ" کے شکل میں عطا کیا۔ اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی ۶۵ سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر ۵ گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک ریسرچر انشی ٹیوٹ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تنہا انجام دے کر اپنی جامع و ہمہ صفت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔ لیکن افسوس کہ اس جاندار حقیقت کی معرفت والے اب تک اپنا حق ادا نہ کر سکے۔ آج ہم سن عیسوی کے تراسویس سال میں داخل ہو چکے ہیں اور امام احمد رضا کو پر وہ فرمائے ۶۲ برس گذر گئے ہم سارا فرض تھا کہ ہم اپنے محبوب قائد کے علمی کارناموں سے اسلامیان ہند اور عالم اسلام کو متعارف کراتے تحقیقات و تصنیفات کے جوہر بکھیر دیتے۔ افسوس کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہم ۶۲ برس کے بعد ۶۲ کتابیں بھی نہ پیش کر سکے۔

ایک طرف ہماری سرد مہری کا یہ عالم کہ ان پر کتابیں لکھنا تو ایک طرف خود ان کی بہت سی کتابیں اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکیں جبکہ

تہ یہ کتاب ۱۹۷۳ء میں تالیف کی گئی۔ ۱۲ ضیائی

دوسری جانب مسلسل تقریر و تحریر کے ذریعہ امام احمد رضا کی شخصیت کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ ان کی گراں مایہ خدمات کا اعتراف تو بڑی بات ہے ان پر تہمتوں کے انبار ہیں۔ یہ سلسلہ برسوں برسوں سے نہیں نصف صدی سے جاری ہے۔ غیر شعوری نہیں منظم طریقے پر ہندو ہی میں نہیں ایشیا و یورپ کے تمام ممالک میں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ آج کا سنجیدہ انسان اس طرف رخ کرتے جھکتا ہے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے گرد و پیش کی فضا میں یہ آوازیں گونجتی ہوئی محسوس کی ہیں بلکہ بارہا میرے کانوں سے ٹکرانی رہی ہیں کہ:

● مولانا احمد رضا خاں بہت سخت مزاج اور شدت پسند تھے۔

● مسلمانوں کو کافر کہنے میں بے حد بے باک تھے۔

● رسول اللہ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر جانتے تھے۔

● غیر خدا کے لئے سجدہ حلال جانتے تھے۔

● وہ اپنے ماننے والوں کو بدعات و منکرات کی تعلیم دیتے تھے۔

● انہوں نے غلط اور غیر شرعی رسومات کی بنیاد ڈالی ہے۔

محاسبہ آخرت سے بے نیاز ہو کر بے بنیاد الزامات کسی پر بھی لگائے جاسکتے

ہیں۔ چودہ سو سال کی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اسلام کا کوئی ایسا محقق و رہنما

نہیں ہے جسے الزامات کی وادیوں سے نہیں گذرنا پڑا۔ لیکن عدل پسندوں کا یہ

شیوہ رہا ہے کہ وہ الزامات کو ثبوت کی روشنی میں جانچتے ہیں۔ ثابت ہونے پر

مذموم کو مجرم سمجھا عدم ثبوت پر مظلوم گردانا۔ امام احمد رضا کو مجرم یا مظلوم ثابت کرنے

کے لئے اس وقت کون سے ذرائع ہیں؟ بالکل سامنے کی بات ہے کہ ان کی خود گئی

تصنیفات و تالیفات ہی مخالف و موافق کے لئے ذریعہ بن سکتی ہیں۔

زیر نظر کتاب ”تعلیمت اعلیٰ حضرت“ انہیں جذبات و احساسات کے پیش نظر

امام احمد رضا کی تصنیفات و تالیفات کے گراں مایہ و بیش قیمت اقتباسات پر مشتمل ہے۔

جس کے مطالعہ سے آپ پر یہ حقیقت آشکارا ہو جائے گی کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے اپنی تصنیفات، تالیفات و تعلیمات میں منہاج شریعت و منوال سنت سے کہیں بھی ایک سرِ موفرق نہیں آنے دیا ہے۔ اور اس بات کا مکمل خیال رکھا ہے کہ جائز کو جائز اور ناجائز کو ناجائز کہا جائے۔ بلکہ جو شئی مباح ہے اس کو بلاوجہ ناجائز کہنے والوں کی سخت سرزنش فرمائی ہے اسی طرح غیر شرعی امور کو داخل عمل کرنے والوں پر اپنی سخت نافرمانی کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر کسی نے فاتحہ کی چیز کو سامنے رکھ کر ہی فاتحہ کرنے کو ضروریات دین میں سے سمجھا اور یہ خیال کیا کہ اس کے بغیر فاتحہ درست نہیں تو اس کی تنبیہ اس طرح فرمائی کہ یہ شریعتِ مطہرہ پر افسوس ہے۔ ایسے شخص کے لئے توبہ لازم ہے۔ ساتھ ہی سامنے رکھنا ناجائز کہنے والوں پر بھی اپنی خفگی کا اظہار فرمایا۔ اور وہ اس طرح کہ یہ شریعت پر اپنی طرف سے زیادتی ہے۔ ایسے شخص کے لئے بھی توبہ واجب ہے۔ اس لئے کہ شئی سامنے ہو یا نہ ہو ہر حال میں فاتحہ درست اور جائز ہے۔ اسی طرح قبروں کے اوپر عود یا لوبان جلانے کی سخت ممانعت فرمائی اس کے علاوہ وہاں بے ضرورت اور بے وجہ چراغ روشن کرنے کو اسراف بے جا کہا۔ لیکن صاحب مزار کی روح مبارک کی تعظیم کے لئے یا زائرین کی سہولت کے لئے یا قرآن کریم کی تلاوت کیلئے اگر قبروں سے ہٹ کر روشنی کا نظم کیا جائے تو اس امر کو جائز قرار دیا۔ کیونکہ شریعت میں اس سے ہرگز ممانعت نہیں بلکہ یہ امر پسندیدہ اور بہتر ہے۔ بلکہ باعثِ خیر و برکات بھی۔

علیٰ بن ابی القیاس اس قسم کے سیکڑوں مسائل میں جن پر بے خوفی کے ساتھ عالمانہ اور محققانہ انداز میں بحث فرمائی اور مومنوں کی صحیح رہنمائی فرمائی ہے۔

یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ اولیاء کرام اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد رکھنے والے اور اپنے کو عالم یا مومن کہنے والے بہت سے فریبی انسان ایسے ہیں جو اصلاح قوم کے بہانے امر جائز و مستحسن بلکہ مستحب اور مسنون کو بھی فنا کرنے اور مٹانے کے درپے نظر آتے ہیں اور ان چیزوں کے لئے ناجائز و حرام کا فتویٰ آسانی کے ساتھ دے دیتے ہیں کچھ بھی خدا کا خوف دل میں نہیں لاتے۔

اسی طرح کچھ جاہل صوفی، بے علم پیر اور نادان حضرات اغراض فاسدہ کی تکمیل اور شکم پری یا حصول زر کی خاطر خلافت شرع اور ناجائز امور کو بھی عملی طور پر کار خیر یا جائز قرار دیتے ہیں۔ خوفِ الہی و حسابِ محشر سے دور رہ کر اپنی لگن میں مگن نظر آتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات غلطی پر ہیں۔ اول الذکر حضرات تو ہین رسالت اور اہانتِ ولایت کی بنا پر ایمان سے دور اور کفر سے قریب تر ہیں بلکہ کفر کا طوق اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہیں۔ آخر الذکر حضرات عصیانِ شکارِ معصیت کیش اور اپنی جہالت و نادانی کی وجہ سے خطا کار بننے نظر آ رہے ہیں۔ ان دونوں حضرات کی درست ہدایت اور ایمان دارانہ رہنمائی کا فریضہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے قول و فعل و تحریر کے ساتھ جس طرح انجام دیا ہے اسے آپ کی اصلاحی و تجدیدی خدمات ہی سے تعبیر کیا جائے گا جس کا خلاصہ یہی ہے کہ جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز مت کو واجب مباح و مستحسن کو حرام اور حرام کو نوالہ تر بنانے کے لئے مباح و مستحسن اور حلال مت قرار دو کفر کا ایمان اور ایمان کا کفر نام مت رکھو۔

غالباً آپ کی انہیں رو بدعات و منکرات اور احیاء اسلام کے لئے جدوجہد کے سبب بعض علماء حرمین نے آپ کو چودہویں صدی کا مجدد کہا ہے چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمعیل خلیل مکی لکھتے ہیں۔

«بَلْ أَقُولُ لَوْ قِيلَ فِي حَقِّهِ أَنَّهُ مُجَدِّدُ هَذَا الْقَرْنِ لَكَانَ حَقًّا وَصِدًّا»

لَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِمُسْتَنْبِكٍ
أَنْ يَجْمَعَ الْعَالَمِينَ وَاحِدًا

ترجمہ: بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر ان (امامین) حضرت امام احمد رضا کے بارے میں یہ کہا جائے

کہ وہ اس (چودہویں) صدی کے مجدد ہیں تو بیشک یہ بات صحیح و سچ ہوگی۔

خدا کے لئے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمودے۔ (رحمۃ الخیرین ص ۱۵)

میں نے انہیں مذکورہ جذبات و احساسات کی ترنگ اور اعلیٰ حضرت کے

تعلیمات کے صحیح خدو خال کو پیش کرنے کے امنگ میں یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اگر
 حقیقت پسند نگاہوں اور انصاف پرور قلوب و اذہان نے میری اس کوشش کو سراہا
 اور یہ جدوجہد کامیاب ہوئی تو انشاء اللہ العزیز اس کے بعد ان مسائل کو جو اس میں نہیں
 آسکے ہیں عوام کی عدالت میں پیش کرنے کی ذمہ داری تباہوں گا۔ اب فیصلہ کرنا قارئین
 کا کام ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت کی ان تعلیمات کی روشنی میں باغیوں اور حاسدوں کے لگائے
 ہوئے الزامات بے بنیاد ثابت ہوتے ہیں یا نہیں۔ با یقیناً آپ کچھ اسی طرح کا نتیجہ
 نکالیں گے۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہوں گے۔

حق سمجھایا حق فرمایا حق کے علاوہ سب ٹھکرایا
 حق کی عزت، حق کی رفعت حق کی نصرت اعلیٰ حضرت

... عقیدت کیش ...

محمد میکانیل ضیائی حبیبی سبھا گلپوری

خطیب مسجد مولوی محمد عابد پلاق محل

کانپور

۲۹ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

مطابق ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

اعتقادات

اسلام کا مفہوم — خدا اور رسول کو نہیں جانتے (کلمہ کفر)۔
 اللہ صاحب کہنا — معابد کفار میں جانا — بدعتی — مسلمانوں
 کو کافر کہنا — بڑے پیر صاحب کا پیوند — حیات انبیاء کا منکر گمراہ
 — کفار کے میلوں میں جانا — مال حرام پر فاسخہ — مندر
 میں نماز — شریعت و طریقت — ضرورت مرشد — اللہ تعالیٰ
 کے لئے عاشق و معشوق ہونا — نذر و نیاز اور شرک — فتاوت
 میلاد خواں — خلاف مذہب مضامین لکھنا — کافر کے جنازے
 کے ساتھ چلنا — رام لیلا دیکھنے جانا — بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا
 — بد مذہبوں کا رو — بلا ضرورت مباحثہ — منافقوں سے میل
 جول — مخالفانِ دین پر شدت — نوافل موجب اہانت —
 علم غیب ذاتی و عطائی کا تصور — نرم روی کی ہدایت —
 — علم غیب کا مسئلہ — فتویٰ کفر میں احتیاط —

اسلام کا مفہوم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسلام کا مفہوم کیا ہے۔ ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ کیجئے۔

اعلیٰ حضرت سے کسی نے سوال کیا کہ انگریزی جاننے والے غیر مسلم صرف کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟ اس پر اعلیٰ حضرت نے جواب مرحمت فرمایا:

” بیشک مسلمان ٹھہر سیکے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں۔ بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو اور اتنا ہی کہا کہ میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا۔ ان کے اسلام کے لئے کافی ہے۔“

”ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے، صریح کلمہ کفر“

آج کا مسلمان ہاتوں ہاتوں میں کیا کچھ کہہ جاتا ہے اسے خبر بھی نہیں رہتی اور بعد میں وہ اپنے کلمے پر پکھلتا ہے۔

اسی طرح ایک بار کسی بات پر ایک شخص نے کہا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے (مساؤ اللہ، اس پر اعلیٰ حضرت سے استفتاء کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے جواب دیا:

” وہ لفظ جو اس نے کہا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے یہ صریح کلمہ کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس شخص پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو اور اگر عورت رکھتا ہے تو نئے سے

نکاح چاہیئے۔“

۱۵۴۷ نفاذی رضویہ جلد دوم ص ۱۷

اللہ صاحب کہنا جائز ہے مگر...

سب علمین جل جلالہ کو بہت سے لوگوں نے اپنی کتابوں میں اللہ صاحب لکھا ہے۔ اس بنیاد پر کسی نے اعلیٰ حضرت سے پوچھا کہ اللہ صاحب کہنا کیسا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

• ہائے۔ حدیث میں ہے اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْمَخْلِيفَةُ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ أَوْ سِرِّكَ رَسُلَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً تَقْرَأُ عَظِيمٌ فِي صَاحِبٍ فَرِيًّا كَمَا مَافَلَ صَاحِبُكُمْ وَمَا هُوَ - وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْزُوبٍ لَكِنَّ اللَّهَ صَاحِبُ كُنَا سَمْعِيلَ وَطُوبَى كَمَا وَرَهُ هُوَ. أَوْ حَضُورَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِينًا هَذَا صَاحِبٌ مَكْرَمٌ مَكْرَمٌ كَمَا صَاحِبٌ كُنَا آرِيَهُ وَبَادِيَةٍ كَمَا وَرَهُ هُوَ. اس لئے نہ چاہیے۔ (پھر فرمایا) آریہ پادری وہابی سب لیک ہیں۔

معابد کفار میں جانا جائز نہیں

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں مسلمانوں کا جانا چاہے کسی وجہ سے ہونا جائز ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

• علماء تصریح فرماتے ہیں کہ معابد کفار میں جانا مسلمانوں کو جائز نہیں ہے۔

بدعتی کافر

جو شخص اپنے کو مسلمان کہلاتے ہوئے سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلے اور اسلام میں نت نئی راہیں نکالتے ہوئے اس کی بعض باتوں سے انکار کرے۔ اس کے لئے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

”فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا

منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے۔ اگرچہ کروڑ بار کلمہ

پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس

کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ

پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے۔۔۔ لاواللہ ہرگز ہرگز قبول

نہیں۔ جب تک حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام

ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق

کرے ورنہ

مسلمانوں کو کافر کہنا

آج وہابیہ دیوبندیہ و دیگر فرقہ ہائے باطلہ کے افراد اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان تراشی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولانا احمد رضا قاسم تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ ذیل کے اقتباس سے اعلیٰ حضرت کا موقف واضح انداز میں سمجھ میں آجائے گا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کیا کسی مسلمان کو کافر کہہ سکتے ہیں۔؟

آئیے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں سوال کریں کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے پر کیا حکم ہے

تو اعلیٰ حضرت جواب دیں گے:

بطور سب و شتم کہا تو کافر نہ ہوا۔ اور اگر جان کر کہا تو

کافر ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت کے اس موقف سے ظاہر ہو گیا کہ مدون علیہ الر نے کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا ہے۔ لہذا اگر کوئی کسی کو یہ کہہ کر بہکانا چاہے کہ اعلیٰ حضرت کافر ساز ہیں معاذ اللہ تو اس کو یہی جواب دینا چاہیے کہ اعلیٰ حضرت کبھی کسی مسلمان کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ کافر کو کافر کہا ہے۔ اور کافر کو کافر ہی کہنا چاہیے مسلمان نہیں۔

بڑے پیر صاحب کا بیوند

بعض لوگ جناب پیران پیر کا بیوند دیتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اس کا نام بیوندی رکھتے ہیں۔ اور جب سال کا ہوا تو اس کے گلے میں ہنسی ڈال دیتے ہیں اور اسی طرح دوسرے برس۔ ۱۴ یا ۱۵ سال تک اسی طرح کرتے ہیں۔ جب لڑکا اس عمر تک پہنچ جاتا ہے تو وہ ہنسیاں اور لڑکے کی قیمت کرنا کے اس کا دسواں حصہ جناب پیران پیر کے نام سے دیتے ہیں اور اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے لڑکا جیتا رہتا ہے۔ اس کے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

دسویں نام کفار ہنود سے ماخوذ ہے اور مسلمان کو
سہانت ہے کہ کافروں کے نام رکھے۔ اور لڑکے کو ہنسی وغیرہ زیور
پہنانا حرام ہے۔ اور لڑکے کی قیمت کرنی جہالت ہے اور یہ
اعتقاد کہ ایسا کرنے سے لڑکا جیتا ہے۔ اگر اس معنی پر سمجھے ہیں کہ
یوں کریں گے تو جئے گا ورنہ مر جائے گا۔ تو سخت جہل بے بہبود

اعتقاد مردود و مشابہ خرافات ہنود و غیر ہم کفار عنود ہے۔ ہاں اگر ان بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر صرف اس قدر کرتے کہ مولیٰ عزوجل کے نام پر محتاجین کو صدقہ دیتے اور اس کا ثواب نذر روح پر فتوح حضور پر نور غوث الثقلین غیث الکونین صلی اللہ علیٰ جسدہ الکریم و علیہ وبارک و سلم کرتے اور نیت یہ ہوتی کہ رب تبارک و تعالیٰ صدقہ کے سبب بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور بوجہ ایصال ثواب سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برکاتِ رضا و دعا و توجہ شامل حال ہونگے اور ان پر محبوب کریم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی بارگاہ میں عقیدت و نیاز مندی کے اظہار سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ خوش ہوگا اور اس کی خوشی جالب رحمت اور سائب رحمت ہوگی۔ اور حیات نہ ہوگی مگر وقت مسہود تک اور موت نہ رکے گی مگر اجل معلوم تک۔ تو یہ اعتقاد و عمل صحیح و بے غلط ہوتے ہیں۔

حیات انبیاء کا منکر گمراہ ہے

حیات انبیاء کے سلسلے میں حدیثوں کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کا موقف ملاحظہ فرمائیں
 "تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیوی

ہے صحیح حدیث میں ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام

کے اجسام کھانا حرام فرما دیا۔ تو اللہ کے نبی نہ ہو

ہیں روزی پاتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ

تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ

اللَّهِ حَيٌّ يَرْزُقُ

دوسری صحیح حدیث میں ہے۔

الْأَنْبِيَاءُ وَحَتَّىٰ يَفِئَ قُبُورِهِمْ
يُصَلُّونَ ۖ

انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

داؤد کے سلسلہ گفتگو میں فرمایا، اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے صرف اتنی ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ ضروریات مذہب الہست سے ہے۔ اس کا منکر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ ہے۔

کفار کے میلوں میں جانا

ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا:
"کافروں کے میلے میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا کہ عورت نکاح سے نکل جائے جو لوگ ایسے فتوے دیتے ہیں شریعت مطہرہ پر افترا کرتے ہیں، البتہ اس میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے۔"

حدیث میں ہے من کثر سواد قوم فهو منہم و دوسری حدیث میں ہے من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله علماء فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ ان پر لعنت اترتی ہے۔ اور سب پر ظاہر کہ ان کا میلہ صدہا کفر کے شعار اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہوگا اور یہ مساننت و ازالہ منکر پر قادر نہ ہوگا۔ تو خواہی نہ خواہی گونگا شیطان اور کانز کا تابعدار ہو کر مجمع کفار میں رہنا

اور ان کے کفریات کو دیکھنا سننا مسلمان کی ذلت ہے۔

مال حرام پر فاتحہ

اس زمانے میں فاتحہ کا رواج اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ملال و حرام کی تمیز اس سے اٹھ گئی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ فاتحہ دینے والے سے پہلے اس کی پاکی ناپاکی اور حلت و حرمت پر غور کر لیں۔ اس لئے کہ کبھی چھوٹی سی غلطی کر کے سخت ترین سزا بھگتنی پڑتی ہے اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت بالتفصیل ارشاد فرماتے ہیں :

”اگر جو چیز اس نے حرام کاری میں یا تمار بازی سے حاصل کی بعینہ اسی شے پر نیاز دلائی مثلاً جوئے میں چاول جیتے تھے۔ انہیں کا پلاؤ پکایا۔ زانیہ کو اس کے آشنا نے گوشت بھیجا اسی پر فاتحہ دلائی۔ جب تو وہ نیاز و فاتحہ یقینی مردود اور اس کا کھانا قطعی حرام اور فاتحہ دینے والے کو اگر معلوم تھا کہ بعینہ یہ وہی شے ہے تو وہ بھی سخت عظیم شدید گناہ میں گرفتار یہاں تک کہ فاتحہ دینے والے دونوں پر معاذ اللہ خوف کفر ہے۔ دونوں پر لازم کہ کلمہ اسلام نئے سرے سے پڑھیں اور کفار کی تجدید کریں۔ اور اگر وہ چیز بعینہ بذریعہ حرام حاصل نہ ہوئی تھی بلکہ ثمن حرام سے خریدی تو دو صورتیں ہیں۔ اگر حرام روپیہ دکھا کر کہا۔ اس کے بدلے یہ شے دے دے۔ بائع نے دی۔ اس نے وہی زر حرام ثمن میں دے دیا۔ تو اس صورت میں بھی جو کچھ خرید مال وہ حرام و خبیث ہی ہے۔ اس پر نہ نیاز ہو سکے نہ فاتحہ۔ اس وقت میں اس پر فاتحہ دینا دلانا برا تو ہے

مگر اندیشہ کفر سے دوری ہے۔ اور اگر یہ صورت بھی نہ تھی بلکہ بغیر حرام
 دکھائے یوں کہا کہ یہ شے مثلاً ایک روپے کی دے دے۔ اس نے
 دے دی۔ اس نے حرام روپیہ شمن میں دے دیا۔ یاد رکھایا تو زر حرام
 کہ اس کے عوض دے دے جب اس نے دی۔ اس نے وہ روپیہ
 رکھ لیا اور کوئی حلال ذریعہ کار روپیہ شمن میں دیا۔ تو اب جو کچھ خریدا
 مذہب مفتی بہ پر حرام نہیں۔ اس پر نیاز و فائزہ جائز ہے اور اس کا
 کھانا بھی حرام نہیں ہے۔

مندریں نماز پڑھنا

مندریں جلنے کی ممانعت اس سے قبل گذر چکی ہے یہاں دوسری جگہ کیا گیا
 سوال اور اس کا جواب نذر قارئین ہے۔
 کسی سائل نے اعلیٰ حضرت سے پوچھا۔ حضور مندر میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اس پر
 آپ نے جواب دیا:

اگر وہ کفار کے قبضہ میں ہے تو مکروہ و ممنوع ہے
 کہ وہ ماواکے شیاطین ہے۔ اور اول تو مندروں میں جانا ہی
 کب جائز ہے!!

شرعیّت و طریقت

عمرو کا یہ قول کہ ”طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شرعیّت نام ہے چند اوامر

لے تاوی رفتویہ جلد دہم ص ۹۳ ۱۱۱ الملقوظ حصہ چہارم ص ۳۳۸ ۱۲

و نواہی کا۔ کہاں تک صحیح یا غلط ہے؟ اس کے بارے میں استفادہ کرنے پر اعلیٰ حضرت نے

جواب دیا:

• عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا، محض جنون

و جہالت ہے۔ دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقہ طریقت راہ

کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔

اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچ سکی

بلکہ شیطان تک۔ جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں۔ کہ شریعت

کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا ہے

اور ایک دوسرے سوال کے جواب میں امام اہلسنت یوں رقمطراز ہیں:

• شریعت، طریقت، حقیقت معرفت میں باہم اصلاً کوئی تعلق

نہیں۔ اس کا مدعی اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے۔ اور سمجھ کر کہے تو

گمراہ بدین۔ شریعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

اقوال ہیں اور طریقت حضور کے افعال حقیقت حضور کے احوال۔

اور معرفت حضور کے علوم بے مثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ﷺ

ضرورت مرشد

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا قدس سرہ نے ضرورت مرشد کے سلسلے میں ایک سوال

کے جواب میں ارشاد فرمایا:

”انجام کار رسنگاری (اگرچہ معاد اللہ سبقت عذاب

کے بعد ہو) یہ عقیدہ اہلسنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم۔ اور کسی

بیعت و مرید ہی پر موقوف نہیں۔ اس کے واسطے صرف سنی کو

مرشد جاننا بس ہے ۱۷

ساتھ ہی دوسری جگہ یہ بھی فرماتے ہیں۔

’فلاح انسان کے لئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے
اور وہ بھی شیخ ایصال کی۔ شیخ اتقال اس کے لئے کافی نہیں ۱۸

اللہ تعالیٰ کے لئے عاشق و معشوق بولنا

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور پر نور شافع یوم النشور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔
’تاجائز ہے۔ کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال
قطعی ہیں۔ ایسا لفظ بے ورود ثابت شرعی حضرت عزت کی شان
میں بولنا ممنوع قطعی ۱۹

تذرونیاز اور شرک

ایک موقع پر سائل نے سوال کیا کہ تذرونیاز انھیں شرع میں یا نہیں اور ان امور
کا کرنے والا مشرک ہوتا ہے یا نہیں۔ تو اعلیٰ حضرت نے بڑی وضاحت کے ساتھ جواب
دیا ہے ملاحظہ کیجئے، اعلیٰ حضرت کو خراج عقیدت پیش کیجئے، داد دیجئے اور شرک ساز فیکری
کو برباد کیجئے۔!

’اللَّهُمَّ احْفَظْنَا۔ آدمی حقیقتاً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا

۱۷ فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۲ ۱۸ فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۱ ۱۹ فتاویٰ رمنویہ جلد دہم ص ۱۳

جب تک غیر خدا کو معبود۔ یا مستقل بالذات و واجب الوجود نہ جانے
 بعض نصوص میں بعض افعال پر اطلاقِ شرک تشبیہ یا تغلیظاً
 یا بارادہ و مقارنت باعتبار منافی توحید و امثال ذالک من التاویلات
 المعروفۃ بین العلماء وارد ہوئے۔ جیسے کفر نہیں مگر انکار ضروریات
 دین۔ اگرچہ ایسی ہی تاویلات سے بعض اعمال پر اطلاقِ کفر آیا ہے۔
 یہاں ہرگز علی الاطلاق شرک و کفر مصطلح علم عقائد کہ آدمی کو اسلام
 سے خارج کریں اور بے توبہ مغفور نہ ہوں زہنا مراد نہیں۔ کہ یہ
 عقیدہ اجماعیہ اہلسنت کے خلاف ہے۔ ہر شرک کفر ہے۔
 اور ہر کفر منہل اسلام۔ اور اہلسنت کا اجماع ہے کہ مومن کسی
 کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ ایسی جگہ نصوص
 کو علی اطلاقاً کفر و شرک مصطلح پر حمل کرنا اشقیاء خوارج کا ذریعہ
 مطرود ہے۔ اور شرک اصغر ٹھہرا کر سہم قطعاً مثل شرک حقیقی
 غیر مغفور ماننا و ہابیہ سجدیہ کا خبط مردود۔ نذر و نیاز کہ مسلمین
 بقصد ایصالِ ثواب بار و اح طیبہ حضرات اولیاء کرام نفعنا
 اللہ تعالیٰ بہر کا تم کرتے ہیں ہرگز قصد عبادت نہیں رکھتے۔ نہ
 انہیں معبود والہ و مستحق عبادت جانتے ہیں۔ نہ یہ نذر شرعی
 ہے بلکہ اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظام کے حضور جو چیز پیش
 کی جائے اسے نذر و نیاز کہتے ہیں اور نیاز اس سے بھی عام تر
 ہے۔ عام محاورہ ہے۔ کہ مجھے فلاں صاحب سے
 نیاز نہیں۔ میں آپ کا نیاز مند ہوں، لے

فساق میلادِ نوح

میلادِ شریف اور وعظ کی محفلوں میں فی زمانہ عام طور پر دارِ علمی منڈانے اور کتروالے والے برسرِ اسٹیج نظر آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے یہاں اس کی احتیاطاً ملاحظہ فرمائیں۔ کسی نے سوال کیا کہ دارِ علمی منڈانے والے سے میلادِ نوح مانا کیسا ہے؟ وہ تو فاسق ملعون ہے ہی ساتھ ہی اگر ہٹ دھرمی کرے اور یہ کہے کہ دارِ علمی والوں سے بے دارِ علمی والے اچھے ہیں۔ تو اس پر شرع کا کیا حکم ہے؟ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

”افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر، مستحق عذابِ یزداں و غضبِ رحمن، اور دنیا میں مستوجب ہزاراں دولت و ہوانہ۔ خوش آوازی یا کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر و منبر پر کہ حقیقہً منبرِ حضور پر روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے۔ اور وہ کلمہ ملعونہ کہ دارِ علمی منڈانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں، صانِ سنت متواترہ کی توہین اور کلمہ کفر ہے والعیاذ باللہ رب العالمین“۔

خلافِ مذہبِ ابنِ کاپی نویسی (نتیجہ)

ان کے بارے میں جو آریہ سماجوں و دیگر مخالفین اسلام کے یہاں جا کر کاپی نویسی کرتے ہیں یا پرسیا میں رہتے ہیں یا ان کے اخبار و مذہبی پرچے روانہ یا تقسیم کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:-

”جو نام کے مسلمان کا پی نوسی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل
 وقرآن عظیم و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے ملعون
 کلمات ایسے کلمات ایسی گائیاں اپنے قلم سے لکھتے یا چھاپتے ہیں یا کسی
 طرح اس میں اعانت کرتے ہیں۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت آتی
 ہے۔ وہ اللہ ورسول کے مخالف اور اپنے ایمان کے دشمن ہیں۔ قہر
 الہی کی آگ ان کے لئے بھڑکتی ہے۔ صبح کرتے ہیں تو اللہ کے
 غضب میں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں۔ اور غام
 جس وقت ان ملعون کلموں کو آنکھ سے دیکھتے قلم سے لکھتے مقابلہ
 وغیرہ میں زبان سے نکالتے یا پتھر پر اس کا ہلکا سہرا بناتے ہیں۔
 ہر کلمہ پر اللہ عزوجل کی لعنتیں ملنے لگتی ہیں اللہ کی شدید لعنتیں ان پر
 اترتی ہیں۔ ان ناپاکوں کا یہ گمان کہ گناہ تو اس خبیث کا ہے جو
 مصنف ہے ہم تو نقل کر دینے یا چھاپ دینے والے ہیں سخت
 ملعون و مردود گمان ہے۔ ایسے اشد فاسق و فاجر اگر توبہ نہ
 کریں تو ان سے میل جول ناجائز ہے۔ ان کے پاس دوستانہ اٹھنا
 بیٹھنا حرام ہے۔ پھر مناکحت تو بڑی چیز ہے۔ اور جوان میں اس
 ناپاک کبیرہ کو حلال بتائے اس پر اصرار و استکبار و مقابلہ شرع
 سے پیش آئے وہ یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح
 سے باہر ہے۔ اس کے جنازے کی نماز حرام۔ اسے مسلمانوں
 کی طرح غسل دینا کفن دینا دفن کرنا اس کے دفن میں شریک
 ہونا اس کی قبر پر جانا سب حرام ہے“ لے

کافر کے جنازہ کے تھلچلنا

بہت سے مسلمان اپنی دوستی نبھانے کے لئے کافر کے جنازے کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے لوگوں کو آگاہ کیا ہے :-

اگر اس احتیاد سے جاگے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہیے۔ کہ شیطان آگے آگے آگے کا شعلہ ہاتھ میں لئے اچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے۔ کہیری محنت ایک آدمی پر وصول ہونی سلسلے

رام لیلہ وغیرہ دیکھنے جانا

ہندوؤں کے یہاں رام لیلہ ہوتا ہے تو مسلمان مردوں اور عورتوں کا ہجوم دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کے لئے اعلیٰ حضرت شریعت کا حکم بیان فرما سکتے ہیں :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ط
اے ایمان والو! مسلمان ہوئے پورے مسلمان ہو جاؤ۔ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا ہوا دغا ہر، دشمن ہے

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استدعا کی کہ اگر اجازت ہو تو نماز میں کچھ آیتیں تو ریت شریف کی بھی پڑھ لیا کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو ریت شریف

پڑھنے کے واسطے تو یہ حکم ہوا۔ رام سیلا کے واسطے کیا کچھ حکم نہ ہوگا۔

بد مذہبوں کی کتابیں دیکھنا

دیگر مذاہب و ادیان اور فرقہ ہائے باطلہ کے مشہور ترین اپنی کتابیں مفت تقسیم کرتے ہیں اور زبردستی سادہ لوح مسلمانوں کو دے کر پڑھواتے ہیں۔ اور ہمارے سیدھے سادے مسلمان ان کے داؤل میں آکر ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت نے ایک واقعہ کی روشنی میں کیا خوب فرمایا ہے :-

”امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ان کا ایک شاگرد

آیا۔ وہاں ایک جاہل ان پڑھ بیٹھا تھا۔ اس سے کہا

تمہارا کیا مذہب ہے۔ کہا سنی۔ پوچھا اپنے دل میں کیا

مذہب کی طرف سے کچھ خدشہ پاتے ہو۔ کہا ماشاء اللہ جیسا

مجھے دوپہر کے آفتاب پر یقین ہے ایسا ہی مجھے اپنے مذہب پر

ہے۔ امام کا شاگرد یہ سن کر اتار دیا کہ پڑے بھیگ گئے۔

اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں جانتا کہ کون سا مذہب حق ہے

دیکھ فرمایا، اسی واسطے ناقص بلکہ کامل کو بھی بلا ضرورت بد مذہبوں کی

کتابیں دیکھنا جائز ہے۔ کہ انسان ہے۔ ممکن ہے کوئی بات سنا کر

دل میں جم جائے اور ہلاک ہو جائے“

بد مذہبوں کا رد و فرض ہے۔

اسی موقعہ پر اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا:-

• پہلے تلوار تھی۔ روکی حاجت نہ تھی۔ تلوار کے زریعہ سے انتظام ہو سکتا تھا۔ اب کہ ہمارے پاس سوائے روکے کوئی علاج نہیں۔ رو کرنا فرض ہے۔ حدیث میں ہے۔

اذ اظہرت الفتن او قال
البدع ولم یظہر العالم
علیہ فعلیہ لعنة اللہ
والملائکة والناس اجمعین
لا یقبل منہ صرفا ولا
عدلا

جب نقتلے لیا بدعتیں فرمایا، ظاہر ہوں
اور عالم اپنا علم نہ ظاہر کرے تو اس
پر اللہ اور فرشتوں اور تمام جہنمیوں
کی لعنت ہے۔ نہ اس کا فرشتہ
قبول کیا جائے گا اور نہ نفل!

— — — — —

بلا ضرورت مباحث

بات بات پر بد مذہبوں سے بحث و مباحثہ کرنے سے بھی اعلیٰ حضرت نے منع فرمایا ہے۔ ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا:-

• امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم راستے میں شریف
لے جاتے تھے۔ ایک بد مذہب ملا۔ امام سے کہا۔ میں کچھ
عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا میں سب سے پہلے اس نے
کہا صرف ایک بات۔ آپ نے پھنگلیا کے پہلے پورے پر گنوٹھا

سے، ملاحظہ فرمائیے ۳ طبعیہ کا پندرہ

رکھ کر فرمایا ولا لصف کلمہ آدمی بات بھی نہیں بسنوں گا۔ لوگوں نے سبب پوچھا۔ فرمایا ازیشاں۔ منہم ہے (پھر فرمایا) اکابر کی تو یہ حالت۔ اور اب یہ حالت ہے کہ جاہل سا جاہل جٹا پڑتا ہے۔ آریوں سے وہابیوں سے۔ اور کچھ خوف نہیں کرتا۔ جو تمام فنون کا ماہر ہو۔ تمام آتیج جانتا ہو۔ پوری طاقت رکھتا ہو۔ تمام ہتھیار پاس ہوں۔ اس کو بھی کیا ضرور کہ خواہ مخواہ بھیڑیوں کے جنگل میں جائے۔ ہاں اگر ضرورت ہی آ پڑے تو مجبوری ہے۔

اشریہ توکل کر کے ان ہتھیاروں سے کام لے لے

منافقوں سے میل جول

ایک بار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ندوہ کے صدر دوم میاں صاحب سے مکالمہ ہو رہا تھا۔ اسی دوران میاں صاحب نے صلح کل کی بات کرتے ہوئے کہا: کچھ اختلافات فروعی کی نہیں بزمانہ رسالت میں دیکھتے منافق لوگ کیسے مسلمانوں میں گھلے ملے رہتے تھے۔ نمازیں ساتھ پڑھتے مجالس میں پاس بیٹھے شریک رہتے۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے جواب دیا۔

”ہاں صدر اسلام میں ایسا تھا۔ مگر اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا تھا کہ (ندوہ کا سا) یہ گھال میل جو ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دے گا ضرور خبیثوں کو طیب سے الگ کر دے گا۔ قال اللہ تعالیٰ

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ
اَشْرَقَانِي تَمِيں يُون رَهْنِي دِيَا

عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ

مِنَ الطَّيِّبِ کر دے گا

اس کے بعد آپ کو معلوم ہے کیا ہوا ہے۔ بھری مسجد میں خاص جمعہ کے دن۔ علی رؤس الاشهاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نام اپنا ایک ایک کو فرمایا اُخْرِجْ يَا فُلَانٌ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ لے فلاں نکل جا۔ تو منافق ہے۔ نماز سے پہلے سب کو وکال دیا۔ مخالفین دین کے ساتھ یہ بتاؤ ان کا ہے جنہیں رب العزت عز جلالہ رحمۃ اللعلمین نہاتا ہے۔ جن کی رحمت رحمت الہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے زیادہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے

مخالفان دین پر شدت

ان ہی میاں صاحب نے کہا کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ سب کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہیے۔ ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی سنایا کہ فرعون کے پاس جب موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تُلِّكُ قَوْلًا لَّيِّنًا اس سے نرم بات کہنا۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ اے نبی! جہاد کر کافروں اور منافقوں

وَالْمُنَافِقِينَ وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ سے اور ان پر سختی کر۔

یہ انہیں حکم دیتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے

إِنَّكَ نَعْلِي خَيْرٌ عَظِيمٌ توبیک بڑے غلٹ پر ہے۔

تو معلوم ہوا کہ مخالفان دین پر شدت و غلظت منافی اخلاق نہیں بلکہ
یہی حسن خلق ہے۔ لہ

نوافل موجب امانت

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستجاب
و مبہمات میں لگے رہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف رہنمائی فرمائی
ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:-

• ابو محمد عبدالقادر حیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب
مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا حکم و شکاف مثالیں ایسے شخص
کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نقل سجالا ہے اس کتاب
مبارک میں فرمایا۔

فان اشتغل بالسنن والنوافل اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن
قبل الفرائض لم يقبل منه و و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل
قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب امانت ہوتی ہیں
احین

علم غیب ذاتی و عطائی کا تصور

اعلیٰ حضرت انام احمد رضا پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ وہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام
کے علم کو ذاتی علم مانتے ہیں۔ علم الہی کے مساوی جانتے ہیں۔ اس ضمن میں جتنے بھی اعتراضات

لہ المفردات کامل ۱۳۱۴ مطبوعہ کانپور ۱۲

۱۳ اکتوبر ۱۳۱۴ مطبوعہ بریلی ۱۳

ہیں اعلیٰ حضرت کی روشن تحریرات اور فکر انگیز تشریحات سے بے بنیاد اور خود ساختہ ثابت ہو جاتے ہیں۔ علم غیب کے مسئلے میں اعلیٰ حضرت کا عقیدہ انہیں کے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے۔!

”علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے لیے کے لیے
محال ہے۔ جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے
کمتر غیر خدا کے لیے ملنے وہ یقیناً کافر و مشرک ہے یہ لے
اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

”علم الہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ
ضروری البقا یہ جائز الفناء، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل“ لے

نرم روی کی ہدایت

اعلیٰ حضرت کے مزاج میں شدت ضرور تھی مگر ان کے لیے، جو قوم و ملت کو مٹانے
کے لئے سازشی ذہن رکھتے تھے اور عقائد باطلہ میں پکے ہو چکے تھے۔ ورنہ نرم مزاجی اور
سنجیدہ ذہنی کا یہ عالم تھا کہ اپنے تو اپنے صلح کل اور مذہب قسم کے لوگوں کے ساتھ بھی
نرم رویہ اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیے ذیل کا اقتباس، اعلیٰ حضرت
فرماتے ہیں:-

”دیکھو نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں برگز نہیں حاصل ہو سکتے
جن لوگوں کے عقائد مذہب ہوں ان سے نرمی برتی جائے کہ وہ۔
ٹھیک ہو جائیں“ لے

علم غیب کا مسئلہ

آج مخالفین اہلسنت اعلیٰ حضرت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو اللہ کے علم کے برابر کر دیا۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت سے ایک صاحب نے سوال کیا تھا جس کا اعلیٰ حضرت نے تسفی بخش جواب عنایت فرمایا ملاحظہ ہو :

اس کا فیصلہ قرآن عظیم نے فرما دیا

فَنَجِّلُ اللَّعْنَةَ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ
جھوٹوں پر اللہ کی طرف سے
لعنت ہو۔

جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔ اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھا دے۔ ہم اہلسنت کا مسئلہ غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عنایت فرمایا۔ رب عزوجل فرماتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
یٰۤاٰیُّهَا الَّذِیْنَ یُنۡبِئُوْنَ
یہ نبی غیب بتانے میں بخیل
نہیں۔

تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں۔ اور وہاں یہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں۔ اپنے خاتمہ کا بھی علم حضور کو نہیں دیا رکے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔ بلکہ حضور کے لئے علم غیب کا ماننا شرک ہے۔ اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دین سے بھی حضور کو غیب کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ — برابر ہی تو درکار

میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرے کے گرد و ویں جیسے کو گردِ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ اور وہ غیر متناہی۔ متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟

فتویٰ کفر میں احتیاط

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ پر آج یہ الزام بھی بڑے شدت کے ساتھ عائد کیا جاتا ہے کہ ان کے مزاج میں شدت تھی اس بنیاد پر انہوں نے خواہ مخواہ جس کو چاہا کافر کہہ دیا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے تحقیق کے بعد جس پر کفر ثابت ہوا اس کو تو کافر کہا اور وہ بھی پہلے علماء حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا اعلیٰ حضرت نے تو بعد میں اس کی تائید فرمائی اور جس کی عبارتوں میں تاویل ہو سکتی تھی اس کی کتب لسان فرمایا۔ اسمعیل دہلوی کے بارے میں ایک سوال پر کہ اس کو کیا سمجھنا چاہیے۔ آپ نے اپنا موقف ظاہر فرمایا اور مؤلف المفوظ حضور منعمی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اس پر حاشیہ تحریر فرمایا کہ اس کی مزید وضاحت فرمائی۔ آپ بھی ملاحظہ کیجئے، فتویٰ کفر میں اعلیٰ حضرت کی احتیاط دیکھئے اور اس قسم کے بے سرو پا الزام لگانے والوں کی باتوں کو ہوا میں اڑا دیجئے۔

میرا مسلک یہ ہے کہ وہ (اسمعیل دہلوی) بیزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں

۱۔ المفوظ حضرت اول ص ۲۵۰ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بریلی شریف ۱۳

۲۔ یہاں وہابیہ کا سخت دھوکہ ہے کہ جب تقیص و توہین شان رسالت کفر ہے تو اسمعیل نے بھی کی ہے (بقیہ صفحہ)

العبہ غلام احمد (قادیانی)، سید احمد، خلیل احمد (انبیٹھوی) رشید احمد
 (کنگڑھی)، اشرف علی (تھانوی) کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر
 ہے۔ من شک فی کفرہ دعذابہ فقد کفر بہ

(بقیہ پچھلے صفحہ کا) وجہ کیا ہے کہ اشرف علی وغیرہ تو ایسے کافر ہوں اور اسمعیل ایسا نہ ہو۔ مگر مسلمان ہوشیار ہوں۔
 یہاں خبتار کا سخت دھوکہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ اسمعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہل سنت و جماعت
 کا یہ مذہب ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی۔ کہ ممکن ہے اس نے یہی معنی
 مراد لیے ہوں۔ شرح فقہ اکبر میں فرمایا۔ ہاں جب قول ایسا ہو کہ اس میں اصلاً تاویل کی گنجائش نہ ہو تو تکفیر کی جائے گی۔
 تو اس قول کے قائل کو جس میں تاویل کی گنجائش ہے۔ اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کرتے کہ وہ معنی ظاہر کے اعتبار سے
 ٹھیک کہ رہا ہے۔ اور اس کی خود تکفیر نہیں کرتے کہ احتیاط اس میں ہے۔ اور اس دوسری صورت کے قائل کی تکفیر
 ضرور ہے کہ اس میں جب اصلاً تاویل نہیں تو تکفیر سے زبان روکنے کا حاصل خود کفر اور عنیان ہے۔ ان کے میں یہ وہ
 اعتراض اور ذلیل دھوکے کا جواب اتنا کافی ہے کہ ایک قول پر فقہا تکفیر فرماتے ہیں اور حکمیں نہیں کرتے۔ اب کہیں کیا
 نتیجہ میں کیا فقہاء کے نزدیک حکمیں اسکی تکفیر نہ کر کے جلتی تکفیر فقہاء نے کی ہے معاذ اللہ کافر ٹھہریں گے۔ یا حکمیں فقہاء
 کافر کہیں گے۔ اسلئے کہ انہوں نے حکمیں کے نزدیک جو کافر نہ تھا اسکی تکفیر کی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم
 ان خبتار کے اقوال بدرتاز ابوال ایسے ہیں جن میں نام کو بھی تاویل کی گنجائش نہیں۔ لہذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جو
 ان کے کفر میں شک کرے خود کافر۔ جو تفصیل چاہے وہ رسالہ الموت الاحمر، مطالعہ کرے ۱۲۔ مولف غفرلہ
 رمؤلف اللغوۃ مضمون فقہ العظیم علیہ الرحمہ

۱۳۹-۱۴۰ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بازار منڈی نال بریلی شریف ۱۶۔

عبادات

وضو کرنے کا طریقہ — نمازوں میں احتیاط — تعدیل
 ارکان کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی — ریل گاڑی میں بیٹھ
 کر نماز — مسجد میں کھانے پینے کے لئے اعتکاف —
 نماز کی فقہائے عمری ادا کرنے کا طریقہ — گریہ رکعبہ —
 ریادہ الی نماز اور روزہ — سجود تقرب الی اللہ کا ذریعہ —
 صفت اول میں نماز پڑھنے کا ثواب — وہابیوں کی نماز نماز نہیں
 — نوکر نماز پڑھے تو مالک پر مواخذہ — دفع بلیات
 کے لئے نماز کی تاکید — نماز باجماعت کی فضیلت — نماز
 کسی حالت میں معاف نہیں — روزہ کی کیفیت —

وضو کرنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کا پوری دنیا سے اسلام پر کتنا بڑا احسان ہے۔ ہر کس و ناکس اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ایک ایک بات ہتھ شرج و بسط کے ساتھ بیان فرما کر کم کردہ راہ ہدایت کے لئے منزل تک پہنچنے کا راستہ ہموار کر دیا۔ وضو کس قدر اہم ہے کہ اس کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی جو اعظم الفرائض اور اہم العبادات ہے۔ لیکن آج لوگ اس سے بے انتہا غفلت برت رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر نہ ان کا وضو صحیح ہوتا ہے اور نہ ہی نماز صحیح طور پر ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہر آدمی کو چاہیے کہ نماز اور دینی امور سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ محنت رائیگاں نہ جائے۔

اعلیٰ حضرت نے ایک سوال کے جواب میں وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمایا۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

وضو کرنے جب بیٹھے بسم اللہ علی العظیم۔

والحمد للہ علیٰ دین الاسلام پڑھ لے جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جاتا ہے تمام بدن کو پاک کر دیتا ہے ورنہ جتنے پیر پانی گزرے گا اتنا ہی پاک ہوگا۔ پھر دونوں ہاتھ پینچوں تک تین تین بار اس طرح دھوئے کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو اٹھائے پھر پانی ڈال کر تین بار پھر اٹھے کو سیدھے ہاتھ سے پانی ڈال کر تین بار۔ اور اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ پھر تین بار کلی ایسی کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی نہیج جائے کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مودکہ اور غسل

میں فرض ہے۔ اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے جلدی جلدی تین بار
 پچ پچ کر لیا یا ناک کی نوک پر تین مرتبہ پانی لگا دیا۔ ایسا کرنے
 سے وضو میں سنت اور انہیں ہوتی ایک آدھ بار ایسا کرنے سے تارک
 سنت اور عادت ڈالنے سے گناہگار و فاسق ہوتا ہے۔ اور غسل
 میں فرض رہ جاتا ہے تو غسل ہوتا ہی نہیں کہ نرم بانسے تک پانی
 چڑھانا وضو میں سنت مگر وہ اور غسل میں فرض ہے۔ وارٹھی اگر
 ہے تو خوب تر کرے کہ ایک بال کی جڑ بھی خشک رہی اور پانی
 اس پر نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ اور منہ پر پانی لمبائی میں پیشانی کے
 بالوں کی جڑوں سے سھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی
 ایک نو سے دوسری نو تک پانی بہائیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں
 تک اس طرح دھوئیں کہ پانی کی دھار کہنی تک برابر پڑتی چلی جائے
 یہ نہ ہو کہ پیچھے سے تین بار پانی چھوڑ دیا اور وہ کہنی تک بہتا چلا گیا
 اس طرح کہنی بلکہ کلائی کی کر دلوں پر پانی نہ بہنے کا احتمال ہے اس
 کا لحاظ ضروری ہے۔ کہ ایک روٹنگا بھی خشک نہ رہے اگر پانی
 کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہو ایہہ گیا اور بالائی حصہ خشک رہ گیا
 تو وضو نہ ہوگا۔ پھر سر کے بالوں کا مسح کرے۔ چہارم سر کا مسح کرنا
 فرض ہے اور پورے سر کا سنت ہے۔ دونوں ہاتھ کا انگوٹھا
 اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر تین تین انگلیوں اور انہیں کے مقابل ہتھیلی
 کے حصوں سے پیشانی کی جانب سے گدی تک کھینچتا ہوا لیجائے
 پھر ہتھیلیوں کا باقی حصہ گدی سے پیشانی تک لائے اور کلمہ
 کی انگلیوں کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا مسح کرے اور انگوٹھوں
 کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور پشت دست سے گردن کے

پھیلے حصے کا گلے پر ہاتھ نہ لائے کہ بدعت ہے۔ پھر دو نوٹس
 پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھوئے۔ اور ہر عضو پہلے دایاں پھر
 بائیں دھوئے۔ ۱۱

نمازوں میں احتیاط

نماز کی ادائیگی میں ہر ہر رکن کا خیال اور لحاظ رکھنا چاہئے۔ کہ اس میں کوتاہی
 سے بعض صورت میں نماز ہی نہیں ہوتی۔ اعلیٰ حضرت نے اوپر کے سلسلہ گفتگو میں ارشاد فرمایا۔
 نماز میں سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی انگلیوں کے سرے زمین
 پر لگتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ پیٹ لگے۔ ایک انگلی کا پیٹ لگنا فرض
 اور سب کا سنت ہے۔ پھر صرت ناک کی نوک پہ سجدہ کرتے ہیں
 حالانکہ حکم ہے کہ جہاں تک پڑھی کا سمت حصہ ہے لگنا چاہئے۔ عموماً
 دیکھا جاتا ہے کہ رکوع سے ذرا سر اٹھایا اور سجدے کی طرف
 چلے گئے۔ سجدے سے ایک باشت سر اٹھایا یا بہت ہوا ذرا
 اٹھایا اور وہی دوسرا سجدہ ہو گیا۔ حالانکہ پورا سیدھا کھڑا ہونا
 اور بیٹھنا چاہئے۔ اس طرح اگر ساٹھ برس نماز پڑھے گا قبول
 نہ ہوگی۔ ۱۱

تعدیل ارکان کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

بعض نمازیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز میں رکوع و سجود اتنی عجلت کے ساتھ کرتے

۱۱ لفظوں سے دوم ۱۲۱-۱۲۲ مطبوعہ برمی سے ایضاً ۱۲۳-۱۲۴ ایضاً ۱۲

میں کہ ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر بھی نہیں ٹھہرتے جبکہ اتنا فرض ہے۔ تعدیل ارکان
(نماز کے ہر رکن کو کا حقه ادا کرنا) کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت
کا ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔

ہاں رکوع و سجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار
سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے۔ ساٹھ برس
تک اسی طرح نماز پڑھے۔ اس کی نمازی قبول نہ ہوں گی۔ حدیث
میں ہے۔

ان الخفاف لومات علی ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اس حال
ذالک لمت علی غیر پر۔ تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ
الفرقۃ ای غیر دین علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔
محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ریل گاڑی میں بیٹھ کر نماز

سفر کی حالت میں اگر لوگ ٹرین پر ہوں اور سمت قبلہ صحیح نہ ہونے یا کسی اور وجہ سے
فرض نماز پنج پر بیٹھ کر پڑھ لی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔
نہیں۔ کہ قیام فرض ہے اور جب تک عجز نہ ہو ساقط
نہیں ہو سکتا۔ فرض وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہو سکیں گی یا لے

مسجد میں کھانے پینے کے لئے اعتکاف

مسجدوں میں کھانا پینا اور سونا متکلف کے علاوہ لوگوں کے لئے شرعاً ناجائز ہے

لے المشوہ جادل صتا مطبوعہ بریلی ص ۱۵۰ ایضاً ۱۵۰

اس لئے تاکید آئی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کرنی جائے۔ تاکہ مسجد میں اگر کھانے پینے یا سونے کی ضرورت پیش ہو تو اس کی اجازت مل جائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اعتکاف کا ثواب بھی ملے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ صرف کھانے پینے اور سونے کے خیال سے اعتکاف کی نیت کی جائے یا نہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ علامت حضرت اس سوال کا جواب عطا فرماتے ہیں۔

”اعتکاف صرف ذکر الہی کے لئے کیا جائے بالبتبع
 (ضمنی، اس کے منافع اور ہو سکے ہیں، مثلاً روزے کے بارے
 میں حدیث ہے۔

صوموا تصحوا روزہ رکھو تندرست ہو جائیگے۔
 تو یہ نہیں ہو سکتا کہ روزہ تندرستی کی نیت سے رکھا جائے
 بلکہ روزہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا اور تندرستی کی منفعت
 بھی اس سے تبعاً حاصل ہوگی۔ پھر اسی حدیث میں فرمایا۔
 حجبوا استغفوا حج کر دغنی ہو جاؤ گے۔

تو یہ نہیں کہ حج مال کی نیت سے کیا جائے بلکہ حج اللہ
 تعالیٰ کے لئے ہوگا اور یہ نفع بھی ضمنی ملے گا۔ تو جس طرح یہ دونوں
 اللہ ہی کے لئے ہیں اور صحت و غنا ان کے ضمنی منافع۔ اسی طرح
 اعتکاف وغیرہ میں ہے اگر مسجد میں سونا چاہے اعتکاف کی
 نیت کر لے کچھ دیر ذکر الہی میں مشغول رہے پھر جو چاہے سوکے
 دکھائے پئے سوئے، یہ لے

نماز کی فضائے عمری ادا کرنے کا طریقہ

فرائض ادا کئے بغیر نوافل قابل قبول نہیں بہت سے لوگ تو ایسے ہیں کہ بالغ ہونے کے سالوں بعد نماز کی طرف راغب ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ تو عمر بھر اس سے محروم ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ نمازیں پڑھا کریں۔ جو بالغ ہوتے ہی نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے وہ بہت خوش نصیب اور اللہ کا مقرب و مقبول بندہ ہے۔ بہر حال اگر بالغ ہونے کے کچھ دنوں، مہینوں یا سالوں کے بعد نمازیں شروع کیں تو جو نمازیں اس سے پہلے قضا ہو چکی ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اب سوال یہ کہ ان کا شمار نہیں کیسے ادا کرے۔ اعلیٰ حضرت اس کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

”قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں۔ نہ معلوم کس وقت موت آجائے۔ کیا مشکل ہے۔ ایک دن کی بیس رکعت ہوتی ہیں یعنی فجر کے فرضوں کی دو رکعت ظہر کی چار عصر کی چار مغرب کی تین اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وتر، ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و زوال کے رکھ کر اس وقت تک حرام ہے، ہر وقت ادا کر سکتا ہے۔ اور احتیاطاً ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کر لے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے۔ اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرے گا ہلی نہ کرے جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے

پہلے جو نجر مچھ سے قضا ہوئی۔ ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا
 ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلے ہے۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر
 نماز میں نیت کہے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں تو اس کے لئے
 صورت تخفیف اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے
 الحمد شریف کے تین بار سبحان اللہ کہے اگر ایک بار بھی کہے گا تو در ضمن
 ادا ہو جائے گا نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار۔
 سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لینا
 کافی ہے۔ تشہد کے بعد دو لونوں درود شریف کے بجائے اللہم
 صل علی سیدنا محمد والہ و ترولہ میں بجائے
 دعائے قنوت رب اغفر لی کہنا کافی ہے۔ طلوع آفتاب کے
 میں منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا
 کر سکتا ہے اس کے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے۔ ہر ایسا شخص
 جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز
 نہیں راہی سلسلہ میں فرمایا، اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال
 کی نمازیں واجب الادا ہیں اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے
 علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں۔ کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا
 اور پکا ارادہ کر لیا کہ نمازیں ادا کر کے دم لوں گا۔ اور فرض کیجئے
 اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال
 ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی سب نمازیں ادا
 کر دے گا۔ قال اللہ تعالیٰ

ومن ینخرج من بیتہ | جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف
 مهاجراً الی اللہ ورسولہ | ہجرت کرتا ہوا نکلتے۔ پھر اسے

شہید رکھ الموت
 راستے میں موت آجائے تو اس
 نقد و قع اجر کا
 کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر
 علی اللہ
 ثابت ہو چکا۔

یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکلا اور موت نے
 آیا تو پورا کام اس کے نامنا اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور کامل
 ثواب پائے گا۔ وہاں نیت دیکھتے ہیں۔ سارا دار و مدار حسن نیت
 پر ہے۔

گرمیہ کعبہ

حج کی فرضیت کے بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ "انبیاء علیہم السلام
 پر بھی حج فرض ہوا تھا یا نہیں؟" اعلیٰ حضرت کا جواب ملا شرط کیجئے۔

ان پر فرضیت کا حال خدا جانے۔ انبیاء علیہم السلام
 حج کرتے رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اڑتا
 جا رہا تھا۔ جب کعبہ منظر سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہ
 احدیت میں عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک شکر
 تیرے شکروں سے گزرا نہ مجھ میں اترا نہ نماز پڑھی۔ اس پر
 ارشاد باری تعالیٰ ہوا نہ رو۔ میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض
 کر دوں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے
 کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اونٹنی اپنے
 بچے کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب

سے ملفوظ یا حصہ اول صفحہ ۵۵ تا ۵۶ مطبوعہ بریلی شریف ۱۱

انیار سے زیادہ پیارا ہے، مہلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ریا والی نماز اور روزہ

نماز روزہ یا دیگر فرائض و عبادات خالصاً لوجہ اللہ ہونی چاہئیں اس
کسی قسم کا دکھاوایا یا ریانا نہ ہو۔ اگر ایسا ہے کہ دنیا والوں کو دکھانے کے لئے کوئی عبادت
کرتا ہے نماز پڑھتا یا روزے رکھتا ہے، اس کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں
علی حضرت نے فرمایا۔

(مسئلہ اللہ، فقہی نماز روزہ ہو جائے گا کہ مفید
نہ پایا گیا، ثواب نہ ملے گا بلکہ عذاب ناسخ کا مستحق ہوگا۔ روز قیامت
اس سے کہا جائے گا۔ او فاجر او غادر او خاسر او کافر تیرا عمل
حبیط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا یہی ایک
برائی ریا کی مذمت کو کافی ہے۔ ۱۷

سجود تقرب الی اللہ کا ذریعہ

سبحان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت زیادہ عجز و انکسار پیش کرتا ہے، زمین پر
پیشانی رکھتے ہی اللہ سے قرب کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے، اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت سے
سوال کیا گیا کہ بندوں کو قرب الی اللہ کا مرتبہ علاوہ نماز بھی ہوتا ہے۔ اس کے جواب
میں علی حضرت یوں گویا ہوئے۔

ہاں ہر سجدہ میں رب کے قریب ہوتا ہے، سجدے چار

قسم کے ہیں۔ سجدہ نماز، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ
شکر ۱۱

صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب

جماعت کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت سے متعلق سوال

کا جواب اعلیٰ حضرت نے عنایت فرمایا۔

مدیث میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں
نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے
یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور عجب کی تنگی کے سبب
قرعہ برداری پر فیصلہ ہوتا۔ سب سے پہلے امام پر رحمت نازل ہوتی
ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو پھر اس محاذی کے
دائیں جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام
پر پھر دائیں پھر بائیں پر۔ یونہی آخر صفوں تک ۱۱

دہابیوں کی نماز نماز نہیں

آج بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو سنی کہتے اور کہلاتے ہیں اس بات کی تمیز نہیں
کرتے اور دہابیوں کے سچے جماعت میں شریک ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے
نماز پڑھنے سے مطلب کوئی پڑھائے۔ اس بارے میں اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں سوال
کیا گیا کہ دہابیہ کی جماعت چھوڑ الگ نماز پڑھ سکتا ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت

۱۱ ایضاً ۱۱۹-۱۲۰ ایضاً ۱۲

، نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت ۔
 اس کے بعد ایک اور سوال پر اذان کے بارے میں فرمایا :
 جس طرح ان کی نماز باطل اسی طرح اذان بھی ۔ ہاں تعظیماً
 اللہ کے نام پڑھنا اور نام اقدس پر درود شریف پڑھنا

نوکر نماز نہ پڑھے تو مالک مکہ مواخذہ

فی زمانہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کا کوئی نوکر ہو گیا تو اسے نماز تک کی فرمت نہیں دیتے
 حالانکہ نوکر اگر نماز نہ پڑھے تو مالک کو چاہیے کہ اس کو تاکید کریں کہ وہ نماز پڑھے ۔ اگر حتی
 المقدور وہ ایسا نہیں کرتے تو گنہگار ہوتے ہیں ۔ اعلیٰ حضرت سے کسی نے سوال کیا
 ”اگر نوکر نماز نہ پڑھے تو آپ مواخذہ ہے یا نہیں؟“ بہ تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا :
 ”جتنی تاکید کر سکتا ہے اتنی نہ کرے تو مواخذہ ہے

ورنہ نہیں“

دفعِ بلیات کے لئے نماز کی تاکید

ایک صاحب اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی کچھ پریشانیوں ، بلاؤں اور
 مصیبتوں میں مبتلا ہونے کا ذکر کر کے دعا اور کسی عمل و وظیفہ کے طالب ہوئے ۔ اس پر اعلیٰ حضرت
 نے فرمایا ۔

، مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے ۔ اپنے گھر میں پابندی نماز کی

تاکید شدید رکھئے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیت الکرسی ایک ایک بار ضرور پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں کے ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت۔ جن دنوں میں عورتوں کو نماز پڑھنے کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیت الکرسی نہ چھوٹے۔ مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ لہ

نماز باجماعت کی فضیلت

جماعت ثانیہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ اگر جماعت ثانیہ ہو رہی ہو تو اس وقت ظہر کی سنت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ یا فجر کی سنت جماعت ثانیہ کے تعدد نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دی جائے یا کیا؟ لواء علیٰ حضرت نے فرمایا:

جماعت ثانیہ فقط جائز ہے اس کے لئے سنتیں نہ چھوڑیں۔ اصل نماز جماعت اولیٰ ہے جس کے لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر مکالوں میں بچے اور عورتیں نہ ہوں تو جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے ان کے مکالوں کو جلوادیتا۔

ایک مرتبہ مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مارہرہ مٹھرہ میں اتفاقاً مجھے نماز میں دیر ہو گئی جب میں مسجد کی سیڑھیوں پر پہنچا حضرت میاں صاحب قید نماز پڑھ کر تشریف لارہے تھے ارشاد فرمایا عبدالقادر نماز تو ہو گئی تو اصل نماز جا ادلی ہے؟

نماز کسی حالت میں معاف نہیں

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر کسی مہورت و حالت میں معاف نہیں۔ ایک سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

نماز جب تک عقل باقی ہے کسی وقت معاف نہیں رہتا۔
شریعت کے روزے حالت سفر یا مرض میں کہ روزہ رکھنے کی طاقت
انہیں اجازت ہے کہ قضا کرے۔ اسی طرح زکوٰۃ صاحب نصاب پر
اور حج صاحب استطاعت پر فرض ہے لیکن نماز سب پر بہر حال
فرض ہے۔ یہاں تک کہ کسی حاملہ عورت کے نصف بچہ پیدا ہو گیا
ہے اور نماز کا وقت آگیا تو بھی رخصت نہیں۔ حکم ہے کہ گدھا
کھو دے یا دیگ پر بیٹھے اور اس طرح نماز پڑھے کہ بچے کو تکلیف نہ ہو
یا بیمار ہے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں دیوار یا عصا یا کسی شخص
کے سہارے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور اگر اتنی دیر کھڑا نہیں رہ
سکتا تو جتنی دیر ممکن ہو قیام فرض ہے۔ اگرچہ اسی قدر کہ تکبیر
تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ لے اور بیٹھ جائے اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو
لیٹے لیٹے اشاروں سے پڑھے۔ حضور نماز کی کثرت فرماتے یہاں
تک کہ پائے مبارک سوج جاتے۔ صحابہ کرام عرض کرتے حضور
اس قدر کہیں تکلیف گوارا فرماتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ نے حضور کو ہر طرح
کی سوزنا فرمائی ہے

اذلا اکون عبدًا شکورًا تو کیا میں کمال شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

یہاں تک کہ رب عزوجل نے خود ہی کمالِ حجت ارشاد فرمایا۔

ظفہ مسا انزلنا اے چودہویں رات کے چاند ہم نے تم پر

علیک الفرائض لیسقی قرآن اسلئے نہ اتارا کہ تم شقت میں پڑو

عروض نماز مرتے دم تک معاف نہیں ؛ لے

روزہ کی کیفیت

جستہ ہر سلمان مرد و عورت عاقل و بالغ پر سال میں ایک ماہ (رمضان المبارک) کا روزہ فرض ہے اور پانچ دن (ایام تشریق اور عید الفطر میں) روزہ رکھنا حرام ہے۔ روزہ کے لئے سحری و افطار ضروری ہے یا نہیں۔ اس کے بغیر روزہ ہو گیا نہیں۔ ؛ افطار کے متعلق ایک استفسار پر اعلیٰ حضرت نے جواباً فرمایا :

• روزہ کے لئے افطار رکھنا کیا ضروری بھی نہیں۔
روزہ ہو جائے گا۔ اگرچہ کبھی افطار نہ کرے شد
استموا الصیام الی اللیل رات اگئی اور روزہ
پورا ہو گیا۔ باختلاف نماز کے کہ اس میں خروج بصدقہ
ایک فعل ضروری ہے۔ نماز ہے فعل اس کے لئے ایک فعل
ایسا کہ نا ضروری ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ نماز ختم ہو گئی
اور روزہ ہے ترک یا کف باختلاف قولین اور کف فعل
ہے قلب کا۔ نماز صرف نیت سے بغیر افعال جوارح
کے ادا نہیں ہو سکتی۔ اور روزہ میں کوئی فعل نہیں صرف

نیت ہے کسی فعل کی ضرورت نہیں قلب نے جیسے سمجھا تھا کہ میرا روزہ
 ہے اب سمجھ لے کہ میرا روزہ ختم ہو گیا۔ بس اب افطار کر کے یا نہیں
 روزہ ختم ہو گیا ہے لے

شاید

بہت سے لوگ اس بات سے ناواقف ہیں کہ روزہ ختم ہونے کے بعد
 اگر کوئی کھائے یا پیے تو روزہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر
 کوئی روزہ ختم ہونے کے بعد کھائے یا پیے تو روزہ ختم
 ہو جاتا ہے اور اگر کوئی روزہ ختم ہونے کے بعد کھائے یا پیے

علمِ پُشا

عالم کی زیارت — کون سا علم فرض ہے — فلسفی و جوی
 عالم نہیں — انگریزی پڑھنا — بقلم خود مولوی لکھنا —
 استاذ کا حق — دہائیوں سے بچوں کو پڑھوانا —
 حافظ اور عالم کی فضیلت —

عالم کی زیارت عبادت سے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک بار کسی نے سوال کیا
حضور کیا یہ صحیح ہے کہ عالم کی زیارت ثواب ہے؟ تو آپ نے جواب دیا:-

ہاں! صحیح حدیث میں وارد ہوا۔

عالم کی زیارت کرنا عبادت ہے	النَّظْرُ إِلَىٰ وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ
کعبہ معظمہ کی زیارت کرنا عبادت ہے	النَّظْرُ إِلَىٰ كَعْبَةِ عِبَادَةٌ
قرآن عظیم کی زیارت کرنا عبادت ہے	النَّظْرُ إِلَىٰ الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ

کون سا علم فرض ہے

حدیث پاک **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ** طلب علم حاصل
کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ کے متعلق ایک بار اعلیٰ حضرت سے سوال کیا
گیا کہ اسمیں علم سے مراد کون سا علم ہے۔ عموماً ہر علم مراد ہے یا کوئی خاص؟ اعلیٰ حضرت
اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

حدیث طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمة
کہ بوجہ کثرت طرق و تعدد منارج حدیث حسن ہے اس کا صریح مفاد
ہر مسلمان مرد و عورت پر طلب علم کی فرضیت — تو یہ صادق نہ
آئے گا مگر اس علم پر جس کا تعلم فرض عین ہو۔ اور فرض عین نہیں
مگر ان علوم کا سیکھنا جس کی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں
محتاج ہو۔ ان کا اعم و اشمل و اعلیٰ و اکمل و اہم و اجل علم اصول

لہ المفوظہ کامل ۲۸۴ مطبوعہ عکاکا پور ۱۲

مقائد ہے۔ جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی مذہب ہوتا ہے۔ اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی و العیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب میں پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے۔ اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں۔ پھر علم مسائل نماز۔ یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفصلات۔ جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم۔ مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوٰۃ۔ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج۔ نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری ہائے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع و شرار۔ مزایع پر مسائل زراعت۔ موجد و مستاجر پر مسائل اجارہ۔ وغلیٰ ہر یہ ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہی مسائل حلال و حرام۔ کہ ہر فرد بشر اس کا محتاج ہے۔ اور مسائل علم قلب۔ یعنی فرائض قلبیہ مثل تواضع و اخلاص و توکل وغیرہ اور ان کے طرق تکفیل۔ اور محرمات باطنیہ تکبر و ریا و عجب و حسد وغیرہ اور ان کے مسالجات۔ کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم و اضر ہے۔ جس طرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکب کبار ہے۔ یوں ہی بیحد ریا سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں۔ و بس۔ لے

فلسفی و نجومی عالم نہیں

عالم کا لقب ایسا متبرک و مقدس ہے کہ ہر کس و ناکس کو عالم و علامہ نہیں کہا جاسکتا

اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا ارشاد ملاحظہ فرمائیے۔

”فلسفہ و نجوم یا لغو و فضول جیسے قافیہ و عروض یا کوئی دنیا کا کام۔ جیسے نقشہ و مساحت۔ بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں۔ ناس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔ جو علم کلام میں مشغول رہے اس کا نام دفتر علمائے محو ہو جائے۔ سبحان اللہ۔ جب متاخرین کا علم کلام جس کے اصل اصول عقائد سنت و اسلام ہیں۔ بوجہ اختلاف یا فلسفہ و زیادات مزخرفہ مذموم ٹھیرا۔ اور اس کے مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا۔ تو خاص فلسفہ و منطق فلاسفہ و دیگر خرافات کا کیا ذکر ہے۔ ولہذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لئے وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔“

انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں

انگریزی تعلیم کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”ذی علم مسلمان اگر بہ نیت رد نصاریٰ انگریزی پڑھے اجر پائے گا۔ اور دنیا کے لئے صرف زبان سیکھنے یا حساب تئلیس جزا فیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہمتن اس میں مصروف ہو کر اپنے دین و علم سے غافل نہ ہو جائے۔ ورنہ جو چیز اپنا دین و علم بقدر ذلت سیکھنے میں مانع آنے حرام ہے۔ اس طرح وہ کتابیں جن میں نصاریٰ کے عقائد باطلہ مثل اللہ و وجود آسمان وغیرہ درج ہیں ان

لے قادی رخصتیاں بدل بہ لکھتے۔

کا پڑھنا بھی روا نہیں ہے!

بقلم خود مولوی لکھنا

بقلم خود اپنے آپ کو مولوی وغیرہ لکھنا کیسا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے قلم ایساں قلم کی جلوہ افروزی ملاحظہ کیجئے!

”اپنے آپ کو بے ضرورت شرعی مولوی صاحب لکھنا بھی گناہ

ومخالفت حکم قرآن عظیم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

اللہ تمہیں خوب جانتا ہے۔ جب اس

نے تمہیں زمین سے نکھان دی۔ اور جب

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں پھیلتے واپسی

جانوں کو آپ اچھا نہ کہو۔ خدا خوب جانتا ہے

وَإِذْ أَنْتُمْ أَحْبَابٌ فِي بَطْوَىٰ أُمَّتِكُمْ

فَلَا تَزْكُوا الْفُسْكَهُوَ أَعْلَمُ

بَيْنَ النَّاسِ

جو پرہیزگار ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے :-

الْمَثْرَىٰ الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ

کیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جو آپ

اپنی جانوں کو سقا جاتے ہیں۔ جگہ خدا

بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ

سقا کرتا ہے جسے چاہے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَنْ قَالَ أَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ

جو اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے

ہاں اگر کوئی شخص حقیقت میں عالم دین ہو اور لوگ اس کے

فصل سے ناواقف۔ اور یہ اس سچی نیت سے۔ کہ وہ آگاہ ہو کر

اندر ہو اور یہ حاضر ہوا، تو اس کے دروازے پر ہاتھ نہ مارے۔ بلکہ
اس کے باہر آنے کا انتظار کرے قال لقمان:

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ
وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ

لَا يَفْقَهُونَ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا
عَتَىٰ مَخْرَجِ الْبَيْتِ لَكَانَ خَيْرًا

لَهُمْ مِنَ اللَّهِ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ط

اور اگر وہ صبر کرتے یہ تک کہ تم آپ ان کے
پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
الحلم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً۔ اور استاد علم دین
اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً نائب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم ہے " لے

دو ماہیوں سے بچوں کو پڑھوانا

دو ماہیوں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا کیسا ہے۔ کیے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے
جواب طلب کریں۔ وہ جواب دیتے ہوئے نظر آئیں گے۔

"(دو ماہیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا، حرام حرام حرام
اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال و مبتلائے اناہم و گناہ) قال اللہ تعالیٰ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ط اے ایمان والو! اپنے اور اپنے بچوں
کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔ لے

لے تاوی رضویہ طہرہم ۱۲

۱۲

حافظ اور عالم کی فضیلت

آج کل لوگ علوم دینیہ سے اپنی غفلت و لاپرواہی کا ثبوت اس طرح دے رہے ہیں کہ بچے نے ابھی ٹھکانے سے ہوش بھی نہیں سمجھا لاکر اسے قائلہ انگریزی اسکول میں داخل کر دیا جاتا ہے جہاں اس کو اسلام بیزاری، انصاری دوستی اور کفر کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دینی علم ہر مسلمان کو حاصل کرنا فرض ہے جیسا کہ گذر چکا اس کی طرف اب لوگ توجہ ہی نہیں دیتے۔ حالانکہ علم دین حاصل کرنا فرض ہونے کے علاوہ حافظ اور عالم کی کیا فضیلت ہے وہ اعلیٰ حضرت کی زبان فیض ترجمان سے سماعت فرمائیے۔

اُپے سوال کیا گیا کہ حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کرے گا۔ سنا گیا ہے کہ اپنے اعزہ سے دس شخصوں کی، اپنے جواب مرحمت فرمایا۔

ہاں۔ اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے۔ اور شہید پچاس شخصوں کی حاجی شہر کی اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ کوئی کہے گا میں نے وضو کے لئے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا۔ لوگوں کا حساب ہوتا جائے گا۔ اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے۔ غرض کریں گے۔ الہی لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں فرمایا جائیگا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں۔ ہر سنی عالم سے فرمایا جائیگا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگر چہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں ۱۱

اسلامیات

ذکر و تلاوت پر اجرت — سودی رہن کا کاغذ لکھنا — ہنود
 کے سیلوں میں تجارت کے لئے جانا — بدمذہبوں کے ساتھ
 بیٹاؤ — بدمذہبوں سے شادی بیاہ — میلاد میں ہنود کا تعاون
 — قبر پر اذان

ذکر و تلاوت پر اجرت

ذکر الہی و تلاوت قرآن پاک پر اجرت کے بارے میں اعلیٰ حضرت ر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :-

تلاوت قرآن و ذکر الہی پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے والے و دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ جب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو کس چیز کا ثواب انوات کو بھیجے گا۔ گناہ پر ثواب کی امید۔ اور زیادہ سخت و اشد ہے۔ ہاں اگر لوگ چاہیں کہ ایصال ثواب بھی ہو اور طریقہ جائزہ شرعیہ بھی حاصل ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹہ گھنٹہ کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی معین کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے ہیں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت تک کے لئے اس قدر اجرت پر نوکر رکھا جو کام چاہوں گا لوں گا۔ وہ کہے میں نے قبول کیا۔ اب وہ اتنی دیر کے واسطے اس کا اجیر ہو گیا جو کام چاہے لے سکتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہے۔ فلاں میت کے لئے اتنا قرآن عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھ دو۔ یہ صورت جواز کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرماتے ہے۔

سود کی اجرت کا عند لکھنا

ایک شخص اگر دوسرے کے پاس کوئی چیز رہن رکھے تو اس کا عند تحریر کرنا مسلمان

کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ ملاحظہ کیجئے اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں :-
 نفس تحریر بہن نامہ تو کوئی حرج نہیں خواہ وہ عقد اسلام
 میں ہو یا کفار میں۔ مگر ہاں اگر اس کاغذ میں سود لکھا جائے۔ اور
 اسی کی صورتوں سے ہے دیہات کا داخلی رہن یا دوکان یا مکان
 کا کرایہ مرتبہ کو ذرا اصل کے علاوہ ملنا۔ تو بیشک ایسا کاغذ ہرگز نہ
 لکھے۔ اگرچہ وہ عقد مسلمانوں میں ہو۔ کہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم
 نے جس طرح سود کھانے والے پر لعنت فرمائی۔ یوں اس کا کاغذ
 لکھنے والے اور اس پر گواہیاں کرنے والوں پر لعنت آئی۔ اور ارشاد
 فرمایا وہ سب برابر ہیں !! لے

ہنود کے میلوں میں تجارت کے لئے جانا

ہنود کے میلوں میں اسباب تجارت کے فروخت کے ارادے سے مسلمانوں کو جانا کیسا
 ہے۔ ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمائیں :-

اگر وہ میلہ ان کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلان کلمہ کفر
 و اولے رسوم شرک کریں گے تو بقصد تجارت بھی جانا ناجائز و مکروہ
 تحریمی ہے۔ اور ہر مکروہ تحریمی صغیرہ اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ۔
 علماء تصریح فرماتے ہیں کہ معابد کفار میں مسلمانوں کو جانا جائز نہیں۔
 اور اس کی علت یہی فرماتے ہیں کہ وہ مجمع شیاطین ہیں۔ یہ قطعاً یہاں
 بھی مستحق۔ بلکہ جب وہ مجمع بغرض عبادت غیر خدا ہے۔ تو حقیقتاً
 معابد کفار میں داخل۔ انہیں افعال کی وجہ سے معبد ہیں۔ سقف و

دیوار کی وجہ سے نہیں۔ اور اگر وہ مجمع مذہبی نہیں بلکہ صرف لہو و لعب کا میلہ ہے تو محض بغرض تجارت جانانی نفسہ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ کسی گناہ کی طرف مودی نہ ہو۔ علماء فرماتے ہیں مسلمان تاجر کو جائز کہ کنیز و غلام و آلات حرب مثل مسپ و سلاح و آہن وغیرہ کے سوا اور مال کفار کے ہاتھ بیچنے کے لئے دار الحرب میں لے جائے۔ اگرچہ احترام افضل۔ تو ہندوستان میں کہ عند التحقیق دار الحرب نہیں مجمع غیر مذہبی کفرہ میں تجارت کے لئے مال لے جانا بدرجہ اولیٰ جواز رکھتا ہے :۔

بد مذہبوں کے ساتھ برتاؤ

رافضی وغیرہ بد مذہبوں کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے اس ضمن میں اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیے:۔

رافضی وغیرہ بد مذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ تو مرتد ہے۔ اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سور کے سمجھیں۔ اور جس کی بدعت اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی و محبت تو مطلقاً نہ کریں اور بے ضرورت و مجبوری محض خانی میل جول بھی نہ رکھیں کہ بد مذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں کو دین سے پوری لاگ جاہل کو ان کی صحبت سے بچنا یوں ضروری ہے کہ اس پر اثر بد کا زیادہ

اندیشہ ہے۔ اور عالم مقتدیوں بچے کہ جہاں اسے دیکھ کر خود بھی اس بلا میں
 نہ پڑیں۔ بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے متا دیکھ کر ان کے مذہب کی شنا
 عت
 ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے۔“

روافض اور دیگر بد مذہبوں سے شادی بیاہ

روافض اور دیگر بد مذہبوں میں شادی کرنا کیسا ہے۔ آج کل عجب قصہ ہے کوئی رافضی
 کسی کاموں ہے اور کسی کا سالہ کوئی کچھ کوئی کچھ۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت اس کے احکام
 لوگوں تک اس طرح پہنچاتے ہیں :-

، (روافض میں شادی) ناجائز ہے۔ ایمان دلوں سے
 ہٹ گیا ہے اور اللہ و رسول کی محبت جاتی رہی ہے۔ رب العزت
 ارشاد فرماتا ہے :-

وَإِمَّا يُنَسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ
 فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى
 مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
 تجھے اگر شیطان بھلا دے تو یاد آنے
 پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
 اَيُّكُمْ وَايَاهُمْ لَا يُفْتِنُكُمْ
 وَلَا يُفْتِنُكُمْ
 ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے
 دور کر دو تمہیں گمراہ نہ کریں کہیں وہ تمہیں
 فتنے میں نہ ڈالیں۔

خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے :-
 يَا بَنِي قَوْمٍ لَّهُمْ بَنُو يُقَالُ لَهُمُ الْفَضَّةُ
 ایک قوم آنے والی ہے ان کا ایک بد لقب ہوگا

لايشهدون جمعة ولا جمعة و انہیں رافضی کہا جائے گا۔ نہ جمعہ
 يطعمون علیہ السلف. فلا تجالسوا میں آئیں گے نہ جماعت میں اور سلف
 ولا تقوا کھوہم ولا تشادبوہم معاہدین کو برا کہیں گے۔ تم ان کے پاس
 ولا تتاکھروہم و اذا امرتوا فلا
 لتعودوہم و اذا ماتوا فلا تشہدوہم بیاہ کرنا بسیار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا۔ مر جائیں
 (المحدثین)
 توجانزہ پر نہ جانا:-

شادی کا نتیجہ | عمران بن حطان رقاشی اکابر علماء و محدثین سے
 تھا۔ اس کی ایک چچا زاد بہن خارجیہ تھی۔ اس
 سے نکاح کر لیا۔ علماء کرام نے سن کر طعنہ زنی کی۔ تو کہا میں نے
 اس لئے نکاح کر لیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا۔ ایک
 سال نہ گذرا تھا کہ خود خارجی ہو گیا۔

عشر شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

ممکنہ صورت | یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضیہ
 جس سے شادی کی جائے بعض اگلے روافضی
 کی طرح بد مذہب ہو دائرہ اسلام سے خارج نہ ہو۔ آج کل کے روافضی
 تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں۔ ان کے مرد یا عورت
 کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں۔

یہی وہابی قادیانی، یوہندی، میجرسی، چکرالوی جملہ
 مرتدین ہیں۔ کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح
 ہوگا۔ مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد محض باطل۔ زنا رخالص ہوگا اور
 اولاد ولد الزنا سے

میلاد میں ہنود کا تعاون

ذیل میں ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ہنود میلااد شریف کے چندے میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوں یا خود اہل ہنود انفراداً میلاد شریف میں تو جائز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

ہندو سے مسلمان امرین میں مدونہ لے۔ اور اگر وہ خود نیکت چاہیں تو بطور چندہ شریک نہ کیا جائے۔ کہ اس کے مال سے قربت قائم نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر وہ کسی مسلمان کو تمذیک کر دے۔ یہ مسلمان چندے میں دے دے۔ مضائقہ نہیں۔ جبکہ اس طور پر لینے میں ہنود کے لئے وجہ استعلا نہ ہو۔ وہ یہ سمجھے کہ مسلمانوں نے مجھے استمداد کی۔ میری مدد کے محتاج ہوئے۔ بلکہ احسان ملنے کہ میرا مال قبول کر لیا۔ ہندو اپنے مال سے کوئی کار خیر کرے مقبول نہیں یہ لے

قبر پر اذان

اس سوال پر کہ قبر پر اذان جائز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا:-

قبر پر اذان کہنے میں میت کا دل بہلنا اور اس پر رحمت الہی کا اثرنا اور سوال و جواب کے وقت شیطان کا دور ہونا اور اس کے حوالہ اور بہت فائدے ہیں۔

اسی سوال کے تحت دوسرے موقع پر اعلیٰ حضرت نے یوں فرمایا :-

» قبر پر دفن میت کے بعد جو اذان کہی جاتی ہے، دفع شیطان

کے لئے۔ حدیث میں ہے کہ اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶

میل بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہے کہ روحانک بھاگ

جاتا ہے۔ اور روحانہ طیبہ سے ۳۶ میل ہے۔ اور وہ وقت

ہوتا ہے دخل شیطان کا۔ جس وقت منکر نکیر سوال کرتے ہیں۔ من بیک

تیرا رب کون ہے۔ یہ لعین دوسرے اشارہ کرتا ہے اپنی طرف

کہ مجھ کو کہدے۔ جب اذان ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے و سو سہ نہیں ہوتا

پھر سوال کرتے ہیں ما دینک تیرا دین کیا ہے۔ اس کے بعد

سوال کرتے ہیں "ما نقول فی ہذا الرجل" ان کے بارے میں کیا

کہتا ہے۔ اب نہ معلوم کہ سرکار خود تشریف لاتے ہیں۔ یا روضہ

مقدسہ سے پر وہ اٹھا دیا جاتا ہے۔ شریعت نے کچھ تفصیل نہ بتائی

اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اس لئے ہذا البنی نہ کہیں گے ہذا الرجل

کہیں گے !

احکامات

غیر مشروع داری — ترک سنت — اصلاح باطن کا دعویٰ
 بھنویں اور عورت کو سر کے بال منڈوانا — سر کے بالوں
 کے احکام — بالغ نو مسلم کے ختنہ کا حکم — بدھ کے دن ناخن
 کتروانا — گراموفون اور قرآن عظیم — قبر کا اونچا بنانا
 — قبر کھولنا —

غیر مشروع دار طہمی کا حکم

غیر مشروع یعنی شرع کی حد مقرر سے کم دار طہمی پر اسلام کا کیا حکم ہے۔ اعلیٰ حضرت
کی تحریر پر تنویر میں ملاحظہ فرمائیں۔

دار طہمی حد مقرر شرع سے کم نہ کرانا واجب اور حضور
سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی سنت دائمی اور اہل اسلام کے شعار سے ہے۔ اور
اس کا خلاف ممنوع و حرام اور کفار کا شعار۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عشر من الفطرة قص الشارب یعنی دس چیزیں سنت قدیم انبیاء عظام
واعفاء اللحية (المحدث) علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیں انہیں سے
موتھیں کم کرانا اور دار طہمی حد شرع تک چھوڑ دینا (رواہ مسلم)
حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسری جگہ ارشاد فرماتے
ہیں:-

خالقوا المشکین اوفوا للمی مشرکین کی مخالفت کرو اور اڑھیاں
واعفوا الشوارب پوزی اور موتھیں کم کرو۔
اور بعض احادیث میں وارد ہے موتھیں کم کرنا اور اڑھیاں
چھوڑ دو اور خوبس کی سی شکل نہ بناؤ اور اسے

سنت کو چھوڑ کر رسم کفار اختیار کرنا

اسی سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں :-

”سنتِ سنّیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترک اور مشرکین و مجوس کی رسم اختیار کرنا مسلمانِ کامل کا کام نہیں۔ علاوہ بریں اس میں تغیرِ خلقتِ خدا بطریقِ ممنوع ہے۔ اسی طرح دارِ طہی غیر جہاد میں چڑھانا ناجائز و ممنوع۔ ایسے شخصوں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: لوگوں کو خبر ہے دو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزاری میں (رواہ الترمذی) پس ظاہر ہو گیا کہ دارِ طہی کتر وانا منڈانا چڑھنے سے سخت تر ہے۔ کہ اس میں فقط تغیرِ صفتِ سنت ہے اور ان میں تغیرِ اعدامِ اصل۔ معٰذ اللہ اگر توبہ نصیب ہو تو یہ سریع الزوال، اور ان کا ازالہ نہ ہو گا مگر بعد ایک زمانے کے۔ (یعنی چڑھنے والا اگر توبہ کرے گا تو فوراً دارِ طہی نیچے گرائے گا۔ لیکن اگر منڈانے یا کتروائے والا توبہ کرے گا۔ تو حدِ شرع تک دارِ طہی آئے وقت تک گنہگار ہی رہے گا)

جب چڑھنے کی نسبت ایسی وعید شدید وارد اور حضور اس کے مرتکب سے اپنی بیزاری ظاہر فرمائیں تو کترنے اور منڈانے سے کس قدر ناراضی و بیزاری ہونگے اور العیاذ باللہ اس حبیبِ مرتجی و رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضی پر دنیا و آخرت میں جو ثمرات بد مرتب ہیں۔ دلِ مومن ان سے خوب واقف ہے! لے

اصلاح باطن کا دعویٰ غلط

ایک تو مسلمان وارٹھی کتروا اور مندوا کر خلاف سنت کرتے اس پر طرہ یہ کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی بجائے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وارٹھی نہیں ہے تو کیا ہوا باطن کی اصلاح ہونی چاہتی ہے۔ ہم باطن کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-

اس میں شک نہیں کہ اصلاح باطن آرائش ظاہر سے اہم تر

۔ مگر اس کے ساتھ اسناد ظاہر وار تکاپ محرمات و ممنوعات کی کس

نے اجازت دی۔ تعمیل حکم شرع و اتباع سنت شارع کو وارٹھی

بڑھلنے اور نیچی رکھنے میں پائی جاتی ہے۔ آرائشگی باطن میں کچھ

خلل انداز ہے۔ بلکہ وہ اپنے اس دعویٰ ہی میں جھوٹا ہے۔ کہ باطن میرا

آراستہ ہے اگرچہ خلاف شرع ہو۔ کہ اگر فی الواقع باطن اس کا زیور

صلاح سے مزین اور حکم خدا اور سول منقاد ہوتا تو اتباع سنت

چھوڑ کر شمار کفر و شرک و بدعت کی پیروی پسند نہ کرتا۔ اور حکم

شرع سن کر سر جھکاتا اپنے فعل شنیع پر مصرتہ ہوتا اور ایسے یہودہ

عذروں کو پس نہ بناتا۔ استغفر اللہ ایسے اعذار بارودہ موجب

تحلیل محرمات نہیں ہو سکتے نہ ان سے وبال میں کچھ کمی ہو بلکہ موجب

زیادت نکال ہیں۔ کہ جب ارتکاب ممنوع کے ساتھ ندامت و

اعتراف بجرم لاحق ہو تو وہ باعث تخفیف عذاب اور عزم مع التوب

موجب محو گناہ ہو جاتی ہے۔ اور جب حکم شرع کے سلسلے گردن

نہ جھکائیں بلکہ باصرار پیش آئیں اور ایسے جھٹے بہانوں کا دامن پکڑیں

تو ندامت اس کی ایک سے ہزار ہو جاتی ہے اور اگر وارٹھی چھوڑنے

یا نیچی رکھنے کی تحقیر اور ان لوگوں سے کہ ایسا کرتے ہیں استہزار اور

انہیں تشبیہات و تمثیلات قبیہ سے یاد کرے گا تو قطعاً کافر ہے۔ کہ یہ سنن متواترہ سے ہے۔ اور اس کی سنیت قطعی الثبوت۔ ایسی سنت کی توہین و تحقیر اور ان کے اتباع پر استہزاء پر بالاجماع کفر۔ عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اس کے بعد جو بچے ہونگے اولاد حرام ہوں گے۔ اہل اسلام کو اس سے معاملہ کفر برتن لازم۔ بعد مرگ اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں اور مقابر مسلمین میں دفن نہ کریں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس جنازہ ناپاک کی تدفین کریں کہ اس نے ایسے عزت والے پیغمبر افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو ذلیل سمجھا لیا۔ اللہ تعالیٰ سے

بھنبویں اور عورت کو سر کے بال منڈانا حرام

مرد اور عورت دونوں کو اپنی بھنبویں اور عورت کو اپنے سر کے بال منڈانا حرام ہے۔ اس سلسلے میں احادیث کی روشنی میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:-
 ”طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من مثل بالشعر فلیس لہ
 عند اللہ خلاق
 جو بالوں کے ساتھ منڈ کرے۔
 اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

والعیاذ باللہ رب العالمین

لہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۳

یہ حدیث خاص مسئلہ مثلاً موہیں ہے۔ بالوں کا مثلاً یہی جو کہات
 ائمہ سے مذکور ہوا۔ کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد وارٹھی یا مرد
 خواہ عورت بھنویں۔

اور تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الله مَلَكَتْ لَهُمْ تَبِيحَهُمْ
 سُبْحَنُ مِنَ زَيْنِ الرِّجَالِ بِاللَّحْيِ
 وَالنِّسَاءِ بِالْقَوْنِ وَالذَّوَابِ
 بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی
 تسبیح یہ ہے۔ پاکی ہے اسے جس نے مردوں
 کو زینت دی وارٹھیوں سے اور عورتوں کو گھیروں

سے ہے

سر کے بالوں کے احکام

سر کے بالوں سے متعلق احکام بہ تفصیل اعلیٰ حضرت بیان فرماتے ہیں:-
 تا لو کے بال منڈانا جس طرح یہاں بعض لوگوں کی عادت
 ہے۔ بشرطیکہ پیشانی کے بال باقی رکھے جائیں۔ جسے پان بنوانا کہتے
 ہیں۔ جاڑ ہے مگر اولیٰ نہیں۔ ہاں متفرق جگہوں سے ٹکڑے ٹکڑے منڈوانا
 جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں۔ بیچ سر منڈوا دیا اس پاس کے بال چھوڑ
 دیئے اور کنپٹیوں پر برہیاں رکھیں اس پاس منڈوا دیئے اور گدی پر
 ایک قطعہ بالوں کا چھوڑا دہنے بائیں حلق کہتے۔ اسے عربی میں قزع کہتے
 ہیں۔ اور وہ ممنوع ہے۔ بالوں کی نسبت شرع مطہر میں صرف دو طریقے

تے ہیں۔ ایک یہ کہ سارے سر پر رکھیں اور ہانگ نکالیں یہ خاص
 سنت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حج و حجت
 یعنی پچھنوں کی ضرورت کے سوا حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے حلق شترت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 دس سال مدینہ میں قیام فرمایا۔ اس مدت میں صرف تین بار یعنی
 سالِ حدیبیہ و عمرۃ القضاء و حجۃ الوداع میں حلق فرمایا۔ دوسرے
 یہ کہ سارا سر منڈائیں۔ یہ حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی
 عادت تھی۔ وہ جناب بخوف جنابت کہ مبادا انہاٹے میں کوئی بال
 پانی بہنے سے رہ نہ جائے۔ حلق فرمایا کرتے۔ ان کے سوا جتنے
 طریقے ہیں سب خلاف سنت اور نئی نئی تراشیں۔ مثلاً ایک ایک
 انگل کے بال رکھنا جب اس سے بڑھیں کتر وادینا یا آگے سے بڑے
 پیچھے سے کترے ہوتے۔ یا وسط سر تالو سے پیشانی تک کھلوا دینا
 یا گدی کے بال منڈانا۔ یا پیشانی سے گدی تک سترک نکالنا یا منڈے
 سر خواہ بالوں کی حالت میں یعنی چوڑی قلمیں بڑھا کر رخساروں پر جھکانا
 یا دارھی میں ملا دینا یہ باتیں مخالف سنت و خلاف وضع صلحائے مسلمین
 ہونے کے علاوہ ان میں اکثر اقوام کفار کی ایجاد ہیں۔ جن کی مشابہت
 سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے! لے

بالغ نو مسلم کے ختنہ کا حکم

بالغ ہو جانے کے بعد کوئی شخص اسلام قبول کرے تو قبول اسلام کے

بعد اس کے غتہ کی صورت اور اس کا طریقہ اعلیٰ حضرت بیان فرماتے ہیں:
 ، اگر غتہ کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور کیا جائے۔ حدیث میں
 ہے۔ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم میں حاضر ہو کر مشرت باسلام ہوئے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔

الوقعت شعرا الكفر ثم اختتن زمانہ کفر کے بال آتا پھر اپنا غتہ کر۔
 ہاں اگر خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کر لے۔ یا کوئی عورت
 جو اس کام کو کر سکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کرادیا جائے وہ غتہ
 کر دے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی گنیز شرعی
 واقعہ ہو تو وہ خریدی جائے اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو
 حجام غتہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا و کھانا منع نہیں ہے

بدھ کے دن ناخن کتروانا

بدھ کے دن اپنے ناخن کاٹنا چاہئے یا نہیں۔ حدیث پاک اور ایک حقیقت
 برووش واقعہ سے اس کے احکام ملاحظہ کریں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔
 بدھ کے دن ناخن کتروانا نہ چاہیے۔ حدیث میں اس
 سے نہیں آئی۔ کہ معاذ اللہ مورث برص ہوتا ہے۔ بعض علماء
 رحمہم اللہ تعالیٰ نے بدھ کو ناخن کتروائے۔ کسی نے بر بنا حدیث
 منع کیا۔ فرمایا صحیح نہ ہوگی۔ نوزا برص ہو گئے۔ شب کو زیارت جمال

لے فتاویٰ رضویہ جلد دہم مشہورہ ۱۱

بے مثال حضور پر نور محبوب ذمی الجلال علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 مشرف ہوئے۔ شانی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے مال
 کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا
 تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نبی فرمائی ہے۔ عرض کی کہ حدیث
 میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی۔ ارشاد ہوا۔ تمہیں اتنا کافی تھا کہ یہ
 حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر حضور
 میری الامہ والابرص محی المونی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست
 اقدس کہ پناہ دو جہاں دوستگیری بیکساں ہے ان کے بدن پر لگایا
 اور اسی وقت سے توبہ کی۔ کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت
 نہ کروں گا! لے

گراموفون اور قرآن عظیم

گراموفون پر قرآن عظیم پڑھنا اور سننا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اس پر آیت سجدہ
 سنی تو سجدہ واجب ہو گیا نہیں۔ اعلیٰ حضرت اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:-
 بعض باتوں میں اصل کا حکم ہے بعض میں نہیں۔
 گراموفون میں اگر قرآن عظیم ہو اس کا سننا فرض نہیں بلکہ ناجائز
 اور اگر اس سے آیت سجدہ سنی تو سجدہ واجب نہیں۔ حالانکہ یوں
 استماع قرآن ہیں اور آیت سجدہ پر سجدہ واجب۔ پھر قرآن عظیم
 کا سننا تو حد ہے کہ عبادت ہے۔ اور گراموفون سے سننا لہو۔

کہ وہ موضوع ہی اس لئے ہے۔ اگرچہ کوئی نیت لہونہ کرے مگر
 اصل وضع کی تبدیل کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر جو مصالحہ اس میں بھرا
 ہوتا ہے۔ اس میں اکثر اسپرٹ کا میل ہوتا ہے اور اسپرٹ شراب
 ہے اور شراب نجس۔ تو اس میں قرآن عظیم کا بھرنانا ہی حرام ہوا۔

قبر کا اونچا بنانا

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟ اس

پر آپ نے فرمایا :-

» قبر کا اونچا بنانا، خلاف سنت ہے۔ میرے والد ماجد

میری والدہ ماجدہ اور میرے سہانی کی قبریں دیکھے ایک بالشت

سے اونچی نہ ہونگی۔ ۱۷

قبر کھولنا جائز نہیں

اعلیٰ حضرت ایک سوال کے جواب میں یوں موٹی بکھیرتے نظر آ رہے ہیں۔

اور ساتھ ہی مولف ملفوظات حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ حاشیہ میں مزید کیا

فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں :-

» ایک قبر پڑاٹ لگانے میں حرج نہیں ہاں کھولی نہ جائے میت کو دفن

کر کے جب مٹی دے دی گئی تو وہ امانت ہو جاتا ہے

اللہ کی۔ اس کا کشف جائز نہیں۔ دو حال سے خالی نہیں

۱۔ ملفوظ کامل ۲۰۰۰ مطبوعہ کانپور ۲۔ ملفوظ کامل ۲۹۵ مطبوعہ کانپور۔ ۱۷

مغذّب و غذاب والا ہے۔ یا منعم علیہ (اس پر رحمتیں برس رہی ہوں)۔
 اگر مغذّب ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اسے جس سے اسے رنج نہیے گا
 اور کچھ نہیں سکتا۔ اور اگر منعم علیہ ہے تو اس میں ناگواری عیناً ہے
 علامہ طائش کبریٰ زادہ رحمۃ اللہ علیہ
آنکھیں بہہ گئیں | نے یہ حدیث دیکھی کہ علمائے دینا کے بدن
 کو مٹی نہیں کھاتی: بدن ان کا سلامت رہتا ہے شیطان نے
 ان کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ ہمارے استاد بہت بڑے عالم
 ہیں۔ ان کی قبر کھود کر دیکھوں کہ ان کا بدن کس حال پر ہے۔
 اس وسوسہ نے ان پر ایسا غلبہ کیا کہ ایک شب میں جا کر قبر کھولی

وہ فقر کہتا ہے کہ اگر صورت معاذ اللہ صورت اُولیٰ ہے تو ناگواری اور زیادہ ہونی چاہیے۔ اور
 بے وجہ ناحق ایذائے مسلم حرام۔ خصوصاً ایذائے میت۔ نیز حدیث کے ارشاد سے ثابت ہے
 کہ مردے کو قبر سے بھکیے لگانے سے بھی اذیت ہوتی ہے۔ تو معاذ اللہ محض اپنی خواہش کے لئے۔ نہ
 ضرورت و حاجت کے لئے اس پر کدال چلانا اور قبر کو کھود ڈالنا کس قدر سخت ایذا کا باعث ہوگا۔
 آہ مسلمانوں کے قبرستانوں کی آج جو ردی حالت ہے اس پر جس قدر روایا جائے کم ہے۔ قبر پر لوگ
 بیٹھ بیٹھ کر حقے پیئے، خرافات کرتے، انجوباتیں بناتے، گایاں بکتے، حقے اڑاتے ہیں۔ غیر قوموں ہی کے
 لوگوں پر بس نہیں خود مسلمان بھی یہ ناشائستہ بہودہ حرکتیں کرتے ہیں۔ بچے قبور پر کھیلتے، کودتے پھرتے ہیں
 بلکہ گدھے ان پر لوٹے لید کرتے ہیں بکریاں بیٹھی مینگنیاں کرتی ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
 مسلمانو! خدا کے لئے آنکھیں کھولو۔ ایک دن تمہیں بھی جانا ہے۔ ان مردوں کی خاطر کچھ انتظام
 نہیں کرتے۔ اپنے ہی لئے کرو۔ ۱۲

مؤلف غفرلہ (مؤلف الملقونہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ)

دیکھا کفن بھی میلانہ تھا۔ جب رکھیے قبر سے آواز آئی۔ دیکھ چکا۔ اللہ تعالیٰ
انہما کروے۔ اسی وقت دونوں آنکھیں بہہ گئیں۔

دو لوں زمین میں چلے گئے | امام جلال الدین سیوطی
رحمۃ اللہ علیہ نے

شرح الصدور میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا انتقال ہوا۔ دفن کر دی
گئی اس کے شوہر کو بہت محبت تھی۔ محبت نے مجبور کیا کہ اس کی قبر
کھول کر دیکھے۔ کیا حال ہے۔ ایک عالم صاحب سے یہ ارادہ ظاہر کیا
انہوں نے منع کیا۔ نہ مانا۔ اور ان کو قبرستان تک ساتھ لے گئے۔

عالم صاحب نے ہر چند منع کیا۔ لیکن اس نے قبر کھولی۔ عالم صاحب
قبر کے کنارے بیٹھے رہے وہ نیچے اترے۔ دیکھا کہ اس عورت کے
دونوں پاؤں پیچھے سے لے جا کر اس کی چوٹی سے باندھ دیئے گئے
ہیں۔ اس نے چاہا کہ کھول دوں۔ ہر چند طاقت کی مگر نہ کھول سکا
اللہ کی لگائی ہوئی گرہ کون کھول سکے۔ ان عالم صاحب نے منع فرمایا
نہ مانا۔ دوبارہ پھر زور کیا۔ عالم صاحب نے پھر منع فرمایا کہ دیکھ
اسی میں خیریت ہے۔ اسے ایسے ہی رہنے دے۔ اس نے کہا
ایک بار تو اور زور کر لوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زور کر
ہی رہا تھا کہ بالآخر زمین دھنسی اور وہ مرد و عورت دونوں
زمین میں چلے گئے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۱

ماکولات مشروبات

پر شاد کھانا — ہولی دیوالی کی مٹھائی — دیوالی کے
 کھلونے — تعزیہ پر چڑھائی ہوئی مٹھائی — ضیافتِ ارباب
 — سود خوار کا حشر — شراب کی تجارت —
 انگریزی دوا کا حکم — شراب کیوں حرام ہے —
 — آبِ زمزم کی خصوصیات — کون سا پانی کھرا
 ہو کر پیئے — کھانا کھاتے وقت بولنا —

پریشا دکھانا

ہنود جو اپنے مہبودانِ باطل کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام و شیرینی وغیرہ چڑھاتے اور اسے بھوک پریشا و نام رکھتے ہیں۔ اس کا کھانا شرعاً حلال ہے یا نہیں؟ جواب ملاحظہ فرمائیے۔

حلال ہے۔ مگر مسلمان کو احترام چاہئے۔ خصوصاً اگر کفار اس پریشا کو بطور تصدق بانٹ رہے ہوں جب تو ہرگز پاس نہ جائے۔ مگر بضرورت شدیدہ کہ صدقہ کے طور پر لینے میں معاذ اللہ مسلمان کی ذلت اور گویا کافر کے ہاتھ کا اس کے ہاتھ پر بالا کرنا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔

ہولی دیوالی کی مٹھائی

کافر ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیے!

اس روز نہ لے۔ ہاں اگر دوسرے روز لے تو لے
یہ نہ سمجھے کہ ان خبثت کے تیوہار کی مٹھائی ہے۔ بلکہ مالِ موزیٰ نفیہ
غازی سمجھے۔ ۱۱

دیوالی کے کھلونے کھانا

کافر کے تیوہار دیوالی میں حلال و حرام جانوروں اور مساجد و مقابر کی شبیہ شکر سے بناتے ہیں۔ اور اسے مسلمان بھی پختے اور کھاتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا ناجائز ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔!

جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ المصورون
بیشک سب سے زیادہ سخت عذاب روز قیامت ان پر ہوگا جو جاندار کی تصویر بنا لیں

اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں۔ یہاں تک کہ علمائے فرماتے ہیں۔ جو تصویر دار کپڑا بنائے بیچے اس کی گواہی مردود ہے۔ اور حرام جانور کی تصویر میں ایک شیخ و بدتبت کھانے والے کی طرف ہوگی۔ کہ اہل عرف تصویر کو اصلی ہی کے نام سے یاد کرتے ہیں مثلاً تصویر کا کتا کسی نے کھایا۔ تو اسے بھی کہا جائے گا کہ فلاں شخص نے کتا کھایا۔ آدمی کو جیسے برے کام سے بچنا ضروری ہے یوں ہی برے نام سے بھی بچنا چاہیے۔ غیر جاندار کی تصویر بنانی اگرچہ جائز ہے مگر وہی معظّم چیز مثل مسجد ہاٹ وغیرہ کی تصویروں میں انہیں توڑنا اور کھانا خلاف ادب ہوگا اور وہی بری نسبت بھی لازم آئے گی۔ کہ فلاں شخص نے مسجد توڑی۔ مسجد کو کھالیا۔ اور ان سب باتوں سے خالی ہو تو کفار کے تیوہار اور ان کی یہودہ رسم میں ایک طرح کی شرکت ہے جس سے شرعاً اجتناب کا حکم۔ بلکہ اگر معاذ اللہ یہ چیزیں خریدنا کھانا خاص بہ نیت دیوالی

ماننے کے ہو۔ تو مکم نہایت سخت ہے۔ اور نرے کھانے پینے کی نیت سے ہو۔ جب بھی ان ایام میں احتراز چاہیے۔ ہاں دیوالی سے پہلے یا ختم کے بعد ایسی چیزوں کی تصویر جو نہ جاندار ہوں نہ ان کے توڑنے یا کھانے سے کوئی مکر و نسبت لازم آئے۔ بنائیں، بچیں، خریدیں، کھائیں تو کچھ حرج نہیں ہے۔

تغزیہ پر چڑھائی ہونی مٹھائی

محرم کے تغزیہ پر مسلمان جو مٹھائی وغیرہ چڑھاتے ہیں اس کا کھانا کیسا ہے؟ اعلیٰ حضرت

کی زبان مبارک سے سماعت فرمائیے!

تغزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی

مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھاتی اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلاتی ہے۔ لہذا نہ کھائی

جائے۔

ضیافت احباب

دوستوں کی مہمان نوازی اور خاطر تواضع باعث نزول رحمت اور دفع بلا و مصیبت

ہے۔ ذیل کے اقتباس میں اعلیٰ حضرت اس کی وضاحت فرماتے ہیں،

شیرینی یا کھانا فقرار کو کھلائیں تو صدقہ ہے۔ اور اقارب

کو تو صلہ رحم اور احباب کو تو ضیافت۔ اور یہ تینوں باتیں موجب نزول رحمت

وَفِعَ بِلَا وَمَصِيبَتِ هِيَ - ابوالشیخ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں -

الضیف یأتی برزقہ ویرتحل سہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے
بذنوب القوم یحص عنہم والے کا گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ
ذویہم شادیتا ہے ۔

نیز امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے
راوی کہ وہ فرماتے ہیں :-

لان اجمع لفر من اخوانی علی صاع یشک یہ بات کہ میں اپنے بھائی سے ایک
ارصاعین من طعام احب الی گروہ کو جمع کر کے دو ایک صلح کھانا
من ان ادخل سوقکم فاشتری کھاناؤں بھجاس سے زیادہ پسند ہے کہ
رقبۃ فاعتقھا - تہلکے بازار میں بچاؤں اور ایک عظام فرو
کر آزاد کر دوں گا

سود خوار کا حشر

مسلمانوں کا آپس میں سود لینا دینا دو لوٹوں حرام ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے
سوال کیا گیا کہ ”سود خوار کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا؟“ اس کے جواب میں آپ نے
فرمایا:

ان کے پیٹ ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مکان اور
شیشے کی طرح چمکیں گے۔ کہ لوگوں کو ان کی حالت نظر آئے۔
ان میں ساڑھے پچھو بھرے ہوں گے۔ اللہ پناہ میں رکھے۔ حدیث

صحیح میں ہے۔

لعن رسول اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ سو دکھانے والے
 اکل الربوا و موکلہ اور اس کا کاغذ کھینچنے والے اور اس
 وکاتبہ و شاہدہ پر گواہیاں کرنے والوں پر اور فرمایا
 و قال ہم سواہ۔ وہ سب برابر ہیں۔

سب ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں دوسری حدیث صحیح میں ہے۔
 الربوا ثلاثہ و سبعون سو تہتر گناہ کے برابر ہے جن میں
 حوذا الیرمن ان یتم سب سے ہلکا یہ کہ آدمی اپنی ماں
 الرحیل علی اثمہ سے زنا کرے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے روپیہ بڑھتا ہے مگر یہ خیال باطل ہے اس
 میں اللہ عز و جل برکت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یحق اللہ الربوا و یربی الصدقات اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا
 ہے زکوٰۃ کو

جسے اللہ مٹائے وہ کیونکر بڑھ سکتا ہے۔ حدیث میں ہے جس نے
 و اننتہ ایک درم سو کھلایا گویا اس نے ۳۶ بار اپنی ماں سے زنا کیا
 درم تقریباً ساڑھے چار آنے کا ہوتا ہے تو فی دھیلا ایک بار ماں
 سے زنا ہوا ایلے

شراب کی تجارت

شراب جو انتہائی نجس چیز ہے غلیظ اور ناپاک ہے آج بہت سے مسلمان کہلانے

لہ المفروضہ دوم ۱۳۹-۱۴۰ مطبوعہ رتنوی کتب خانہ بریلی شریف ۱۲

والے اس نخس و ناپاک چیز کی خرید و فروخت اور اس کا استعمال بلا کسی بھجک کے کر رہے ہیں شراب بیچنے والے کا پیہ کیا ہے اس کے بارے کوئی مسلمان کوئی چیز بیچ سکتا ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت کا جواب ملاحظہ کیجئے اور اندازہ لگائیے کہ بیچنے والے کے لئے یہ حکم ہے تو بیچنے والے کے لئے کتنا سخت حکم ہوگا۔

اگر شراب بیچنے والا مسلمان ہے اور اس کے پاس سوائے شراب کی آمدنی کے اور کچھ نہیں تو اس سے کوئی چیز بیچنا حرام ہے اور اگر کافر ہے یا اس کے پاس سوائے اس کے اور بھی آمدنی ہے تو جائز ہے۔ کفار کے لئے شراب اور خنزیر لیسے میں جیسے ہمارے لئے سرکہ اور بھجری۔ کالحند والمشاۃ لنا۔

انگریزی دوا کا حکم

انگریزی دواؤں کا استعمال اس وقت عام ہے کوئی اس کی احتیاط نہیں کرتا اس کا حکم اعلیٰ حضرت کی زبان سے سماعت فرمائیے۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ "انگریزی دوائیاں جائز ہیں یا نہیں؟" آپ نے ارشاد فرمایا۔

"ان کے یہاں کی جس قدر رقیق دوائیاں ہیں سب میں عموماً شراب ہوتی ہے۔ سب نخس و حرام ہے۔"

شراب کیوں حرام ہے

حدیث پاک کے مطابق ہر وہ چیز جو نشہ لائے ہوش و حواس سے بیگانہ کر دے

۱۔ المفروضہ سوم ص ۲۲ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بریلی شریعت ۲۰۰۳ ایضاً ص ۱۳

اور عقل و خرد میں فتور ڈال دے حرام ہے۔ لیکن شراب کے لئے نشہ کی شرط نہیں بلکہ اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اسی قسم کی گفتگو کے دوران اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔
 وہ (شراب) تو بیہینہ حرام ہے مثل پیشاب کے نجس ہے
 اپنی نجاست کے سبب حرام ہے نہ اسکار (نشہ لانے) کے سبب
 اگر ایک قطرہ کموئیں میں پڑ جائے تو سارا کمواں نجس ہو جائیگا۔

آب زمزم کی خصوصیات

آب زمزم اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے ایک عظیم عطیہ ہے وہ حلاج کرام
 بڑے خوش نصیب ہیں جو مکہ معظمہ جا کر دیگر فیوض و برکات کے علاوہ آب زمزم سے خوب خوب
 سیراب ہوئے اور ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے ایک مجلس میں آب زمزم کی خصوصیات اور اس
 کے فوائد بیاں کئے جو ان کے تجربے اور شاہدے میں آچکے تھے۔ اسی سلسلہ گفتگو میں فرمایا۔

زمزم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بہتا
 رہتا ہے۔ کسی وقت کچھ کھا رہا ہے کسی وقت نہایت شیریں اور رات
 کے دو بجے اگر پیاجائے تو تازہ دودھا ہوا گائے کا خالص دودھ
 معلوم ہوتا ہے۔ دپھر فرمایا، زمزم شریف جس کے پاس کافی
 مقدار سے ہو اسے نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی، حدیث شریف
 میں فرمایا زمزم کھانے کی جگہ کھانا ہے اور دوا کی جگہ دوا۔ ابوذر
 غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ضعف اسلام تھا صحابہ چالیس تک
 نہ پہنچے تھے۔ اس زمانے میں مکہ معظمہ آئے وہاں نہ کسی سے شناسائی
 نہ کسی سے ملاقات۔ ایک مہینہ کامل وہی زمزم شریف پیا حالت

یہ ہوتی کہ پیٹ کی بلٹیں الٹ پڑیں (اس قدر توانائی آگئی) (پھر فرمایا،
یہ جانچ ہے منافق اور مومن کی، منافق کبھی پیٹ بھر کر نہیں پی سکتا
اور میں تو سجدہ اللہ تعالیٰ اس قدر دودھ نہیں پی سکتا ہوں جس قدر زہم
شریف پی لیتا تھا۔ ایک باویہ جس میں دوسیر پانی آتا تھا۔ کبھی نصف اور
کبھی نصف سے زیادہ پی لیتا تھا۔ باقی جو پچاس منہ اور سر پر ڈال لیتا

کون سا پانی کھڑا ہو کر پیے

عام طور پر پانی کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے اور صحت کے لئے مفید بھی۔ صرف دو
متبرک اور مقدس پانی کے لئے کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا
ارشاد ہے کہ

”زمزم اور وضو کا پانی شرع میں کھڑے ہو کر پینے کا حکم
ہے۔ اور لوگوں نے دو اور اپنی طرف سے لگائے ہیں ایک سبیل
کا اور دوسرا جھوٹا پانی اور دونوں جھوٹے۔ سبیل کا تو یوں لگایا
کہ اکثر کھڑا ہوتی ہے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی“

کھانا کھاتے وقت بولنا

کھانا کھاتے وقت خاموش رہنا چاہیے۔ یا بولتے رہنا چاہیے۔ اگر باتیں کرنی
چاہئیں تو کس طرح کی؟ ان سوالوں کا جواب اعلیٰ حضرت عطا فرماتے ہیں:
”کھانا کھاتے وقت نہ بولنے کا التزام کر لینا جو

لہ المفقود چہارم ص ۶۷ مطبوعہ روضہ کتب خانہ بریلی شریف ۷۲ ایضاً ص ۸۲

کی نادت ہے اور یہ مکروہ ہے اور لغوی باتیں ہر وقت مکروہ
اور ذکر تیر کرنا یہ جائز ہے " لے

سے لفظوں سے چہارم و نہ ہونہ و سنوی کتب خانہ بریلی شریف



منوعات

نامحرموں کی طرف دیکھنا۔۔۔ نامحرم کی نظر سے بچنا۔۔۔
 شریف زادہوں کا آوارہ عورتوں کے سامنے آنا۔۔۔ صالحہ کو
 فاحشہ سے بچنا چاہیے۔۔۔ پردہ کا حکم۔۔۔ حصولِ بیت
 اور علمِ دین کے لئے شوہر کی اجازت درکار نہیں۔۔۔ غیر محرم
 سے خدمت لینا۔۔۔

نامحرموں کی طرف دیکھنا

ایک سوال پر کہ "جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے، ویسے ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟" اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں :-

دو نوعوں صورتوں کا ایک حکم ہے، کچھ فرق

نہیں ہے۔

نامحرم کی نظر سے بچنا

ایک سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت نے مندرجہ ذیل حدیث بیان فرمائی :-
 " حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا، عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے، عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے، حضور نے گلے لگایا، ۲۷

شریف زادوں کا آوارہ عورتوں کے سامنے آنا

شادی بیاہ میں بازاری فاجرہ فاحشہ عورتوں کو بلا کر ان سے گانے اور گیت اور سمدھیانے لے جا کر محش گائیاں دلائی جاتی ہیں، اور طرح طرح کے کھیل کھیلے جاتے ہیں، اس بدعت کی مخالفت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں :-

سے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۲۷ سے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۲۸۔ ۲۹

بلکہ شریف زادوں کا ان آوارہ بد وضعوں کے سامنے
 آنا ہی سخت بیہودہ و بیجا ہے۔ صحبتِ بدزہر قاتل ہے۔ اور عورتیں
 نازک شیشیاں جن کے ٹوٹنے کو ادنیٰ ٹھیس بہت ہوتی ہے۔ لہ

صالحہ کو فاحشہ سے بچنا چاہیے

نیک و صالحہ عورت کو فاحشہ عورت کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہیے اس
 سے بچنا چاہیے۔ خواہ وہ حقیقی بہن کیوں نہ ہو۔ اس قسم کے ایک سوالِ بدراعلیٰ حضرت نے
 فرمایا:-

ارشاد الہی عزوجل

واما یسینک الشیطن فلا تقعد
 بعد الذکر مع القوم الظالمین

اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظانوں
 کے پاس مت بیٹھو۔
 ہر صورت کو عام ہے اور مصلحت بھی عام بلکہ ایسی قرابت
 قریب میں برا اثر پڑنے کا زیادہ احتمال کہ اجنبیہ سے نہ اتنا میل ہوتا
 ہے نہ اس کی طرف اتنا میل۔ ہاں یہ حکم احتیاطی ہے۔ اگر نا دریا
 کبھی کچھ دیر کو اسے مل لینے دے تو کبیرہ نہیں۔ مگر احتیاط ضروری
 ہے۔ جب دیکھے کہ اب کچھ بھی برا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے۔ فوراً
 انقطاع کلی کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے۔ اور انصاف
 یہ ہے کہ برا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر
 احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار ہے۔ لہذا امان و
 سلامت جدار ہننے ہی میں ہے۔

لہ نقادوی رضویہ جلد دہم ص ۱۲

مولانا قدس سرہ الغزیز مشنوی شریف میں فرماتے ہیں

تا تو انی دور شوازیار بد
یار بد تر بود از مار بد
یار بد تنہا ہمیں بر جاں زند
یار بد بر جان و بر ایماں زند

پردہ کا حکم پر وغیرہ سب سے یکساں ہے

ایک سائل کے سوال پر کہ "اگر کوئی عورت جوان یا بڑھیا کسی عالم شریعت واقف طریقت جامع شرائط سے بیعت کرے اور اپنے پیر سے فیوض یوں۔ حجاب شرعی تو ہو یعنی کل بدن چھپا ہوا بلا چہرے کے۔ مگر حجاب عرفی نہ ہو تو یہ بیعت کرنا اور اس نفاق سے فیض لینا جائز ہے یا نہیں" اعلیٰ حضرت نے جواب دیا :-

"پردہ کے باب میں پیر وغیرہ پیرا جنسی کا حکم یکساں ہے۔ جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے۔ اور بڑھیا کے لئے جس سے احتمالِ فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔ مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں بھی سامنے آنا اس کے اولیاء کے لئے باعثِ ننگ و عار یا خود اس کے واسطے وجہ انگشت نمائی ہو۔ خصوصاً جب کہ اس کے سبب جانبِ اقربا سے احتمالِ ثورانِ فساد ہو" لے

نیز مسائلِ سماع میں اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں:

"بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔"

مع سرپرست "ضیاء" قادیان رضویہ ص ۵۵ جلد دہم ص ۲۲ قادیان رضویہ جلد دہم ص ۲۲ ضیاء لے ترجمہ :- جہاں تک ممکن ہو برے دوست سے دور رہو کہ براد دوست نہ رہے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نہریٹ سانپ صرف مانیتا ہے لیکن براد دوست (بری محبت) جان کے ساتھ ایمان بھی لے جائیگا۔ ۱۰ ضیاء

بیشک پیر مرید کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا: لے

حصولِ بیعت اور علمِ دین کیلئے شوہر کی اجازت کا نہیں

عورت اگر اپنے خاوند کی چوری کسی صالح بزرگ سے علمِ دین اور بیعت حاصل کرنا چاہے تو شریعت کا کیا حکم ہے۔ اعلیٰ حضرت اس کی وضاحت فرماتے ہیں:-
 عالمِ عامل عارفِ کامل کے ہاتھ پر شرفِ بیعت حاصل کرنے اور اس سے علمِ دین و راہِ سلوک سیکھنے کے لئے شوہر کی اجازت درکار نہیں۔ نہ اس باب میں اس کی ممانعت کا لحاظ لازم۔ جبکہ اس کے حقوق میں کسی غل کا اندیشہ نہ ہو۔ ہاں امرِ غیر واجب یعنی کے سیکھنے کو پیر کے گھر بے اذن شوہر جانے کی اجازت نہیں ہو سکتی بلکہ واجب کے لئے بھی جبکہ شوہر کے توسط سے سیکھ سکتی ہو۔ بلکہ اجنبی مردوں کے پاس بے ضرورت شرعیہ باذن شوہر جانے کی اجازت نہیں: لے

غیر محرم سے خدمت لیتا

غیر محرم غیر منکوحہ اجنبیہ عورت سے خدمت لینا مثلاً ایک ہی مکان میں رہنا

لے مسائل سماج ص ۳۲ لے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۰۲ و ۱۰۳

آپس میں باتیں کرنا پاؤں دبوانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب اعلیٰ حضرت نے اس طرح دیا جو ذیل میں دیکھا جاتا ہے۔

جو عورت حدِ شوہر کو نہ پہنچے یعنی ہنوز نو برس سے کم عمر کی ہے یا حدِ فتنہ سے نکل گئی۔ یعنی ضعیفہ بڑھیا بد صورت کریمہ منظر ہے اس سے جائز خدمت یعنی اگرچہ خلوت میں بھی ہو حرام نہیں۔ اور جو عورت اجنبیہ ان دونوں صورتوں سے جدا ہے۔ وہ محلِ اندیشہ و فتنہ ہے اس سے خلوت حرام ہے اور اگر باخلوت روٹی پکانے وغیرہ کے کام پر ہے تو مضائقہ نہیں۔ باقی رہا پاؤں دبوانا اس سے تہناتی میں باتیں کر کے نفسِ خوش کرنا یہ خود صریح حرام اور شیطانی کام ہے۔

تَقْرِیبات

- ذکر رسول اجلّ عبادات _____ مجلس میلاد سے روکنا _____
- محفل میلاد کے عدم جواز کی وجوہات _____ قیام میلاد مستحب ہے _____
- شہادت نامہ پڑھنا _____ یاد کر بلا اور حزن و غم _____
- مناقب شہداء بیان کرنا _____ مرثیہ سننے کا حکم _____ مجلس _____
- شہادت میں رقت آنا _____ وہابیہ کے جلسوں کی شرکت _____
- ولیمہ سنت ہے _____ حمد و نعت پڑھنا _____

ذکر رسول اجل عبادات

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک بہترین عبادت ہے۔ میلاد پڑھنے والے کی مقرر کردہ فیس کا حکم بیان فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں:

زید نے جو اپنی مجلس خوانی خصوصاً راک سے پڑھنے کی اجرت مقرر کر رکھی ہے۔ ناجائز و حرام ہے۔ اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں۔ اس کا کھانا صراحتاً حرام کھانا ہے۔ اس پر جواب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے۔ یاد کر کے سب کو دابیں دے وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیرے۔ پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر تصدق کرے۔ اور آئندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے۔ تو گناہ سے پاک ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات و اجل عبادات سے ہے۔ اور طاعت و عبادت پر فیس یعنی حرام یہ ہے

مجلس میلاد سے روکنا ذکر الہی سے روکنا ہے

ایک سوال پر کہ چند اشخاص نے مل کر پانچ شخصوں کو مجلس میلاد شریف سے روکا۔ یعنی آنے نہ دیا۔ ذکر الہی سننے سے روکنے والا کون ہے۔ اور ذکر الہی خاص ہے یا عام لوگوں کے واسطے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:-

ذکر الہی سب مسلمانوں کے لئے ہے اور مجلس میلاد مبارک

جو مطابق رواج حرمین شریفین معتبر روایتوں سے پڑھی جائے اور

منکرات شرعیہ سے خالی ہو اس سے روکنا ذکر خدا سے روکنا ہے۔ ایسا شخص اگر بے عذر صحیح مقبول قابل قبول روکے تو وہ مَنَاعٌ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَتِيْمٌ ہے۔ یعنی نیر سے روکنے والا خدا کی بھدھی ہوئی حدوں سے بڑھنے والا گناہ میں بالقصد پڑنے والا۔ والعیاض باللہ تعالیٰ۔ ہاں بضرورت شرعیہ مستحب سے کسی اور امر اہم کیلئے روکے تو الزام نہیں۔ مثلاً باپ یا ماں علیل ہے بیٹے کے ذمے تیمار داری ہے۔ وہ مجلس شریف سننے جائے تو یہ تکلیف میں رہیں۔ یا اسی قسم کی اور صورتیں۔ تو یہاں روکنے کا اختیار ہے۔ یوں مولیٰ اپنے خادم اور آقا اپنے ملازم کو کام کی غرض سے روک سکتا ہے۔ اے

مجلس میلاد کے عدم جواز کی وجوہات

مجلس میلاد میں اُمردوں کو بازو بنا کر پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اور وہ کون سی حالتیں ہیں جن کے سبب سے مولود کا پڑھنا سننا جائز ہو جاتا ہے۔ یہ اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:-

۱۔ اُمرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ و فتنہ ہو، خوش الحانی میں اسے بازو بنانے سے ممانعت کی جائے گی۔
 ۲۔ منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور اُمرد کے ساتھ تشریح۔ علما فرماتے ہیں۔ خوبصورت اُمرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔ علما نے اباحت سماع کے شرائط میں بھی شمار فرمایا کہ ان میں کوئی اُمرد نہ ہو (نیز آگے فرمایا) وہ پڑھنا سننا جو منکرات شرعیہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۲۰۹، مع بغیر داعی کے خوبصورت مرد و منیاتی

پر مشتمل ہونا جائز ہے۔ جیسے روایات باطلہ و حکایات موضوعہ و اشعار
خلاف شرع خصوصاً جن میں توہین انبیاء و صلوات علیہم السلام ہو۔ کہ
آج کل کے جاہل لغت گو یوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت
ہے۔ حالانکہ وہ صریح کلمہ کفر ہے! لے

قیام میلاد مستحب ہے

قیام بوقت میلاد سنت ہے یا مباح۔ اور اس کے تارک پر حرف زنی درست
ہے یا نہیں۔ اعلیٰ حضرت کا جواب ملاحظہ فرمائیے!۔

مستحب ہے۔ یوں ترک کہ چند لوگ بیٹھے ہیں ذکر و تلاوت
اقدس آیا۔ تعظیم حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انکار نہیں
مگر اس وقت بیٹھے رہے۔ کہ آخر قیام واجب نہیں۔ ایسے ترک طعن
نہیں۔ اور اگر یوں ترک ہو کہ مجلس میں اہل اسلام نے اپنے بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام کیا۔ یہ بلا عذر جماعی بیٹھا
رہا تو قطعاً محل طعن و دلیل مرئیں قلب ہے۔ نظیر اس کی شاہ
عین یہ ہے کہ کسی مجمع میں بندگان سلطانی تعظیم سلطانی کے لئے
سرود کھڑے ہوں اور ایک نامہ مذہب بے ادب قصداً بیٹھا ہے
ہر شخص اسے گستاخ کہے گا۔ اور بادشاہ کے عتاب کا مستحق ہوگا۔
یوں ہی اگر ترک قیام برتائے اصول باطلہ و ہابیت ہو تو شیخ
ہے! لے

ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہ "ذکر میلاد کے وقت جیسا کہ آج کل قیام

کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟؛ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

قیام وقت ذکر ولادت حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ
افضل الصلوٰۃ والسلام مستحب و مقبول آئمہ کرام و علماء اعلام و
راج و معمول حرین طیبین و جملہ بلاد و ارا الاسلام ہے۔ شرعاً عطر
سے اس کے منع پر اصلاً دلیل نہیں ہے۔

شہادت نامہ پڑھنا

ماہ محرم الحرام میں شہدار کر بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یاد میں بہت سی جگہوں
پر شہادت نامہ پڑھنے کا رواج ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت سے استفسار کیا گیا کہ
مجالس میلاد میں شہادت نامہ کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت نے
عنایت فرمایا:

شہادت نامے شرعاً نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں۔
اکثر روایات باطلہ و بے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل
ہیں۔ ایسے بیان کا پڑھنا اور سننا۔ وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور
مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقاً حرام و ناجائز ہے
خصوصاً جبکہ وہ بیان ایسے خرافات کو متضمن ہو جس سے عوام کے
عقائد میں زلزلے آئے۔ پھر تو اور کئی زیادہ زہر قاتل ہے۔ ایسے ہی
وجوہ پر نظر فرما کر امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ وغیر آئمہ
کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے۔

یاد کر بلا اور حزن و غم

اوپر کے سلسلہ تحریر سے منسلک ہی یہ مضمون بھی ہے۔
یوہیں جبکہ اس (شہادت نامہ) سے مقصود غم پر ورسی تصنع
حزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً ناجمود۔ شرعاً مطہرے غم میں صبر و تسلیم اور
غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم زیادہ ہے نہ کہ غم معدوم
بمکلف و زور لانا۔ نہ کہ یہ تصنع و زور بنانا نہ کہ اسے باعث قربت و ثواب
ٹھہرانا یہ سب بدعات شنیعہ ووافض ہیں جن سے سستی کو احتراز لازم
حاشا اللہ اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی وفات اقدس کی غم پر ورسی سب سے زیادہ اہم و ضروری
ہوتی۔ دیکھو حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علی آلہ کا
ماہ ولادت و ماہ وفات وہی ماہ مبارک زیح الاول شریف ہے
پھر علماء امت و حامیان سنت نے اسے ماتم وفات نہ ٹھہرایا بلکہ
موسم شادی ولادت اقدس بنایا۔ عوام مجلس خواں اگرچہ بالفرض
صرف روایات صحیحہ بروجہ صحیح پڑھیں بھی تاہم جوان کے حال سے آگاہ
ہے خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت شریف پڑھنے سے ان کا مطلب
ہی بہ تصنع و رونا بہ تکلف رلانا اور اس رونے رلانے سے رنگ جمانا
ہے اس کی شناعیت میں کیا شبہ ہے۔ ہاں اگر خاص بہ نیت ذکر شریف
حضرات اہل بیت اطہار صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم وبارک وسلم
ان کے فضائل جلیلہ و مناقب جمیلہ روایات صحیحہ سے بروجہ صحیح بیان کرتے
اور اس کے ضمن میں ان کے فضل جلیل و صبر جمیل کے اظہار کو ذکر شہادت
مبارک بھی آجاتا اور غم پر ورسی ماتم انگیزی کے انداز سے کامل

اقتراز ہوتا تو اس میں حرج نہ تھا۔ مگر یہ بات۔ ان کے اطوار ان کے عادات اس نیت خیر سے یکسر جدا ہیں۔ ذکر فضائل شریف مقصود ہوتا تو کیا ان محبوبانِ خدا کی فضیلت صرف یہی شہادت تھی۔ بے شمار مناقب عظیمہ اللہ عزوجل نے انہیں عطا فرمائے۔ انہیں چھوڑ کر اسی کو اختیار کرنا اور اس میں طرح طرح سے بالفاظِ رقت خیز و نوحہ نما و معانی حزن انگیز و غم فزا بیان کو دو سعتیں دینا انہیں مقاصدِ فاسدہ کے خبیثوں سے ربط ہے۔ غرض عوام کے لئے اسمیں کوئی وجہ سالم نظر آنا سخت دشوار ہے؛ لہٰذا

مناقب شہداء بیان کرنا

ایک سوال پر کہ مجلسِ محرم میں ذکر شہادت اور مرثیہ سننا کیسا ہے؟۔۔۔
اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ و روایات باطلہ پر مشتمل ہیں۔ یوں ہی مرثیے۔ ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ و حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لغالی علیہ وسلم عن المراثی
نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علماء کرام منع فرماتے ہیں۔ ہاں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کا توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ

میں مذکور نہ ہونہ وہاں نوحہ یا سینہ کوئی یا گریباں درمی یا ماتم یا تصنع یا
تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول
رحمت ہے :۱۱

مشریئہ سے کا حکم

اسی قسم کے ایک سوال پر کہ "محرّم کی مجالس میں جو مشرئہ خوانی وغیرہ ہوتی ہے۔
سننا چاہیے یا نہیں" اعلیٰ حضرت کی زبان فیض ترجمان سے حقیقت کے کچھول تھرتے
نظر آ رہے ہیں :

"مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی کتابیں جو عربی میں ہیں
وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب "آئینہ قیامت" میں
صحیح روایات ہیں۔ انہیں سننا چاہیے۔ باقی غلط روایات کے
پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے" :۱۲

ذکر شہادت میں رقت آنا

پھر دوسرے سوال پر کہ ان مجالس میں رقت آنا کیسا ہے " فرمایا :
" رقت آنے میں حرج نہیں۔ باقی رخصتہ کی سی حالت بنانا جائز
ہیں۔ نیز حق سبحانہ نے نعمتوں کے اعلان کو فرمایا اور مصیبت پر صبر
کا حکم دیا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول

شریف یومِ دو شنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف بھی -
تو ائمہ نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ غم پر وری کا حکم شریعت
نہیں دیتی ہے۔

دہلیہ کے جلسوں کی شرکت حرام ہے

ذیل میں کسی تذکرہ کے ضمن میں اعلیٰ حضرت کے بیان فرمائے ہوئے واقعات
درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے واضح ہو جائے گا کہ بد مذہبوں کے جلسوں کی شرکت کیسی ہے
اور ان سے میل جول کیسا؟

ایک مرتبہ مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ
علیہ جو میرے اعلیٰ حضرت کے پیر

فریب کا پردہ فاش

و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت مولانا نور صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سے (جو مولانا بحر العلوم ملک العلماء کے شاگرد تھے)
پڑھتے تھے وہلی میں تھے۔ جلسہ دہلیہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں
حاضرین پر کاک (روٹیاں) اور چھوہارے برسا کرتے تھے۔ چنانچہ
حسب دستور آپ کے سامنے بھی بوچھا رہوئی۔ ایک کاک اور ایک
چھوہارا آپ کو بھی ملا۔ آپ نے چھوہارا توڑا تو اس میں سے کیڑا
نکلنا اور کاک کا کنارہ جلا ہوا۔ یہ دیکھ کر تمسم کیا اور باواز بلند
کہا، صاحبو! آجک تو سنا کرتے تھے کہ فرشتے بھولتے نہیں۔ یہ
کیسا بھول گئے کہ روٹی بھی جلادی۔ اور سنتے تھے کہ جنت کا میوہ
سڑتا گلتا نہیں تعجب ہے کہ چھوہاروں میں کیڑے پڑ گئے۔ اس پر

بہت شور و غل ہوا۔ آپ کو غصہ آیا۔ پر وہ کو ہٹا دیا جس کے پیچھے
یہ بارش ہو رہی تھی۔ دیکھا تو اسمعیل دہلوی کا ایک غلام جس کا نام -
عبداللطیف تھا۔ ایک جھولی میں کاک اور ایک میں تھوہار سے
لئے بیٹھا ہے۔ پر وہ ہٹتے ہی پھر وہ خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد مولانا فضل رسول صاحب دہلی سے لکھنؤ
حضرت مولانا نور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اندر سے خبر آئی کہ آنے کی ممانعت ہے۔ آپ چوکھٹ پر بیٹھ گئے
اور رونے لگے۔ اور عرض کی کہ میری کیا خطا ہے۔ معلوم ہو کہ
وہ قابل معافی بھی ہے یا نہیں۔ جب بہت دیر گزر گئی۔ تو مولانا
نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہیں
میں نے اس لئے پڑھایا تھا کہ وہاں یوں کے جلسوں میں جاؤ۔ آپ
نے عرض کی کہ اتنا تو معلوم ہو گیا کہ میری خطا قابل معافی ہے۔
اور پھر آپ نے سارا واقعہ اسمعیل دہلوی کے مکر و فریب کا عرض کیا
اور کہا میں صرف اس کا پردہ فاش کرنے گیا تھا۔ کہ نہ معلوم کتنے
بندگانِ خدا اس کی اس عیاری سے گمراہ ہو رہے تھے۔ آپ
سن کر خوش ہوئے۔ اور راضی ہو گئے۔

یہاں مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ
سلام کا جواب نہ دیا | علیہ ایک روز راستے میں تشریف

لئے جا رہے تھے۔ سلمے سے علی بخش وزیر بادشاہ اودھ جو اس
کی ناک کا بال ہو رہا تھا۔ اس نے حضرت کو دیکھ کر اتنا ادب کیا
ہاتھی کو بٹھا دیا۔ اور اتر کر قریب حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کیا۔ آپ
نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور سلام نہ لیا کہ وہ راضی تھا

اور ڈارمی منڈی ہوئی تھی۔ سمجھا کہ شاید مجھے دیکھا نہیں۔ دوسری طرف جا کر سلام عرض کیا۔ آپ نے ادھر منہ پھیر لیا اور سلام قبول نہ فرمایا۔ تیسری دفعہ پھر سلام عرض کیا آپ نے جواب نہ دیا۔ اس خبیث کو غصہ آیا اور ہاتھی پر چڑھ کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ فرنگی محل کے مردوں کی ٹاٹھی اور عورتوں کا سر نہ منڈوایا تو علی بخش نام نہیں۔

آپ کی کرامت اور بادشاہ کا ادب | آپ جب مکان میں تشریف

لے گئے تو ایک طالب علم نے علی بخش کا وہ فقرہ عرض کیا۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے۔ آستانے پر اس وقت میرے پیرومرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر تھے۔ عرض کیا تصور کہاں کا قصد فرماتے ہیں۔ بچو نورا کی حماقتے تو ہے (آپ کی زبان پورنی تھی) رافضی آیا تھا بسلا گیا تھا جواب دے دیا ہوتا۔ اب کسی کی ڈارٹھی مونڑھے ہے کسی کا مونڑ مونڑھے ہے نورا کی حماقتے تو ہے۔ اور آپ سید بادشاہ کے محل کو تشریف لے چلے کہ اس سے پیشتر کبھی نہ گئے تھے۔ چھپچھپے یہ دونوں حضرات بھی ہوئے اس دن نوروز کا دن تھا اس کے محل میں جشن ہو رہا تھا۔ شراب و کباب اور گانے بجانے کے سامان موجود تھے۔ جب دربان نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا گھبرا کر دوڑتا ہوا گیا اور بادشاہ کو خبر دی۔ بادشاہ سن کر گھبرا گیا اور حکم دیا کہ فوراً

ہے دافع ہو کہ حضرت مولانا نور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد کے استاذ تھے یعنی اعلیٰ حضرت سے پہلے کے ہیں۔ اس کے باوجود وہابیوں اور رافضیوں وغیرہ سے اس قدر سختی برتتے تھے۔ آج جو لوگ اعلیٰ حضرت پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ان کی ایجاد ہے مگر غلط اور بے بنیاد ہے اس واقعہ سے یہ ظاہر ہے کہ شروع سے ہی بد مذہبوں کا توجہ نہ لگتا تھا۔

رہا ہے اس سے منسک پہلا واقعہ بھی اس پر دال ہے۔ ۱۲ ضیائی

تمام منہیات شرع اٹھا دیئے جائیں۔ اور خود دروازہ تک استقبال کر کے
 حضرت کو اندر لے آیا۔ اور باعزاز تمام بٹھایا۔ علی بخش کھڑا ہوا یہ واقعہ
 دیکھ رہا ہے کا ٹوٹو بدن میں خون نہیں سمجھ رہا ہے کہ اب یہ شکایت
 فرمائیں گے۔ اور خدا جانے بادشاہ کیا کچھ کرے گا۔ مگر یہ وسیع ظرف
 اس بلکے قیاس سے وراہیں۔ یہ شکایت فرمانے تشریف نہ لے گئے
 بلکہ اسے اپنی عظمت دکھانے۔ کہ وہ ایذا رسانی کے خیال سے باز رہے
 بادشاہ نے عرض کی۔ حضرت نے کیسے تکلیف فرمائی۔ ارشاد فرمایا:
 تیری زمین پر رہت ہیں ہم نے کہا ہوائیں۔ بادشاہ نے وہ شیرینی جو نورو
 کے لئے آئی تھی پیش کی۔ فرمایا ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں۔ چنانچہ
 ان حضرات کو بھی بلا لیا گیا سھوڑی دیر تشریف رکھ کر واپس تشریف
 لے آئے۔

یہ دو لوزں حکایتیں مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحب
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھنؤ میں بیان فرمائیں جب میں اور وہ
 میں کچھ کتابیں دیکھنے لکھنؤ گئے تھے۔

ولیم سنت ہے

کاکھانا کھلانا شریعت کے کس حکم میں داخل ہے۔ اور اس کا تارک کیسا۔ نیز جس شہر کے
 لوگوں میں سے یک بھی ولیمہ نہ کرتا ہو بلکہ نکاح سے پہلے۔ اول روز جیسا کہ رواج ہے کھلا دیتا ہو۔
 تو ان سب کے لئے کیا حکم ہے؟ اعلیٰ حضرت کے ارشاد کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے:
 ولیمہ بعد زفاف سنت ہے۔ اور اس میں صیغہ امر بھی وارد ہے

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا،

أُولِمُ وَلَوْ بِشَاةٍ ولیمہ کرے و اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک ذبہ

دونوں معنی متحمل ہیں اور اول اظہر۔ (تارکان ولیمہ) تارکان سنت میں مگر یہ سنن مستحب سے ہے۔ تارک گنہگار نہ ہوگا۔ اگر اسے حق نہ جائے

حمد و نعت پڑھنا

گانے بجانے سماع وغیرہ کا ذکر فرماتے ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے حمد و نعت کا حکم بھی ظاہر فرمایا۔ اور دونوں کا فرق جو ظاہر ہے اس کی طرف نشاندہی فرمائی۔ فرماتے ہیں

، اگر حمد و نعت و منقبت و وعظ و پند و ذکر آخرت پورے

یا جوان مرد خوش الحانی سے پڑھیں اور بہ نیت شیک سنے جائیں کہ اسے

عرف میں گانا نہیں پڑھنا کہتے ہیں۔ تو اس کے منع پر تو شرع سے اصلاً دلیل

نہیں۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسان بن ثابت

انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خاص مسجد اقدس میں منبر رکھنا

اور ان کا اس پر کھڑے ہو کر نعت اقدس سنانا اور حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کا استماع فرمانا خود حدیث صحیح بخاری میں

شریف سے واضح اور عرب کی رسم حدیثی زمانہ صحابہ و تابعین بلکہ عہد

اقدس رسالت میں رائج رہنا خوش الحانی رجال کے جواز پر دلیل لائق

انجنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حدیث پر حضور و الاصلوات اللہ تعالیٰ و

وسلامہ علیہ نے انکار نہ فرمایا۔ بلکہ بلحاظ عورات۔ رویدک یا انجنت

لا تکر القواریر۔ ارشاد ہوا۔ کہ ان کی آواز دلکش و دل نواز تھی۔

عورتیں نرم و نازک شیشیاں ہیں۔ جنہیں کھوڑی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔" لے

رسومات

غازی میاں کا سیاہ _____ کسی کے نام کی چوٹی رکھنا _____
 طاق بھرنا _____ آتش بازی ممنوع ہے _____ پھولوں کا سہرا
 جائزہ _____ نوٹہ کو خوشبو لگانا _____ محرم و صفر میں نکاح
 _____ چیونٹیوں کے لئے مٹھائی لے جانا _____

غازی میاں کا بیاہ

تقریباً ملک کے ہر گوشے میں، غازی میاں کے بیاہ کی رسم منائی جاتی ہے۔ اس کو اعلیٰ حضرت کی نظر سے دیکھئے۔ فرماتے ہیں:

غازی میاں کا بیاہ کوئی چیز نہیں۔ محض جاہلانہ رسم ہے۔ زنان

کے نشان کی کوئی اصل ہلے

کسی کے نام کی چوٹی رکھنا

بیت سی جگہوں پر یہ جاہلانہ رسم پروان چڑھتی نظر آرہی ہے۔ کہ لڑکوں کے سر پر کسی بڑے بزرگ کے نام پر چوٹی رکھ چھوڑتے ہیں۔ اس گندی رسم کے خلاف اعلیٰ حضرت کا تلیم حرکت میں آتا ہے اور یوں رقم کرتا ہے۔

لڑکوں کے سر پر چوٹی رکھنا جائز اور فعل مذکور رسوم ملعونہ

کفار سے تشبہ ہے جس سے احتراز لازم ہلے

طاق بھرنا

شادی بیاہ کے موقعوں پر عورتیں مسجد میں جا کر اور بنام نہاد طاق شہید طاق پر بیٹھ کر گٹا پھول ہار چڑھاتی ہیں۔ ایسا کرنا کہاں تک مطابق شرع ہے۔ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے جواب طلب کیجئے۔ وہ فرماتے ہیں:

یہ سب رسوم جہالت و حماقت و ممنوعات ہیں۔ مگر

بت پرستی اور اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ جہاں پرستش بمبئی جتنی
نہیں کرتے کہ کافر ہو جائیں۔ ہاں گنہگار و مبتدع ہیں یہاں

آتشبازی ممنوع ہے

آتشبازی بنانا چھوڑنا شادی بیاہ کے موقع پر رات میں کیا ہے۔ اس
کا حکم ملاحظہ فرمائیے!

ممنوع و گناہ ہے۔ مگر جو صورت خاصہ لہو و لعب و تزیین و

اسراف سے خالی ہو۔ جیسے اعلان ہلال یا جنگل میں یا وقت حاجت شہر
میں بھی دفع جانور ان موذی کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں
کے بھگانے اڑانے کو ناریاں پٹانے تو مڑیاں چھوڑنا اور اس میں حج
نہیں، ۱۷۷

اسی طرح دوسری جگہ ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز

ہیں :-

آتشبازی جس طرح شادیوں اور شب بارات میں رائج ہے
بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں نفع مال ہے۔ قرآن مجید
میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا: ۱۷۷

پھولوں کا سہرا جانتے ہیں

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں ایک سائل نے سوال کیا کہ "نوشہ کا نکاح کے وقت سہرا

۱۷۷ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۶۴ ۱۷۷ ایضاً ص ۱۷۷ ۱۷۷ ایضاً ص ۱۷۷

باز صناعیہ زیاہے گا جسے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔ اس پر جواب عنایت فرمایا:

”خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے۔ اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں“ لے

نوٹ کو خوشبو لگانا جائز ہے

ایک موقع پر اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ وقت نکاح زید کو خوشبو لگانا پھولوں گلے میں ڈالنا مسنون ہے یا ممنوع؟ اعلیٰ حضرت نے خوشبو کی وضاحت فرماتے ہوئے اس کے کام سے ہمیں مطلع فرمایا:

”خوشبو لگانا سنت ہے۔ اور خوشبو کی چیزیں پھول پتی وغیرہ پسند بارگاہ رسالت میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حب ابی من دنیاکم النساء تمہاری دنیا میں سے دو چیزوں کی محبت
والطیب وجعلت قرة عینی میرے دل میں ڈالی گئی۔ نکاح اور خوشبو اور
فی الصلوۃ۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

من عرض علیہ ریحان فلا یرد جس کے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ
فانہ خیف المحمل طیب الریح۔ پیش کی جائے۔ تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا
بوجہ ہلکا اور بوجہ ہے۔

بوجہ ہلکائیہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں۔ کوئی بھاری احسان

نہیں۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

اربع من سنن المرسلین چار باتیں انبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ
المختان والمعطر والنکاح علیہم السلام کی سنتوں سے ہیں۔ ختنہ کرانا اور
والسواک خوشبو لگانا اور نکاح اور سواک۔

صحیح بخاری شریف میں ہے۔

ان البغی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بیگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سلرکان لا یرد الطیب خوشبو کی چیز رو نہ فرماتے تھے۔

ہا۔ کہ گلے میں پہنیں۔ ان میں پھولوں سے اسی قدر زائد ہے
کہ انہیں ایک ڈورے میں پر دیا ہے۔ اور گلے میں ڈالنا وہی
خوشبو سے خود فائدہ لینا اور اپنے جلیں آدمیوں اور فرشتوں
کو فرحت پہنچانا ہے۔ کہ کسی برتن میں رکھیں تو اس کا ساتھ لئے پھرنا
وقت سے خالی نہیں۔ اور ہاتھ میں لئے رہیں تو ہاتھ بھی رکے اور
پھول بھی جلد کھلا جائیں۔ تو اس قدر سے ممانعت و حرمت و ناجواز
کس طرف سے آگئی۔ جو اسے ناجائز کہتا ہے شریعت مطہرہ پر
افتر کرتا ہے۔ اگر سچا ہے تو بتائے کہ اللہ و رسول نے اسے
کہاں منع فرمایا ہے۔ اور جب اللہ و رسول نے منع نہ فرمایا تو دوسرا
اپنی طرف سے منع کرنے والا کون ہے لے

محرم و صفر میں نکاح

اس زمانے میں بہت سے لوگوں نے خواہ مخواہ اس خیال کو اپنے ذہن کے

عہ جواب کا تیسرا سوال کے مطابق ہے ۱۲ ضیائی لے قادی رضویہ جلد دہم ص ۲۲۵ ۲۲۶ ۱۷

گوشتے میں جگہ دے دی ہے کہ محرم یا صفر میں نکاح یا کوئی اور تقریب نہیں کرنی چاہیے۔ اور اکثر لوگ اسی پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے اس غلط خیال کو مٹانے کی کوشش کی ہے ملاحظہ کیجئے۔ !

ایک سائل نے آپ کی بارگاہ میں آکر سوال کیا کہ، محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ آپ نے جواب عنایت فرمایا۔

نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے، ۱۷

۲۰ چیونٹیوں کے لئے قبرستان میں مسٹھانی لیجانا

اس قسم کے ایک سوال پر کہ، مردے کے ساتھ مسٹھانی قبرستان میں چیونٹیوں کے ڈالنے کے لئے لے جانا کیسا ہے۔؟ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح علماء کرام نے منع

فرمایا ہے ویسے ہی مسٹھانی ہے۔ اور چیونٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا

کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائیں، یہ محض جہالت ہے۔ اور یہ نیت نہ

کبھی ہو تو بھی بجائے اس کے مساکین صالحین پر تقسیم کرنا بہتر ہے

(پھر فرمایا، مکان پر جس قدر چاہیں خیرات کریں۔ قبرستان میں اکثر

دیکھا گیا ہے کہ اناج تقسیم ہوتے وقت بچے اور عورتیں وغیرہ

غل مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔ ۱۷

بدعات و منکرات

تعمیر کی اصل اور اس کا حکم ————— بزرگان دین کی تصاویر
 ————— مرد کو چوٹی رکھنا ————— قوالی اور صاحب مزار —————

تعزیه کی اصل اور اس کا حکم

حضور پر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ۔
: تعزیه داری کا کیا حکم ہے۔ اس پر آپ نے اس کی اصل بتاتے ہوئے یوں وضاحت فرمائی:

تعزیه کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پر بار حضور شہزادہ

گلگوں قبا حسین شہیدِ ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ جدہ

الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا۔ اس

میں شرفا کوئی حرج نہ تھا۔ کہ تصویر مکانات وغیرہ غیر جاندار کی

بنانا رکھنا سب جائز اور ایسی چیزیں کہ معظمان دین کی طرف

منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں۔ ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس

رکھنا قطعاً جائز۔ صد ہا سال سے طبقہ فطریقہ ائمہ دین و علمائے

مستمدین نعلین شریفین حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے نقشے بناتے اور ان کے فوائد جلید و منافع جزیدہ میں مستقل

رسالے تصنیف فرماتے ہیں۔ جسے اشتباہ ہو علامہ تلمسانی کی

فتح المعالی وغیرہ مطالعہ کرے۔ مگر جہاں بے خرد نے

اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود کر کے صد ہا خرافات وہ

تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الاماں الاماں کی صدائیں آئیں۔ اول

تو نقش تعزیه میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی۔ ہر جگہ

نئی نئی تراشیں نئی نئی گڑھت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت

پھر کسی میں پریاں کسی میں براق کسی میں اور بیہودہ طمطراق۔

پھر کوچہ کوچہ و دشت بدشت اشاعتِ غم کے لئے ان کا گشت

اور ان کے آگے سینہ زنی اور ماتم سازی کی شورا فگنی۔ کوئی

ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے۔ کوئی مشغول
 طوائف۔ کوئی سجدہ میں گرا ہے۔ کوئی ان مایہ بدعات کو سزا ڈالنے۔
 جلوہ گاہ حضرت امام علیؑ و علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اس ابر
 پنی سے مرادیں مانگتا اور منتیں مانتا ہے۔ حاجت روا جانتا ہے پھر
 باقی تماشے۔ بلبے تماشے۔ مردوں عورتوں کا راتوں کو میل۔ اور طرح
 طرح کے یہودہ کھیل۔ ان پر طرہ ہیں۔

غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت
 پاک تک نہایت بابرکت و عمل عبادت کھرا ہوا تھا۔ ان یہودہ رسوم
 نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا۔ پھر وبال ابتداء کا وہ
 جوش ہوا۔ کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا۔ ریاد و تفاخر علانیہ
 ہوتا ہے۔ یہودہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں۔ بلکہ
 چھتوں پر بیٹھ کر پھیکیں گے۔ روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں رزق الہی
 کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے دیتے ہیں کہ گرفتار ہوتے ہیں مال
 کی اصاعت ہو رہی ہے۔ مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب سنگر
 لٹا رہے ہیں۔ اب بہار عشرہ کے پھول کھلے۔ تماشے باجے بچتے چلے۔
 طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم۔ بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم
 شہوانی میلوں کی پوری رسوم۔ جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ
 کچھ۔ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہا حضرات شہدار رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہم کے جنازے ہیں۔ کچھ نوح اتار۔ باقی توڑ تار و فن کر دیے۔
 یہ ہر سال اصاعت مال کے جرم و وبال جدا گانہ رہے۔ اللہ تعالیٰ
 صدقہ حضرات شہدار کر بلا علیہم الرضوان و الثنا کا ہمارے بھائیوں
 کو نیکیوں کی توفیق بختے۔ اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے آمین

اب کہ تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے۔ قطعاً بدعت
 و ناجائز و حرام ہے۔ ہاں اگر اہل اسلام صرف جائز طور پر یہ
 حضرات شہداء کرام علیہم الرضوان التمام کی ارواح طیہہ کو ایصال
 ثواب کی سہادت پر اختصار کرتے تو کس قدر خوب و محبوب تھا۔ اور
 اگر نظر شوق و محبت میں نقل رومنہ الفور کی بھی حاجت تھی تو اسی قدر
 جائز پر قناعت کرتے کہ صحیح نقل بغرض تبرک و زیارت اپنے مکاؤں
 میں رکھتے اور اشاعتِ علم و تصنیع المم و نوحہ زنی و ماتم کنی و دیگر امور
 شنیعہ و بدعات قطعہ سے بچتے اس قدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگر
 اب ایسی نقل میں بھی اہل بدعت سے مشابہت اور تعزیہ داری کی
 تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے اجتلا
 بدعات کا اندیشہ ہے۔ لہذا رومنہ اقدس حضور سید الشہداء کی
 ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کے صحیح نقشے پر قناعت
 کرے اور اسے بقصد تبرک بے آمیزش منہیات اپنے پاس رکھے
 جس طرح حرمین محترمین سے کعبہ معظمہ اور رومنہ عالیہ کے نقشے
 آتے ہیں۔ یا دلائل الخیرات شریفین میں قبور پر نور کے نقشے لکھے ہیں
 والسلام علی من اتبع الهدی ؑ

بزرگان دین کی تصاویر

بہت سے مسلمان اپنی عقیدت و محبت کی بنیاد پر ادیب کرام بزرگان دین کے
 تصاویر بعد شوق اپنے گھروں میں رکھتا اور سجاتے ہیں۔ اس قسم کے ایک سوال پر کہ بزرگان

سے ہدایت کی اتباع کرنے والے پر سلامتی ہو، نیائی نے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۳۶۲

دین کی تصاویر بطور تبرک لینا کپسا ہے۔ ۱۹ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

کعبۃ منظمہ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل و حضرت

مریم کی تصاویر ہی تھیں کہ یہ تبرک ناجائز فعل تھا حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انہیں دھو

دیا دے

مرد کو چوٹی رکھنا

موجودہ دور میں مرد اور عورتوں میں ہر ایک دوسرے سے مشابہت میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ شکل و صورت اور لباس وغیرہ میں یہاں تک کہ مرد اپنے سر کے بال عورتوں کی طرح بڑھانے لگے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرح چھوٹے کرانے لگی ہیں۔ مردوں کو چوٹی رکھنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت سے سوال کئے جانے پر مندرجہ ذیل جواب ملا۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مردوں کو چوٹی رکھنا حرام ہے۔ حدیث میں ہے۔

لعن الله المتشبهین من

الرجال بالنساء و

المتشبهات من النساء

بالرجال

پیدا کریں یا

قوالی اور صاحب مزار

بزرگوں کے مزارات پر بنام غس گانے بجانے کا رواج عام ہو گیا ہے اور

لے المفوظہ کامل ص ۱۹۱ مطبوعہ کاظمیہ ۱۳۲۷ھ المفوظہ حصہ دوم ص ۱۱۴ مطبوعہ عمیریہ شریف

اس کا الزام چشتی بزرگان کرام پر عائد کرتے ہیں کہ وہ سنتے تھے اس لئے ہم بھی سنتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک حیرتناک اور عبرت انگیز انکشاف ملاحظہ فرمائیے۔
اعلیٰ حضرت سے ایک سوال کیا گیا کہ "کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر شریف میں ننگے سر کھڑے ہو کر گانے والوں پر لعنت فرما رہے تھے اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

یہ واقعہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلس سماع میں قوالی ہو رہی تھی آجکل تو لوگوں نے بہت اختراع کر لئے ہیں ناچ وغیرہ بھی کراتے ہیں حالانکہ اس وقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے۔ حضرت سید ابراہیم ایزدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں باہر مجلس سماع کے تشریف فرما تھے ایک صاحب صالحین سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی کہ مجلس میں تشریف لے چلیے۔ حضرت سید ابراہیم ایزدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو مگر اقدس میں حاضر ہو اگر حضرت راہی ہوں ہیں ابھی چلتا ہوں انہوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور ان قوالوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں: "ایں بدبختانِ وقت مارا پریشان کردہ اند" وہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں فرمایا آپ نے دیکھا، لے

عہ ترجمہ: ان بدبختوں نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے۔"

لے ملفوظ حصہ اول ص ۱۱۳ مطبوعہ بی بی شریف

لغویاں

کھیل مکروہ ہے _____ مزا میر کرانا یا سنا _____
 شادی میں تماشے _____ باجے گانے گیت منغلظات _____
 دف بجانا سہرے سہاگ پڑھنا _____ ڈھول سارنگی
 کے ساتھ قوالی _____ گیند کھیلنا _____ فحش گالیاں _____
 سونا پانڈی خدا کے دشمن _____ بندر ریچھ کا تماشہ
 یا مرغوں کی پالی دیکھنا _____ کبوتر مرغ و بیڑ بازی _____

کھیل مکروہ ہے

ہمارے معاشرے میں آج کے اس ترقی یافتہ دور میں کھیل کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ دولت کے علاوہ وقت کی فضول خرچی کر کے لوگ شیطان کے سہانی بن رہے ہیں۔ یہاں اس سوال پر کہ "گنجنہ چوسر شرطیج کھیلنا کیسا ہے گناہ صغیرہ یا کبیرہ یا عبث۔ اور فعل عبث کا کیا حکم ہے؟" اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

"یہ سب کھیل ممنوع و ناجائز ہیں اور ان میں چوسر اور گنجنہ بدتر ہیں۔ گنجنہ میں تصاویر ہیں اور انہیں عظمت کے ساتھ رکھتے اور وقت و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ امر اس کے سخت گناہ کا موجب ہے۔ اور چوسر کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت و خون میں رنگا۔ چوسر بالاجماع حرام و موجب فسق و رذیلت ہے۔ یہی حال گنجنہ کا سمجھنا چاہیے۔ شرطیج کو اگرچہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا ہے۔

۱۱) بد کرنے ہو (۲) نادرًا کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں (۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے (۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں (۵) فحش نہ بکریں۔ مگر تحقیق یہ کہ مطلقاً منع ہے اور حق یہ ہے کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا خصوصاً شرط دوم و سوم۔ کہ جب اس کا پسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں۔ اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان

شرائط کا پورا لحاظ رکھے۔ تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بد کرنے ہو تو ایک آدھ بار کھیل لینا گناہ صغیر ہے۔ اور بد کرنا یا عادت کی جلتے یا اس کے سبب نماز کھوئی یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائے گی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبت فعل جس میں نہ کوئی غرض دین نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بجا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ ہے۔

مزامیر کرانا یا سننا

ایک سوال پر کہ، راک یا مزامیر کرانا یا سننا گناہ کبیرہ ہے یا صغیر۔ اس فعل کا مرتکب فاسق ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت اپنے قلم کا جو ہر دکھاتے ہیں۔

”مزامیر یعنی آلات لہو و لعب بروجہ لہو و لعب بلاشبہ حرام ہیں۔ جن کی حرمت اولیاء و علماء دونوں فریق مقتدا کے کلمات عالیہ میں مصرح۔ ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں۔ کہ بعد اصرار کبیرہ ہے۔ اور حضرات علیہ سادات بہشت کبرائے سلسلہ عالیہ چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنابہم کی طرف اس کی نسبت محض باطل و افتراء ہے۔“

حضرت سیدی فخر الدین زراروی قدس سرہ۔ کہ حضور سیدنا محبوب الہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ مقلد سے ہیں جنہوں نے خاص عہد کرامت مہد حضور مدد و روح میں بلکہ خود حکم حضور والا مسئلہ سماع

میں رسالہ، کشف القناع عن اصول السماع، تالیف فرمایا۔ اسی رسالے میں فرماتے ہیں: "بعض مغلوب الرجال لوگول نے اپنے غلبہ حال و شوق میں سماع مع مزامیر سنا۔ اور ہمارے پیران طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کسنا اس تہمت سے برہم ہے۔ وہ تو صرف قوال کی آواز ہے۔ بس ان اشعار کے ساتھ جو کمال صفت الہی جبل و علا سے خبر دیتے ہیں۔ انتہی۔ بلکہ خود حضور ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملفوظات شریفہ "فواد الفواد" وغیرہ میں جا بجا حرمت مزامیر کی تصریح فرمائی بلکہ حضور والا صرف تالی کو بھی منع فرماتے ہیں کہ مشابہ لہو ہے" ۱۷

شادی میں تماشے

شادی سیاہ و دیگر خوشی کے موقعوں پر عام طور سے جو لغویات ہوتے ہیں۔ بندوق گانا بجانا اور لکڑی کھینا وغیرہ ان سب سامان کے ساتھ بوشاہ کوپالکی میں سوار کر کے تماشہ کرتے ہوئے دولہن کے مکان پر جاتے ہیں۔ یہ سب امور مذکورہ حسب شرع شریف کے جائز ہوگا یا نہیں۔ ایک استفسار کا جواب ملاحظہ کیجئے۔ اور اعلیٰ حضرت کے فکر و فن کی داد دیجئے۔

نوٹ: کوپالکی میں سوار کرنا مباح و جائز ہے۔ اور لکڑی

پھینکنا بندوقیں چھوڑنا اور اس قسم کے سب کھیل جائز ہیں۔ جبکہ اپنی یاد دوسرے کی مضرت کا اندیشہ نہ ہو اور ان سے مقصود کوئی غرض محمود جیسے فن سپہ گری کی مہارت ہونہ مجرد لہو و لعب۔ اگر صرف کھیل کو مقصود ہو تو مکروہ ہے" ۱۷

باجے گلے گیت مغلطات

شادی بیاہ میں عام طور پر گانے باجے اور گیت گائے جاتے ہیں۔ اس بدعت سے متعلق اعلیٰ حضرت کا کیا خیال ہے ملاحظہ فرمائیں :

”یہ گلے باجے کہ ان بلاد میں معمول و رائج ہیں۔ بلاشبہ ممنوع و ناجائز ہیں۔ خصوصاً وہ ملعون و ناپاک رسم کہ بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود و ملائین بے بہبود سے سیکھی۔ یعنی نمش گالیوں کے گیت گوانا اور مجلس کے حاضرین و حاضرات کو لپچھے دار۔ سنانا۔ سمدھیانہ کی عقیقہ پاک و امن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا۔ خصوصاً اس ملعون بے حیا رسم کا مجمع زناں میں ہونا ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا تہقہ اڑانا اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدحفاظ بے حیا بے غیرت خبیث بے حیث مردوں کا مشہدین کو جائز رکھنا۔ کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک ادھ بار جھڑک دینا۔ مگر بند و بست قطعی نہ کرنا یہ شنیع گندی مرد و درسم ہے۔ جس پر صدہا لعنتیں اللہ عز و جل کی اترتی ہیں۔ اس کے کرنے والے اس پر راضی ہونے والے اپنے یہاں اس کا کافی السداد نہ کرنے والے سب فاسق فاجر مرتکب کبار مستحق غضب جبار و عذاب نار ہیں۔

والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں

کو ہدایت بخٹے۔ آمین ۱۷۱

۱۷ شہروں ۱۷۱۷ قادیان رضویہ جلد دہم ص ۱۷

دَفِّ بَحَانَا سَهْرَ سَهَاگِ بَرَهْنَا

لغویات مذکورہ کے علاوہ شادی بیابان کی خوشی کا مناجزے کے تمام طریقوں میں جو طریقہ مشروط طور پر جائز ہے اس کی تفصیل اعلیٰ حضرت نے یوں بیان فرمائی۔

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف

دَفِّ کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے

لہو مکروہ و مفصل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہنچے۔ و لہذا

علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ نال

سم کی رعایت نہ ہونے اس میں حجاج ہوں کہ وہ خواہی سخواہی۔

مطرب و نا جائز ہیں۔ پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ

ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسبہ بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی

بچیاں یا لونڈیاں اباندیاں اس کو بجائیں۔ اور اگر اس کے ساتھ

کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلانہ

فحش ہو نہ کوئی بے حیائی کا ذکر نہ فحش و بے حرکتی کی باتیں۔ نہ مجمع نبال

یا فاسقان میں عشقیات کے چرچے۔ نہ نامحرم مردوں کو عذرات

کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ و مظان فتنہ سے

پاک ہوں تو اس میں بھی مفاہقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی

شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ

فَحْيَانَا وَ حَيَاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی

زندہ رکھے تمہیں بھی جلانے۔

۱۲۱
 ہیں اس قسم کے پاک وصاف مضمون ہوں۔ اصل حکم میں تو اس قدر کی
 رخصت ہے مگر مال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے
 کہ جہاں مال خصوصاً زمانہ زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں
 جو عہد باندھ کر اجازت دی جائے گی اس کے پابند رہیں۔ اور
 حد مکر وہ و ممنوع تک تجاوز نہ کریں۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ
 ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں
 پھیلائیں گے یہاں

ڈھول سارنگی کے ساتھ قوالی

فی زمانہ بزرگان دین کے مزارات پر عرس کے نام پر جو خرافات ہوتے ہیں۔ ان میں ڈھول
 سارنگی کے ساتھ قوالی بھی ہے۔ اسی قسم کے سوال پر کہ عرس میں ڈھول سارنگی کے ساتھ سرکار
 دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عنوث اعظم و دیگر اولیاء اللہ کی شان میں لغت و منقبت
 کا شعار پڑھنا۔ جسے عرف عام میں قوالی کہتے ہیں۔ کیا حکم رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے جو
 جواب دیا اس کو غور سے دیکھنا چاہیے۔ اور اعلیٰ حضرت پر اس قسم کے خرافات کی تعلیم
 دینے کا الزام لگانے والے کو اپنا سر اور منہ پیٹنا چاہیے۔ ملاحظہ کیجئے۔!
 • ایسی قوالی حرام ہے۔ حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان
 سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے۔ اور
 قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس
 کرنے والے کے ملتے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے
 گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے

سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلا یا اور قوالوں نے انہیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ٹھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے۔ اس لئے قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا ہے۔

گیند کھیلنا

گیند کھیلنا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا:—
عبث ہے۔ اگرچہ صاحب ہدایہ نے ہر عبث کو حرام لکھا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ عبث باطل ہے۔ حدیث میں ہے۔
کل لھو المؤمن باطل الا
فی ثلاث
تیرے اپنی عورت سے طاعت۔
سلمان کا ہر ہو باطل ہے مگر تین باتوں
میں اول گھوڑا پھرانا دوسرے تیر اندازی اور

یہ (گیند کھیلنا) ان تینوں میں داخل نہیں اس لئے باطل ہے۔

فحش گالیاں موجب حد قذف ہیں

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا کسی کو زانی کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟ اس پر تدریس تفصیل بیان کرتے ہوئے یوں جواب دیا۔ ملاحظہ فرمائیے:

۱۷ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۹۹ عہ کھیل کودہ ۲۷ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۳۳۲

اگر چہ گواہ شرمی نہ لاسکے تو قاذف ہے (پھر فرمایا) اس طرح سے تو لوگ کم بولتے ہیں۔ آج کل جو عوام میں جاری ہے اس کو میوہ نہیں سمجھتے۔ کسی کی بیٹی کے ساتھ کسی کو بہن کے لفظ کے ساتھ کسی کو لفظ بڑ کے ساتھ وہ فحش لفظ مالتے ہیں یہ بھی موجب حد قذف ہے ایسے ہی کسی کو — حرامی کہنا لڑکی کو حرام زادی کہنا — اس کے بعد کسی نوعیت کے سوال اور ہوتے انہیں ملاحظہ فرمائیں: — عرض:۔ حضور مرد کو حرام زادہ کہنا۔

ارشاد:۔ یہ حد قذف کا موجب نہیں حرام زادہ کے معنی شریہ کے آتے ہیں۔

عرض:۔ اگر کوئی حرام زادی کے معنی شریہ لے تو حد قذف کا موجب ہو گا یا نہیں۔

ارشاد:۔ ہو گا۔ کیونکہ یہاں عرف کا اعتبار ہے۔

عرض:۔ اور اگر استہزاء کہہ دیا

ارشاد:۔ جب بھی موجب حد قذف ہو گا۔ (پھر فرمایا) بلکہ جو بڑ کے ساتھ ہے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ "ایک وہ زمانہ آنے والا ہے کہ لوگوں میں ان کی تحیت کی جگہ گالی ہوگی۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ سلام کی جگہ گالی بکتے ہوئے" ۱۱

سونچا پانڈ کی خدا کے دشمن

ایک سلسلہ گفتگو میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

عہ حد قذف کا مستحق ۱۱ لے المصنف کا ل ۲۱۲ و ۲۱۳ ۱۲

سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا میں سونے
چاندی سے محبت رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن پیکار سے جائیں گے
کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ
دنیا کو اپنے محبوب سے ایسا دور فرماتا ہے جیسے بلاشبہ بیمار
بچے کو اس کی مضر چیزوں سے ماں دور رکھتی ہے۔ ۱۷

بندر پچھ کا تماشہ یا مرغول کی پالی دیکھنا

اس سوال پر کہ "تعزیه داری میں لہو و لعب سمجھ کر جانے تو کیسا ہے؟" علیحدگی

نہ ارشاد فرمایا:

نہیں چاہیے۔ ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے
مدد کرے گا یوں ہی سوا ڈبڑھا کر بھی مددگار ہو گا۔ ناجائز بات
کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ بندر پنچا حرام ہے اس کا تماشہ
دیکھنا بھی حرام ہے۔ در مختار حاشیہ طحاوی میں ان مسائل
کی تصریح ہے۔ آج کل لوگ ان سے غافل ہیں۔ مستحق لوگ جن
کو شریعت کی احتیاط ہے ناواقف سے رکھیں بندر کا تماشہ
یا مرغول کی پالی دیکھتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار
ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے اگر کوئی مجمع خیر کا ہو اور وہ
نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب
ملے گا۔ جتنا حاضرین کو۔ اور اگر مجمع شرک کا ہو اس نے اپنے نہ
جلنے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین پر ہو گا وہ اس پر بھی ملے

کبوتر مرغ و بیڑ بازی

اس سوال پر کہ کبوتر اڑانا اور پانا اور مرغ بازی، بیڑ بازی، کنکیا بازی۔ اور کنکیا ڈورا اور مانجھا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں سے سلام علیک کرنا اور سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟ ۶۹۶ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

”کبوتر پانا جائز ہے جبکہ دوسروں کے کبوتر نہ پکڑے اور کبوتر اڑانا کہ کھٹوں ان کو اترنے نہیں دیتے حرام ہے۔ اور مرغ یا بیڑ کا لڑانا حرام ہے۔ ان لوگوں سے ابتداء بہ سلام نہ کی جائے۔ جواب دے سکتے ہیں۔ واجب نہیں۔ کنکیا اڑانے میں وقت و مال ضائع کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کنکیا ڈور سچنا بھی منع ہے۔ احتراز نہ کریں تو ان سے بھی ابتداء بہ سلام نہ کی جائے“ لے

مباحث

بئج آیت کا حکم — ہنود کی بنائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ —
 بغیر شیرینی ذکر میلاد — فاتحہ کا حقیقی مفہوم — کھانا
 سامنے رکھنا — اپنے لئے ایصالِ ثواب — سوگم کے
 چنے — سوگم کیوں؟ — بچوں کو ایصالِ ثواب —

پنج آیت کا حکم

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے استفتاء کیا گیا کہ فاستی کے وقت جو پنج آیت پڑھی جاتی ہے وہ مخصوص مجلس غم کے واسطے ہیں نہ مجلس شادی کے۔ چنانچہ سوگم میں بعد ختم کلام مجید پنج آیت پڑھ کر شیعنی تقسیم کرتے ہیں۔ مجلس میلاد میں پڑھنا موجب کراہت ہے؛ اعلیٰ حضرت اس کا جواب دیتے ہیں:

• پنجابیت میں شادی وغنی کا تفرقہ اور اسے مجلس غم سے مخصوص ماننا محض باطل و بے اصل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت کریمہ تھی جب کسی مجلس میں جمع ہوتے کسی سے کچھ آیات کلام مجید پڑھ کر سنتے۔ حدیث میں ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ هَذَا النَّسْأَنَ مَا أَدَبَةٌ فَأَقْبَلُوا
بیشکیہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے
مادبتہ ما استطعتم۔ تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے
اس کی دعوت قبول کرو۔

دوسری حدیث میں ہے۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کل مودب یحب ان یوقی ادبہ ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ تو
وادب اللہ القرآن فلا یتجدوا اس کی دعوت میں آئیں اور اللہ عزوجل کا خوف
نفس قرآن ہے۔ تو اسے نہ چھوڑو۔

کیا اللہ عزوجل کی دعوت قبول کرنا اور اس خوانِ نعمت سے بہرہ مند ہونا سرفروشی میں چاہیے، شادی میں نہیں۔ لاجرم مجلس میلاد مبارک میں تلاوت قرآن عظیم ہمیشہ سے معمول عمار کرام و بلاد اسلام ہے؛ لہ

ہنود کی بنائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ

ایک سوال پر کہ ہنود کی بنائی ہوئی سٹھائی پر فاتحہ دینا دلانا کیسا ہے؟ اس کے

جواب میں اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا:

عہ شیرینی ساختہ ایشان تا آنکہ بالخصوص درو خلط نہایت

یا چیز حرام معلوم نہ باشد۔ فتویٰ جواز است و تقویٰ احترام -

دور فاتحہ از و احترام نسب است فان الله طیب لا یقبل الا الطیب

و طیب بودن اشیا بر ایشان اگر چه حکم ظاہر است اما باطن مشکوک

پس اسلم همان نسبت کہ حتی الامکان در ہجو امور نفیہ گردا و نگر و نہ

ور نہ خیر۔ کہ اصل در اشیا طہارت است و یقین بر شک زائل

نشود۔

عہ ترجمہ :- ان مشرکین کی بنائی ہوئی شیرینی کے بارے میں جب تک اس میں کسی نجس یا حرام چیز کے

ٹانے کا علم نہ ہو فتویٰ تو جواز ہی کا ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ احترام اور پرہیز کرے۔ اور اس شیرینی پر فاتحہ

کرنے سے بچنا ہی زیادہ مناسب ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز قبول فرماتا ہے۔ اور ان لوگوں

کی چیزوں کا پاک ہونا۔ اگر چه بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے مگر باطن میں مشکوک ہے۔ پس بہتر یہی ہے کہ جہاں تک

ممکن ہو ان نیک کاموں میں ان کے قریب نہ ملے۔ ورنہ کوئی حرج نہیں۔ کہ اصل اشیا میں طہارت ہے

اور شک یقین کو زائل نہیں کرتا۔ ۱۲۔ منیاتی

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۲۱

بغیر شیرینی ذکر میلاد

بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ذکر میلاد مبارک سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر شیرینی کے نہیں ہوتا اور اس کا ثواب نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کیا موقف اختیار کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

• یہ سمجھنا محض غلط ہے کہ بغیر شیرینی کے ثواب نہ ہوگا۔
کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر اقدس ویسے ہی موجب ثواب نہیں۔ ہاں شیرینی میں ثواب زیادہ ہے۔ کہ ذکر شریفہ کے ساتھ صدقہ فقرا و ہدیہ احباب بھی شامل ہو گیا۔ قربت بدنی کے ساتھ قربت مالی بھی ہو گئی۔ ۱۱۔

فاتحہ کا حقیقی مفہوم

مسلمانوں میں فاتحہ سوئم پہلیم برسی اور عرس وغیرہ کا رواج ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کی روح کو جائز قرار دیتے ہوئے غیر ضروری لوازمات کو بے اصل ثابت کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے میانہ روی اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے۔

• باقی جو یہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شامی کے سے تکلف کرنا۔ عمدہ عمدہ فرش بچھانا۔ یہ باتیں بے جا ہیں۔ اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا۔ اور روز کم۔ تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی

طرح چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چنے ہانٹنے کے سبب کوئی
برائی پیدا ہو : لے

کھانا سامنے رکھنا ضروری نہیں

فاتحہ کے وقت شیرینی یا کھانا سامنے رکھنے کے بارے میں بہت سے لوگوں نے
اعلیٰ حضرت پر الزام تراشیاں کی ہیں۔ یہاں اس سلسلہ میں ان کا کیا موقف ہے ملاحظہ
فرمائیں :

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے۔ درمومن
کو عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کئے پریش
ہو جاتا ہے۔ رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں
تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا
کہ جب تک وہ شئی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ
صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے
اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا
ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے : لے

اپنے لئے ایصالِ ثواب

مسلمان اپنی زندگی میں اپنے لئے ایصالِ ثواب کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس سوال
کا جواب اعلیٰ حضرت سے پوچھئے۔ وہ فرماتے ہیں :

لے الحجۃ الفاعلۃ ص ۱۲ ۲۵ الحجۃ الفاعلۃ ص ۱۶

وہاں کر سکتا ہے۔ محتاجوں کو چھپا کر دے۔ یہ جو عام
 رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیا روبر اور می کی دست
 ہوتی ہے۔ ایسا نہ کرنا چاہیے (پھر فرمایا، چھپا کر دینا محتاجوں کو
 اعلیٰ و افضل ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:

صدقة السر تدفع ميتة
 السوء وتطفى غضب الرب
 چھپا کر صدقہ دینا بری موت سے بچاتا
 ہے اور رب الغزت مل جلال کے غضب
 کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

(پھر فرمایا، زندگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ
 دینے سے افضل ہے۔

حدیث میں ارشاد فرمایا:

افضل الصدقة ان تصدق
 وانت صحيح شحيح ولا تمهل حتى
 اذ بلغت الملقوم قلت بفلان
 كذا الا وقل كان لفلان تامل
 الفق والتخشي الفقر
 افضل صدقہ یہ ہے کہ تصدق کرے اس
 حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص ہو
 خواہش نہی سے دولت کی تمنا نہ رکھتا ہو اور
 محتاج سے ڈرتا ہو یہ نہ ہو کہ جب دم گلے میں آگے
 اس وقت کہے کہ فلان کو اتنا فلاں کو اتنا کہ اب

تو فلاں کے لئے ہو ہی چکے ہیں۔

سوئم کے چنے

میت کے سوئم میں چنوں پر کلمہ شریف پڑھنا اور پھر ان کو اور بتاشوں کو تقسیم کرنا چاہیے
 یا نہیں۔ نیز میت کے سوئم کے چنے و بتاشے سوائے مساکین کے دوسرے کو لینا اور کھانا

چاہیے یا نہیں۔ اس کا جواب ملاحظہ فرمائیے۔
 ”جائز ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ صرف مساکین کو دیئے جائیں
 اغنیاء کا نہ لینا بہتر ہے“

سوکم کیوں؟

میت کے ایصالِ ثواب کے لئے دوسرا یا تیسرا دن مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ ثواب
 اسی دن پہنچتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اس کی مخالفت بایں طور فرمائی ہے۔
 شریعت میں ثواب پہنچانا ہے۔ دوسرے دن ہو خواہ تیسرے
 دن باقی یہ تعین عرفی ہیں، جب چاہیں کریں۔ انہیں دنوں کی گنتی ضرور
 شرعی جاننا جہالت ہے و بدعت ”

بچوں کو ایصالِ ثواب

اگر کسی کھانے یا شیرینی پر بچے کی فاتحہ دے کر مسکینوں کو کھلاوے تو اس
 کھانے یا شیرینی کا میت کو ثواب ملے گا یا نہیں۔ جائز ہے یا ناجائز؟ اس سوال کے
 جواب میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مہ ایک نجدی شخص راسپور سے مناقانہ سنی بن کر آیا بعض استفار کئے جس کا جواب اسی جلد میں تھا۔ دارالافتاء سے اسے یہ جلد
 دی گئی کہ جواب نقل کرے اس نے یہ لفظ بدعت... اضافہ کیا ہے۔ سطر میں جگہ نہ پائی تو نیچے اور بین السطور میں۔ فتاویٰ لنگوی
 حصہ اول میں یہ فتویٰ مع اضافہ مفتری نقل کیا اور عبارت جہالت ہے و بدعت نقل تھی جس سے ہر ذی عقل نے سمجھا کہ یہ عبارت
 فتاویٰ رضویہ کی نہیں لہذا براہِ چالاک کہ وہابیہ کا شعار ہے اسے یوں بنا لیا۔ جہالت و بدعت ہے۔ مستطاب وہابیہ کے یہ شیوے ہیں۔
 حصہ امیروں۔ اسے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۳۳ سے فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۴

مذہب کا یہی مذہب ہے۔ ضرور جائز ہے۔ اور بیشک ثواب پہنچتا ہے اہل سنت

کا یہی مذہب ہے۔

والصبی لا شک اند من اهل اس میں شک نہیں کہ بچے خود اہل ثواب ہیں

الثواب ولفصوص الحدیث اور حدیث اور علماء کے اقوال ناتجربہ کے

وارشادات العلماء مطلقہ باب میں مطلق ہیں اس میں بچوں اور بڑوں کی کوئی

لا تخصیص فیہا

تخصیص نہیں ہے

رَوْضَةُ رَسُولٍ



شعبۃ اسلامیہ، مدرسہ اسلامیہ، لاہور، ۱۳۳۳ھ

تسلیمات و تعظیبات

سیدہ تعظیمی حرام ہے۔ معانقہ و مصافحہ۔ انگوٹھے
 چومنا۔ قبر کو بوسہ اور جھک کر سلام۔ علماء و صلحاء
 کے ہاتھ پاؤں چومنا۔ سلام کا جواب۔ سلام
 کفار کا جواب۔ گھریں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔
 مصافحہ بعد فجر۔ عرب کے ساتھ محبت۔

سجدہ تعظیمی حرام ہے

خدائے وحدہ لا شریک کے علاوہ کسی کی عظمت و جلال کے آگے سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تحیت یا سجدہ تعظیمی حرام قطعی ہے۔ اعلیٰ حضرت پر بہتان تراشی کرنے والو! اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کا مطالعہ کرو۔ اعلیٰ حضرت سجدہ تعظیمی کے بارے میں فرماتے ہیں:

» احادیث میں کس قدر سجدہ کی ممانعت فرمائی گئی۔ کہیں

فرمایا سجدہ لغیر اللہ حرام ہے۔ کہیں فرمایا سجدہ اللہ کے لئے

خاص ہے۔ کہیں فرمایا سجدہ غیر اللہ کو نہ کرو۔ اتنی احتیاطوں کے

ساتھ حرام کیا گیا ورنہ کیا جانئے کیا ہوتا! لے

یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت نے اس موضوع پر ایک ناضحانہ و محققانہ رسالہ

لکھا ہے۔ جس میں اعلیٰ حضرت نے غیر اللہ کے لئے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ

تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے۔ اس رسالہ میں وہ لکھتے ہیں:

» مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع

فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عن جلال کے سوا

کسی کے لئے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً جماعاً شرک

مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین ہے

اعلیٰ حضرت نے اس رسالے میں اپنے اس دعوے کا ثبوت پہلے آیات

قرآنی سے پیش کیا ہے۔ پھر چالیس احادیث اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے

سجدہ تحیت کی حرمت ثابت فرمائی ہے۔

۱۔ الملفوظا کالم ۳۳۳ عہ الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التیمۃ ۱۲۰

۲۔ الزبدۃ الزکیۃ ص ۵۱۲

مَعَانِقَ وَمَصَانِقَ

زید کہتا ہے کہ معانقہ ہر وقت میں حرام اور مصانقہ کرنا مسنون۔ عمرو کہتا ہے کہ معانقہ کرنا وقت آمد و رفت سفر اور یوم عید اور مہنگام خوشی۔ اور خصوصاً معانقہ کرنا ایک دلیل قوی بنا برافزونی اخلاص و محبت مابین اہل اسلام ہے۔ جب زید اس بات کا معتقد ہے کہ معانقہ حرام و مصانقہ مسنون۔ آیا زید گناہ صغیرہ کا مرتکب ہے یا کبیرہ کا؟ اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

پکڑوں کے اوپر معانقہ جہاں خوفِ فتنہ شہوت نہ ہو
 بلاریب مشروع ہے۔ اس کے جواز پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع
 اور سفر و غیر سفر بشرط مذکورہ مطلقاً جائز۔ سفر کی تخصیص حد
 وفقہ سے ثابت نہیں۔ نہ کہ استغفر اللہ مطلقاً حرام ہوا۔ ابو جعفر
 عقیلی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

قال سئلت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لعاني عليه وسلم عن المعانقة
 فقال تحية الامة وصالح ود
 وان اول من عانق خليل الله
 ابراهيم
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے معانقہ کا مسئلہ دریافت کیا۔ ارشاد
 فرمایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوستی
 ہے ان کی۔ بیشک پہلے جس نے معانقہ کیا۔
 اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس حدیث میں صحیح تائید ہے عمرو کے قول کی کہ معانقہ ایک
 دلیل قوی ہے افزونی محبت پر۔ البتہ اگر دونوں ننگے بدن ہوں تو
 اس صورت کو بعض روایات میں مکروہ کہا ہے۔ اور امام ابو یوسف
 رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یوں بھی کچھ حرج نہیں۔ بیشک جہاں خوف
 فتنہ ہو مثلاً عورت یا امر و خوبصورت سے معانقہ کرنا خصوصاً جبکہ

بنظر شہوت ہو تو اس صورت کی کراہت اور عدم جواز میں کسی کو
کلام نہیں ہے۔

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد اور فقہاء کا
قول سن ہی چکا کہ بے خوفِ فتنہ کپڑوں کے اوپر معانقہ بالا جماع
بلا کراہت جائز ہے۔ تو قول زید کہ معانقہ کرنا ہر وقت میں حرام
ہے محض غلط و باطل ہے اور شریعت مطہرہ پر کھلا اقرار ہے
وہ اپنے اس قول میں صحیح حدیثوں کو جھٹلاتا اور اجماع ائمہ کا خرق
کرتا ہے۔ اگر سچا ہے تو حدیث و فقہ سے اپنا دعویٰ علی الاطلاق
ثابت کرے۔ ورنہ خدا اور رسول پر بہتان کرنے کا اقرار کرے۔
اور جب معانقہ بشرائط مذکورہ بلا تخصیص وقت و حال حدیث
و فقہ سے مشروع ٹھہرا۔ تو جس وقت و جس زمانے میں کیا جائیگا
مشروع ہی رہے گا۔ اور مجرد خصوصیت وقت باعث حرمت نہ
ہو جائے گی۔ بس وہ معانقہ جو بعد نماز عید ہمارے زمانے میں راجح
ہے بشرائط مسطورہ بالا بلاشبہ مشروع و جائز ہے۔ اصل اس
کی احادیث و اجماع سے ثابت۔ گو تخصیص اس وقت کی قرون
اتلاثہ میں نہ پائی جائے ۱۷

انگوٹھے چومن

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو سننے وقت انگوٹھے
چومنے ضرور ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کس کس موقع اور کون کون محل پر؟ اس سوال کا جواب

۱۷ قادیانویہ جلد دوم صلا ۱۷ ایضاً ص ۱۷

” ضرور کبھی فرض یا واجب یا سنت ہو کہ وہ تو اصلاً نہیں ہاں
 اذان سننے میں علماء فقہ نے مستحب رکھا ہے اور اس خاص موقع پر کچھ
 احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔ جو ایسی جگہ قابل تمسک ہیں۔ مگر نماز میں یا خطبہ
 یا قرآن مجید سننے وقت نہ چاہیے۔ نماز میں اس کی ممانعت تو ظاہر اور
 استماع خطبہ و قرآن کے وقت یوں کہ اس وقت ہمہ تن گوش ہو کر تمام
 حرکات سے باز رہنا چاہیے۔ پنج آیت کے وقت جو آیت کریمہ
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رَجَائِكُمْ بِرِجَالِ اس قدر کثرت سے انگوٹے
 جو مے جاتے ہیں۔ گویا صد ہا چڑیاں جمع ہو کر جھک رہی ہیں یہاں
 تک کہ دور والوں کو قرآن عظیم کے بعض الفاظ کریمہ بھی اس وقت
 اچھی طرح سننے میں نہیں آتے۔ یہ فقیر کو سخت ناپسند و گراں
 گذرتا ہے۔ صرف انگوٹے لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھنے
 میں اس وقت کوئی حرج نہ بھی ہو تو بوسہ تعظیم میں آواز نہ کہنے
 کا خود حکم نہیں۔ جیسے بوسہ سنگ اسود و آستانہ کعبہ و قرآن
 عظیم و دست و پائے علماء و صلحاء۔ نہ کہ ایسی آوازیں کہ۔
 چڑیاں بسیرالے رہی ہیں یہاں

قبر کو بوسہ اور جھک کر سلام

اکثر مسلمان قبر کو بوسہ دیتے اور انہیں دور و قریب سے جھک کر سلام
 کرتے ہیں۔ اور اس کا الزام مخالفینِ اعلیٰ حضرت و مسلکِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت و پوری

مہ قطن، ہرگز ۱۲ لے قنادیاری تصویب جلد دہم ص ۵۶ ۱۲ نوٹ۔ اس موضوع پر اعلیٰ حضرت نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے نیز العین فی علم
 تقبیل الابہامین، اس کا نام ہے ۱۲۰ صفحہ۔

جماعت پر دھرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا کیا موقف ہے ملاحظہ فرمائیں:

اسی قسم کے سوال پر کہ "قبر کو بوسہ دینا اور برگرگولہ کے مزارات کو جھک کر سلام کرنا شریعت و طریقت میں درست ہے یا اشد شرک و کفر؟" اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے

• بوسہ قبر بمذہب راجح ممنوع است۔ و سہمچناں خم شدہ
سلام دادن۔ اما چیزے ازینہا شرک و کفر متوال بود۔ این علو
و ہابہ ضالہ است ۱۱

علماء و صلحاء کے ہاتھ پاؤں چومنا

اس ضمن میں ایک اور سوال کیا گیا کہ "چند پیر حضرات اپنے مریدوں کو ہاتھ پاؤں چومنے کی سخت ہدایت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ درست ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟"

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

• دست و پائے اولیاء و علماء را بوسہ دادن زہار

ممنوع ہم نیست بلکہ ثابت و درست است۔

وند عبد القیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم چوں بخدمت اقدس

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسیدند و از دور نگاہ

شاں بر جمال جہاں آرائے حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم افتاد۔ بے تابانہ خود را از پشت سوار یہاں انگذند و

عہ قبر کو بوسہ دینا راجح مذہب میں ممنوع ہے۔ اور اسی طرح جھک کر سلام کرنا بھی۔ لیکن ان میں سے کوئی چیز

شرک و کفر نہیں ہو سکتی۔ یہ گمراہ دہائیوں کا مبالغہ ہے۔ ۱۲

لہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۳۳

دواں دواں بجنور رسیدہ بوسہ بردست وپائے اقدس وادند —
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکار نہ فرمودہ ۱۱

سلام کا جواب

چند اشخاص ایک جگہ پر بیٹھے ہیں اور ایک شخص نے آکر کہا، السلام علیکم،
اس کے جواب میں انہوں نے کہا، "آداب عرض، یا تسلیمات، یا بندگی۔ یا ان میں سے
ایک شخص نے اپنا ہاتھ ماتھے تک اٹھایا اور منہ سے کچھ جواب نہ دیا۔ تو کیا اشخاص مذکورہ
پر سے کفارہ اٹھ گیا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اس سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیے
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

نہ۔ اور سب گنہگار رہے۔ جب تک ان میں سے
وعلیکم السلام وعلیک یا السلام علیکم نہ کہے۔ کہ الفاظ مذکورہ
بندگی آداب تسلیمات وغیرہ الفاظ سلام سے نہیں ہے۔ اور
صرف ہاتھ اٹھادینا کوئی چیز نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ
کوئی لفظ سلام نہ ہو ۱۱

۱۱ ترجمہ :- ادیا اور غلامار کے ہاتھ پاؤں چومنا ہرگز ممنوع نہیں۔ بلکہ ثابت اور درست ہے۔ وفد عبد القیس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور دور سے ان کی نگاہیں حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا پر پڑیں تو بے تابانہ سواریوں سے کود گئے اور دوڑے دوڑے
حضور کے پاس پہنچ کر دست وپائے اقدس کا بوسہ دیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار (منع) نہ فرمایا

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۶۲) ۱۱

۱۲ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۱۹۸ ۱۲

راگے فرماتے ہیں، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے غیروں کی شکل بنے
 نہ یہود سے مشابہت پیدا کرو نہ نصاریٰ سے۔ کہ یہود کا سلام انگلی
 سے اشارہ کرنا ہے۔ اور نصاریٰ کا سلام تھیلی سے اشارہ
 ہاں لفظ سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ
 نہیں ہے۔

سلام کفار کا جواب

اس سوال پر کہ کفار کے سلام کا جواب کن الفاظ میں دیا جائے اور وقت
 ضرورت ان کو کس طرح سلام کرے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کافر کو بے ضرورت ابتداء بہ سلام ناجائز ہے۔ اور
 ہندوستان میں وہ طریقت تحت جاری ہیں۔ کہ بضرورت بھی۔
 انہیں سلام شرعی کرنے کی حاجت نہیں۔ مثلاً یہی کافی کہ لالہ صاحب
 بابو صاحب، منشی صاحب یا بے سر جھبکائے سر پر ہاتھ رکھ لینا وغیرہ
 ذالک۔ کافر اگر بے لفظ سلام سلام کرے تو ایسے ہی الفاظ
 راجحہ جواب میں بس ہیں۔ اور بے لفظ سلام ابتداء کرے تو علماء فرماتے
 ہیں جواب میں وعلیک کہے۔ مگر یہ لفظ یہاں مخصوص بہ اسلام ٹھہرا
 ہوا ہے اور وہ کافر بھی اسے جواب سلام نہ سمجھے گا بلکہ اپنے ساتھ
 استہزاء خیال کرے گا۔ تو جس لفظ سے مناسب جانے جواب دے

اس ضمن میں اور بھی کئی احادیث اعلیٰ حضرت نے اپنے فتاویٰ میں درج فرمائی ہیں۔ یہاں ان سب کا ذکر غیر مناسب ہے۔

مصافحہ بعد فجر

فجر کی نماز کے بعد مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا سنت ہے یا سنت ہے اس ضمن میں اعلیٰ حضرت کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔
 اگر نماز سے پیشتر آج ملاقات نہ ہوتی تھی بعد نماز ملے تو یہ مصافحہ خاص مسنون ہے۔ اور اگر پہلے لچکے تھے تو اب بعد نماز کے گویا بعد غیبت ملاقات جدیدہ ہے۔ مصافحہ مذہبِ اصح میں مباح ہے۔ "۱۱

عرب کے ساتھ محبت

اعلیٰ حضرت پر آج ان کے مخالفین عرب دشمن ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ مضافات شر۔ اور پوری جماعت اہلسنت کو اس میں ملوث گردانتے ہیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے۔ جن کا موقف یہ ہو کیا وہ عرب سے دشمنی کر سکتا ہے؟
 ایک بار کسی نے اعلیٰ حضرت سے سوال کیا کہ، عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم حدیث میں ہے؟ تو آپ نے جواب دیا:
 ہاں حدیث میں ہے

من احب العرب فقد احبني جس نے عرب سے دوستی کی گویا اس نے

ومن البغض العرب فقد
 البغضی
 مجھ سے دوستی کی اور جس نے عرب سے دشمنی
 کی تو گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی۔
 دوسری حدیث میں ہے۔

حب العرب ایمان ولبغضهم
 نفاق
 عرب کی محبت ایمان ہے اور ان کے
 دشمنی نفاق (مناقت) ہے۔
 ایک اور حدیث میں ہے۔

احبوا العرب لثلاث لالی
 عربی والقمان عربی ولسان
 اهل الجنة عربیة
 تین وجوہات کی بنا پر عرب سے محبت کرو
 اس لئے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے
 اور جنتی کی زبان عربی ہے۔

مزارات تبرکات

نقشہ روضہ مبارکہ ————— نقشہ پاک کی زیارت —————
 آثار شریفہ سے تبرک ————— فضائل نقشہ رنعین
 شریفین ————— مدینہ طیبہ کو شرب کہنا ناجائز —————
 بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ ————— مزامیر
 کے بعد عرس میں جاسکتا ہے ————— تاریخ عرس کی تعیین
 کی مصلحت ————— قبر پر پائنتی کی طرف سے حاضر ہونا —————
 بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے ————— مزارات
 پر عورتوں کی حاضری ————— طواف مزارات
 بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب —————

نقشہ روضہ مبارکہ

سرکار عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کا نقشہ بنانا یا بنوا کر گھروں میں رکھنا جائز ہے یا دیگر تصاویر کی طرح حرام و ناجائز ہے؟ اس قسم کے ایک سوال پر اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا۔

”ہر روضہ مبارکہ کا نقشہ اس کے جواز میں اصلاً مجالِ سخن و جائے دم زدن نہیں۔ جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ شرعاً مطہر میں ہر ذی روح کی تصویر حرام فرمائی (اعلیٰ حضرت نے بارہ ائمہ و علماء کے نام تحریر فرمانے کے بعد لکھا) وغیرہم ائمہ و علماء نے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے“ لے

نقشہ پاک کی زیارت

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے نقشہ پاک کی زیارت کرنی اس کو بوسہ دینا اس کا احترام سبجالانا اور اس سے محبت رکھنا کیسا ہے؟ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

”از انجملہ یہ کہ جسے روضہ مبارکہ کی زیارت میں شہرت ہوئی وہ اس نقشہ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق سے دیکھے

اسے بوسہ دینا کیسا ہے۔ اور اس سے توئل جائز ہے یا نہیں۔ اور اس کے نیچے دہائے چھت لکھنا کیسا ہے۔ ان سوالات کے جواب میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں۔

”طبقة فطیقة شرقا غریبا عریبا عجماء علمائے دین و امت
 معتمدین نعل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل
 السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں پر تحریر فرماتے
 آئے اور انہیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے
 کا حکم فرماتے رہے۔ اور دفع امراض و حصول اغراض میں اس
 سے توئل فرمایا کہے۔ اور بفضل الہی عظیم و جلیل برکات و آثار
 اس سے پایا کہے۔ علامہ ابوالیمین ابن عساکر و شیخ ابواسحق ابراہیم
 بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علمائے اس باب میں مستقل کتابیں
 تصنیف کیں۔ اور علامہ احمد مصری کی ”فتح المتعال فی مدح
 حیر المتعال“ اس مسئلہ میں اجماع و النفع تصانیف سے ہے۔
 علامہ ابوالریح سلیمان بن سالم کلاعی و قاضی شمس الدین
 خدیف الشدرشیدی و شیخ فتح اللہ بیونی طبیبی معاصر علامہ مقری و
 سید محمد بن مالکی معاصر علامہ ممدوح و شیخ محمد بن فرج سبتی
 و شیخ محمد بن رشید فہری سبتی و علامہ ابوالیمین ابن عساکر و علامہ
 ابوالحکم مالک بن عبدالرحمن بن علی مغربی و امام ابوبکر احمد بن امام
 ابو محمد عبداللہ بن حسین انصاری و طبیبی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ
 علیہم اجمعین نے نقشہ نعل مقدس کی مدح میں قصائد عالیہ
 تصنیف فرمائے ان سب میں اسے بوسہ دینے سر پر رکھنے کا
 حکم و استحسان مذکور۔ اور یہی مواہب لدنیہ امام علامہ احمد
 تسطانی و شرح مواہب علامہ زرقانی وغیرہما کتب جلید میں مسطور

علماء فرماتے ہیں جس کے پاس یہ نقشہ مستبرکہ ہو قلم فالین و شر
 شیاطین و چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے۔ عورت دروڑہ
 کے وقت اپنے ہاتھ میں لے آسانی ہو۔ جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ
 خلق میں معزز ہو۔ زیارت روضہ اقدس نصیب ہو۔ خواب میں
 زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو۔ جس
 لشکر میں ہونہ بھاگے۔ جس قافلے میں ہونہ لٹے۔ جس کشتی میں ہونہ ڈوبے
 جس مال میں ہونہ چرسے۔ جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے
 پوری ہو۔ جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو۔ موضع درد
 و مرض پر اسے رکھ کر شفائیں ملی ہیں۔ مہلکوں مصیبتوں میں اس
 سے توسل کر کے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں۔ اس باب میں
 حکایات صلحاء و روایات علماء بکثرت ہیں۔ کہ امام تلمسانی وغیرہ
 نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائیں۔ اور بسم اللہ شریف اس پر
 لکھنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

مدینہ طیبہ کو شرب کہنا ناجائز

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں
 کہ "مدینہ شریف کو شرب کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم
 ہے۔" تحریر فرماتے ہیں:

"مدینہ طیبہ کو شرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور
 کہنے والا گنہگار۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من معی المدینۃ یشرب فیستغفر محمدینہ کو شرب کہے اس پر توبہ واجب

اللہ می طابۃ می طابۃ ہے۔ مریضہ طابہ ہے مریضہ طابہ ہے۔

علامہ مناوی تمییز شرع جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

فتمیتھا بذاتک حرام لان الاستغفار مریضہ طابہ کا شرب نام رکنا حرام ہے

انما هو من خطیئة کہ شرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار

گناہ سے ہی ہوتا ہے۔ لہ

بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ

ایک سوال پر کہ "مرید کو بعد وفات شیخ کی قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے" اعلیٰ حضرت نے بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا طریقہ بتاتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر فاستحہ پڑھے اور اس

کی حیات میں جیسا ادب کرتا تھا۔ سامنے سے حاضر ہو کہ بائیں سے

حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے۔

اسی سلسلہ بیان میں درج ذیل حکایات بیان فرمائیں۔

ایک بزرگ کا انتقال ہوا۔ ان کی صاحبزادی **قبر پر غیر حاضری**

روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن

عظیم کیا کرتیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا۔ ایک روز

حاضر نہ ہوئیں۔ شب کو خواب میں تشریف لائے۔ فرمایا ایسا نہ کرو۔ او

میرے مواجہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر

میرے لئے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ۔ رحمت آکر مجھ میں او

تم میں حجاب ہو جائے گی۔

اچھے کفن کی فرمائش | ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب

میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا

کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے
پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھکپڑے کا کفن
رکھ دینا۔ صبح کو صاحبزادہ نے اس شخص کو دریافت کیا معلوم
ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں۔ تیسرے روز فجر
میں اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ لڑکے نے فوراً انہایت عمدہ کفن
سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا۔
رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا، خدا
تمہیں جزائے خیر دے، تم نے بہت اچھا کفن بھیجا ہے۔

تہبند کی واپسی | اہلبیان ابن صفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ -
سہابی ہیں۔ ان کے کفن میں ایک تہبند

زائد چلا گیا۔ شب کو اپنے صاحبزادے کو خواب میں تشریف لائے
اور فرمایا۔ یہ تہبند لو۔ اور انگنی پر ڈال دیا۔ صبح ان کی آنکھ کھلی
تو وہیں رکھا ملا۔

جنارہ یا بلا؟ | ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس
بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا۔ خواب

میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر سے فرماتی ہیں۔ اے خدا کے
بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے
والی ہے۔ اس کی فوراً آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ ایک قبر وہیں کھڑی
ہے اور سامنے سے ایک جنارہ جو کسی رئیس کا تھا چلا آرہا ہے۔ اس

نے سب کو منع کیا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے ایسی ہے ویسی ہے۔ غرض وہ لوگ باز رہے اور دوسری جگہ اس میں کوئے گئے۔ شب کو اس شخص نے خواب دیکھا کہ وہ نبی فرماتی ہیں کہ خدا تجھے جراتے غیر سے کہ تو نے اس آگ کو میرے پاس سے دور کیا ہے۔
ان حکایات کو دہن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صاحب قبر سنتے دیکھتے اور۔
سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کی بارگاہوں میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ حاضر ہونا چاہیے۔

مزامیر کے بعد عرس میں جاسکتا ہے

اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ "بزرگانِ دین کے اعراس میں مزامیر ہوتے ہیں۔ جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جائے اور مزامیر کے بعد قیل میں شریک ہونے کے واسطے جاسکتا ہے یا نہیں؟" آپ نے جواب مرحمت فرمایا:
جاسکتا ہے۔ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب بلوایوں نے بلوہ کیا۔ تمام مدینہ منورہ میں ان کا شور مچا۔ امیر المؤمنین کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے نماز بھی وہی پڑھاتے تھے۔ سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ ارشاد فرمایا وہ لوگ جب برائی کریں علیحدہ رہو اور جب بھلائی کریں تو ان کے شریک ہو۔

تاریخ عرس کی تعیین کی مصلحت

اعلیٰ حضرت نے ایک استفتاء پر کہ بزرگانِ دین کے اعراس کی تعیین میں

بھی کوئی مصلحت ہے؟ فرمایا،

ہاں۔ اولیاء کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصالِ شریف کے دن قبورِ کریمیہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے اخذِ برکات کے لئے زیادہ ہوتا ہے۔

قبر پر پانہنی کی طرف سجاہر ہونا

یہ حکم جو فرمایا گیا ہے کہ مزار شریف پر پانہنی کی طرف سے حاضر ہو ورنہ صاحبِ قبر کو سراسٹھا کر دیکھنا پڑے گا۔ تو کیا عالم برزخ میں بھی اولیاء کرام کو سراسٹھانے کی ضرورت پڑتی ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا۔

ہاں۔ عوام کو بلکہ عامہ اولیاء کرام کو بھی اس کی ضرورت ہے۔ اور آگے پیچھے یکساں دیکھنا تو شانِ نبوت میں سے ہے۔ بعض صحابہ کرام نے جو نئے مسلمان ہوئے تھے۔ نماز پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سبقت کی۔ بعد نماز کے حضور نے ارشاد فرمایا۔ اترون ان قبلتی امامی۔ انی کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کو ہے۔ میں ایسا اری من خلفی کما اری من امامی ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے پہلے

بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے

عس و دیگر موقعوں پر بزرگانِ دین کے مزار اقدس پر غلط اور ناجائز حرکات

واقعات سے بزرگوں (صاحبِ قبر) کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے آیۃ علیہ السلام
کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

ایک سوال پر کہ بزرگانِ دین کے اعراس میں جو اعمال ناجائز ہوتے ہیں۔ ان
سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے۔ باعلیٰ حضرت نے فرمایا:
بلاشبہ! یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی
وہ نہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں ہے! لے

مزارات پر عورتوں کی حاضری

اعلیٰ حضرت سے استفسار کیا گیا کہ حضورِ اجمیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار
پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

غنیہ میں ہے۔ یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا
جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی
ہے۔ اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے۔ جو وقت
وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک
واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روئے الودع
کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ
سنتِ جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآنِ عظیم نے اسے
معفرتِ ذنوب کا تریاق بتایا۔

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے
حضورِ حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُواكَ نَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَ

اَسْتَغْفِرُ لِمَا رَسُوْلُ لَوْجِدُ وَا رَسُوْلَانِ كَيْ مَعَانِي مَا نَكِي تُوْمَرُوْرَا شَر

اللّٰهُ قَوَّابًا رَّحِيْمًا ط كُوْتُبِهٖ قَبُوْلُ كَرْنِي دَا لَاهِرْبَانِ پَا مِيْنِ كِي

خُوْد حَدِيْثِيْنِ اِرْشَادِيُوَا .

مِنْ زَارِ قَبْرِ يَوْجِبُ لَهٗ جُوْمِيْرِيْ مَزَارِ كَرِيْمِ كِي زِيَارَتِ كُو حَاضِر

شَفَاعَتِيْ جُو اِس كِي لِيْ سِيْرِيْ شَفَاعَتِ دِلْجِبْ هُوْمِيْ .

دُو سَرِيْ حَدِيْثِيْنِ مِيْ سِهِيْ .

مِنْ حَجِّ وَلَمْ يَزِرْنِيْ فَعَدَّ جِنْ نِيْ جِيْ كِيَا اُوْر مِيْرِيْ زِيَارَتِ كُو نِيْ

جِنَانِيْ اِيَا بِيْشِكِ اِس نِيْ مُو پَر حَفَاكِيْ .

اِيْكَ تُوْرِيْ اِرَا نِيْ وَاجِبِ . دُو سَرِيْ قَبُوْلِ تُوْبِهٖ . تِيْرِيْ

دُوْلَتِ شَفَاعَتِ حَاصِلِ هُوْنَا . چُو تَحْتِيْ سِرْكَارِ كِي سَاكْهُ مَعَاذِ اللّٰهِ

جِنَا سِيْ بِيْجَنَا . يِيْ عَظِيْمِ دَا هِيْمِ اُمُوْر اِيْسِيْ هِيْ . جِيْهُوْنِ نِيْ سَبْ سِرْكَارِيْ

غَلَامُوْنِ اُوْر سِرْكَارِيْ كِي نِيْزُوْنِ پَر خَاكِ بُو سِيْ اَسْتَانَ عَرَشِ

نَشَانَ لَازِمِ كَرُوِيْ . بِنْخَلَانَ دِيْ كِيْ قَبُوْر وَ مَزَارَاتِ كُو هَاں اِيْسِيْ

تَاكِيْدِيْ مَفْقُوْدِ اُوْر اِحْتِمَالِ مَفْسَدِهٖ مَوْجُوْدِ . اِگَر عَزِيْزُوْنِ كِي قَبْرِ

هِيْ بِيْ صَبْرِيْ كَرِيْ كِي . اُو لِيَارِ كِي مَزَارِ هِيْ تُو مَحْتَمَلِ كُو بِيْ تَمِيْزِيْ

سِيْ بِيْ اُوْبِيْ كَرِيْ يَا جِيْهَالَتِ سِيْ تَعْظِيْمِ مِيْ اِفْرَاطِ . جِيْسَا كُو مَعْلُوْمِ وَ

مَشَا هُوْ . لِهٰذِ اَلْحَاكِيْ لِيْ طَرِيْقَةِ اِسْلَمِ اِحْتِرَازِ هِيْ .

بِيْ سَاوْر مَنَافِعِ بِيْ شَارَاتِ

اِگَر مُو اِيْ سَلَامَتِ بِرْكَنَارَتِ " لِهٗ

دُو سَرِيْ جِيْ كُو اِمَامِ اِهْلِيْنْتِ يُوْنِ رَقْمَطْرَازِ هِيْ :

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتِيْ هِيْ :

لعن اللہ زوارات القبور قبروں کی زیارت کرنا جو الی محمد توں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

كنت نهيتكم عن زيارة القبور من نهى قبور من قبور من زيارته من روكاها الا فزوروها

آگاہ ہو جاؤ اب تم لوگ قبروں کی زیارت کرو
 علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس اجازت بعد الفہی میں عورت
 بھی داخل ہوئیں یا نہیں۔ اصح یہ ہے کہ داخل ہیں۔ کما فی بحر الرائق۔
 مگر جو این (جو ان عورتوں کے لئے) ممنوع ہیں جیسے مساجد سے۔
 اور تجدید حزن (غم کو تازہ کرنا) مقصود ہو تو مطلقاً حرام۔
 اقوال قبور اقرار پر خصوصاً بہ حال قرب عہد مسات تجدید حزن
 لازم شمار ہے۔ اور مزارات اولیاء کرام پر حاضری میں احدی
 الشناعتین (فتنہ میں مبتلا ہونا یا تجدید حزن) کا اندیشہ یا
 ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل اطلاق منع ہے
 لہذا غنیہ میں کراہت پر حزم فرمایا۔ البتہ حاضری و خاک بوسی
 آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اعظم مندوبات بلکہ قریب واجبات ہے۔ اس سے نہ روکیں گے
 اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

طواف مزارات

بعض لوگ عقیدت میں غلو کے سبب مزارات پر حاضر ہو کر ان کا طواف کرنے

تشنگانِ علم کے لیے

نوروزی

مجدد طب و حکیم انقلاب
المعارج صابر علی کی
تشنگانِ علم کے لیے
مکمل ترین
کی معرکہ الارض صنف

قانونِ مقرر و اعضا کے مطابق تیار شدہ ادویہ
بھی تھوک پر چون دستیاب ہیں۔

میرا مطلب

حکیم انقلاب و ان کے شاگردان رشید کی آرٹ پیپر پر
طبع شدہ پانچ رنگہ تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں، آفٹ پیپر، مضبوط جلد اور
پانچ رنگہ جینز سرورق کی اتھ قیمت نہایت ہی مناسب

آج ہی طلب کریے

نوروزی کتب خانہ نزد فری نوروزی شفا خانہ، لاہور
بالمقابل ریلوے اسٹیشن

مجده طب مجده قانون مفرد اعضا حکیم انقلاب
 المعالج صاحب ملتان
 کی شہر آفاق تحقیقی تصانیف

- تحقیقات فارماکوپیا
- تحقیقات جیات (سُجَار)
- تحقیقات اعادہ شباب
- تحقیقات علاج جنسی امراض
- تحقیقات المجریات
- تحقیقات الامراض والعلامات
- تحقیقات نزله و زکام
- تحقیقات سوزش و اورام
- تحقیقات نزله و زکام و بانی
- تحقیقات تپدق و سل
- تپدق اور خوراک
- ملیریا کوئی سُجَار نہیں
- تین انسانی زہر
- فرنگی طب غیر علمی اور غلط ہے
- تعارف قانون مفرد اعضاء
- تحقیقات علم الادویہ
- مبادیات طب
- اسلام اور بنیاسات

نوری کتب خانہ

پاکستان بھری
 واحد تقسیم کار

نزد قری نوری شفا خانہ بالمقابل بلوئے سٹیشن لارہ سٹیشن ہوا ۸۵۳۶۶۳ فون : ۳۸۵

لگتے ہیں۔ اور بہت سی غلط حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت
اسرہ کا واضح موقف ملاحظہ فرمائیے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ ”پیر و مرشد کے مزار کا طواف کرنا مزار اور مزار
کی چوکھٹ کو بوسہ دینا آنکھوں سے لگانا اور مزار سے لٹے پاؤں پیچھے ہٹنے کے
ساتھ باندھے ہوئے واپس آنا جائز ہے یا نہیں؟“ آپ نے جواب مرحمت فرمایا:

”مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز
ہے۔ کہ تعظیم بالطواف مخصوص بہ خانہ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ
نہ دینا چاہیے۔ علماء اس میں مختلف ہیں۔ اور بہتر سمجھنا۔ اور اسی
میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں۔ اور
آنکھوں سے لگانا بھی جائز۔ کہ اس سے شریعت میں مخالفت
نہ آئی اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا منع نہیں ہو سکتی۔

تال الله تعالى

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

حکم نہیں ہے مگر اللہ ہی کا۔

ساتھ باندھے لٹے پاؤں واپس آنا ایک طرز ادب ہے۔
اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔
ہاں اگر اس میں اپنی یاد دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے
احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

بارگاہ رسالت میں حاضری کے چند آداب

شہزادی کریم اور روضہ رسول امین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حاضری کے آداب

میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکمل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ جو فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں شامل ہے۔ اس کے چند اقتباسات نذر قارئین ہیں۔ جن سے یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ بارگاہ رسالت مآب سے کس قدر قریب تھے۔ وہاں کے آداب سے کس حد تک واقف اور ان پر کس پابندی سے عمل پیرا بھی۔ آپ بھی پڑھئے اور دعا کیجئے کہ بفضل خداوندی اگر ہمیں اور آپ کو اس پاک اور مقدس مقام کی زیارت نصیب ہو تو مولیٰ تعالیٰ ان آداب کو بجالانے کے توفیق بخشے۔ آمین۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

○ جب حرمِ مدینہ نظر آئے بہتر یہ کہ پیادہ (پیدل) ہو
لو روتے سر جھکاتے آنکھیں نیچی کئے اور ہونکے تو
نیچے پاؤں چلو بلکہ

جائے سرست اینکہ تو پامی نہی
پائے نہ بینی کہ کجا می نہی

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانوالے

○ جب قبۃ النور پر نگاہ پڑے درود و سلام کی کثرت کرو
○ جب شہرِ اقدس تک پہنچو جلال و جمالِ محبوب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور میں عرق ہو جاؤ۔

○ خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے
بچو کہ خلافتِ ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ
قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے
مصور بلایا۔ اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہِ کریم

محمد طب ووجد قانون مفرد اعضاء حکم انقلاب
علاج صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصانیف

- ۱- تحقیقاً فارماکوپیا۔ ۲- تحقیقات المہربات
- ۳- تحقیقاً حمیات (بخار)۔ ۴- تحقیقاً امراض العلامات
- ۵- تحقیقاً اعادہ شباب۔ ۶- تحقیقاً علاج بالغذا
- ۷- تحقیقاً علاج جنسی امراض۔ ۸- تحقیقاً سوس و اورام
- ۹- تحقیقاً نزله و زکام۔ ۱۰- تحقیقاً نزله و زکام و بانئ
- ۱۱- تحقیقاً تپ و دل۔ ۱۲- تپ و دل اور خوراک
- ۱۳- ملیہ یا کوئی بخار نہیں۔ ۱۴- فرنگی طب علی اور غلطی
- ۱۵- تین انسانی زہر۔ ۱۶- تحقیقاً علم الادویہ (حصیات)
- ۱۷- تعارف قانون مفرد اعضاء
- ۱۸- مبادیات طب۔ ۱۹- اسلام اور جنسیات

محمد شریف دُنیا پوری مرحوم
کی تحقیقی و انقلابی تصانیف

- ۱- تحقیقات خواص المفردات
- ۲- جلد اول۔ جلد دوم۔ جلد سوم۔
- ۳- رہبر نظریہ مفرد اعضاء
- ۴- تعارف نظریہ مفرد اعضاء
- ۵- کلیات قانون مفرد اعضاء
- ۶- میر مطب۔ تپ و دل
- ۷- دمہ اور نظریہ مفرد اعضاء
- ۸- امراض نسوان۔ مجریا قانون مفرد اعضاء
- ۹- امراض معدہ و معجزات۔ دستور علاج
- ۱۰- ہنس راج شرماء
- ۱۱- غذا علاج۔ چار علم الادویہ
- ۱۲- چار امراض علامت۔ چار مجریا قانون مفرد اعضاء

محقق طب حکیم محمد حسین حسرت چاولہ
کی تحقیقات

- ۱- بلڈ پریشر اور اس کا علاج
- ۲- رہبر علاج بالغذا
- ۳- بخیر معدہ کا اصولی علاج
- ۴- قبض کوئی مرض نہیں
- ۵- مختصر تشریح قانون مفرد اعضاء
- ۶- مہربات صابر

ماہنامہ حکیم انقلاب
کے خصوصی نمبر

- ۱- قانون نظریہ مفرد اعضاء
- ۲- شوگر
- ۳- نبض
- ۴- الکحل (شراب)
- ۵- کامل قانون مفرد اعضاء

پاکستان بھر میں حکیم انقلاب صابر ملتانی و زید حکیم محمد شریف دُنیا پوری کی تصانیف کے واحد ناشر و تقسیم کار

نزد فزری لوی شفا خانہ حجاز
لاہور۔ فون ۶۳۶۳۸۵

تحقیقات علم الادویہ

علم و فن طب میں تحقیقات علم الادویہ و اغذیہ پر مضرہ اعضا (نشور) کے تحت طبی دنیا میں اولین کتاب۔ ایسی بے نظیر علمی و فنی اور تحقیقاتی کتاب جس کا جواب ماڈرن میڈیکل سائنس (فرنگی طب) پیش نہیں کر سکی۔ یہ کتاب دنیائے طب اور تحقیقات علم الادویہ اور اغذیہ میں ایک زبردست انقلاب و سنگ میل اور فرنگی طب (ماڈرن میڈیکل سائنس) کو زبردست چیلنج ہے۔ اس میں تحقیقات علم الادویہ کے قوانین و اصول اور نظریات پیش کئے گئے ہیں جن کے تحت مشاہدات و تجربات اور قیاسات کی عملی اور فنی تعلیم ذہن نشین کرائی گئی ہے جس سے افعال و اثرات اور خواص و فوائد اشیاء میں یقینی اور بے خطا صورتیں پیدا کر دی ہیں۔ اس کے مطالعہ سے تحقیقات علم الادویہ اور اغذیہ کھل طور پر روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی روشنی میں معالج علم الادویہ اور اغذیہ پر کمال دسترس حاصل کر کے بلند مقام پیدا کر سکتا ہے۔

محقق و مصنف

ابن سینائے وقت، لقمان حکمت، موجد قانون مفرد اعضاء، استاذ اہلکماء، طبی سائنس دان، مجدد طب حکیم انقلاب المعالج حضرت حاجی دوست محمد صابر ملتانی
بانی تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان

نوری کتب خانہ
بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
فون نمبر: ۶۳۶۶۳۸۵

اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ
قرب کے ساتھ ہے۔ واللہ

○ الحمد شراب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جانی
کی طرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان سے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے۔ نہایت ادا
ووقار کے ساتھ بہ آواز حزین و مصورت درو آگئیں و
دلِ شرمناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند
و سخت رکہ سنت کے خلاف ہے۔ اگرچہ وہ تمہارے
دلوں کے حظروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحاً
ائمہ سے گذرا،

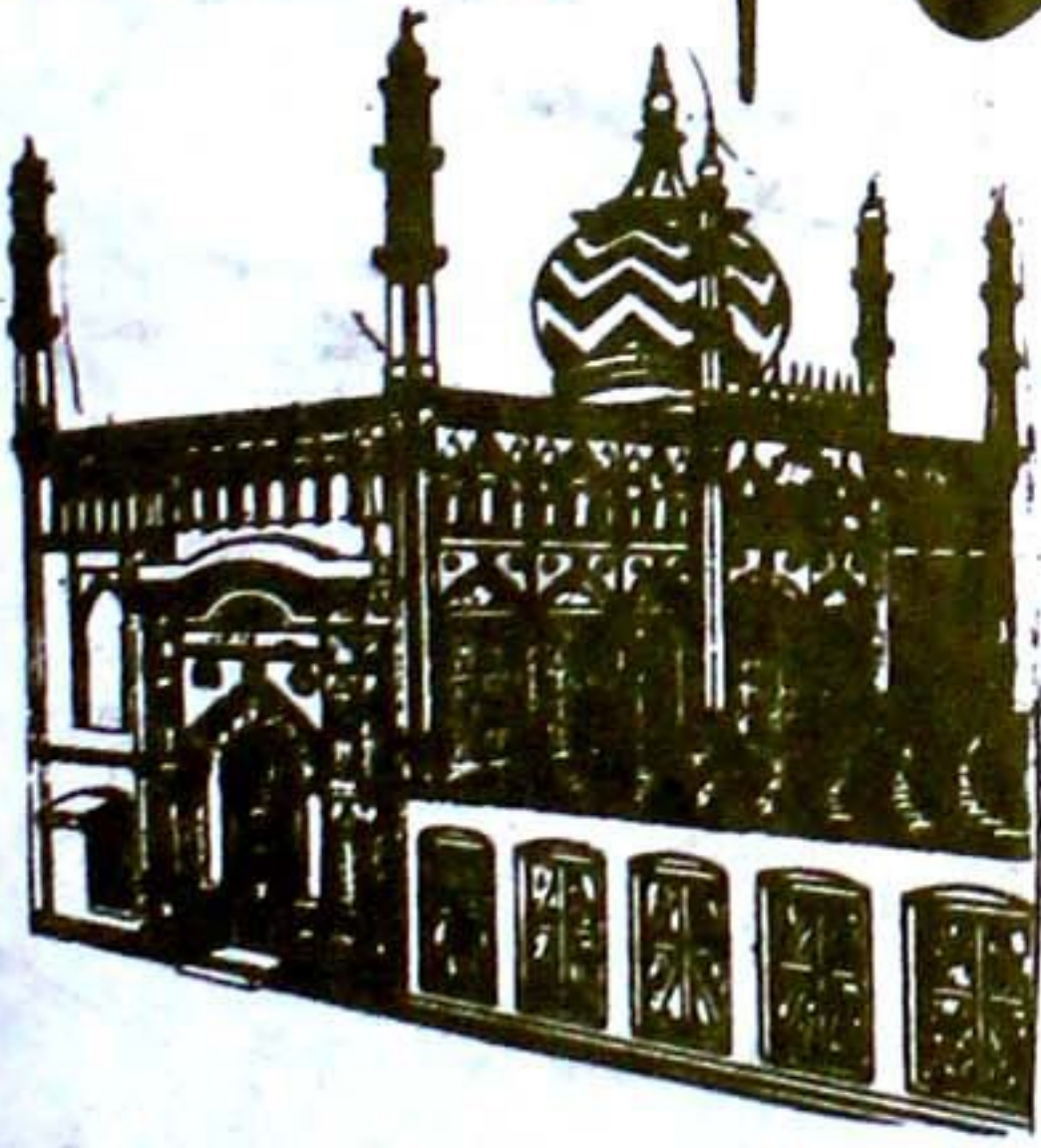
○ رومنہ النورکانہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا بھگنا کہ
رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔



اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی

کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے کرم عمل

مرکز امام احمد رضا کونسل



سرپرست اعلیٰ

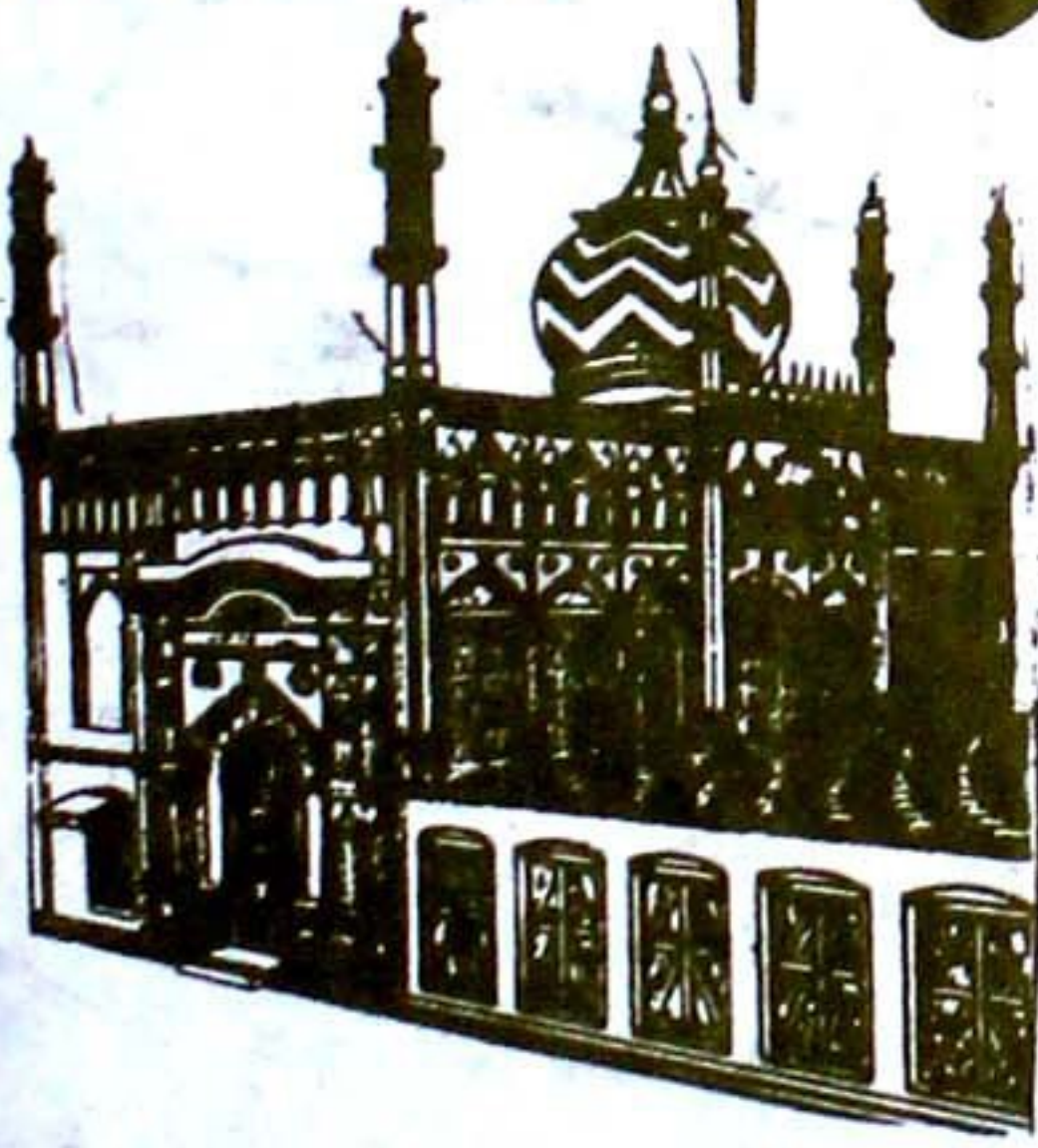
صاحبزادہ محمد سبحان رضا خان سبحانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ، اعلیٰ حضرت بریلی شریف

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی

کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے کرم عمل

مرکز امام احمد رضا کونسل



سرپرست اعلیٰ

صاحبزادہ محمد سبحان رضا خان سبحانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ، اعلیٰ حضرت بریلی شریف